دیباچہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانبیاء والمرسلین اما بعد یاایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر وانثی وجعلنٰکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم ان اللہ علیم خبیر

(ترجمہ اے لوگو! ہمنے تمکو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تمکو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑھ کر شریف وہی ہے۔ جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اللہ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے) ناظرین کرام! اسلام نے دنیا میں آکر قوموں اور نسلوں کے امتیاز کو مٹایا۔ شرقی و غربی کا فرق اٹھا دیا۔ گورے اور کالے کو یکساں رتبہ پر کھڑا کیا اور بنا دیا کہ انسان بحیثیت انسان ہونے کے سب ایک سے ہیں۔ اللہ کی نگاہ میں شریف و رذیل کی تمیز صرف ایک معیار پر مبنی ہے۔ اور وہ معیار یہ ہے کہ جسقدر کوئی متقی و پرہیزگار ہے اسی قدر شریف و معزز ہے۔ جسقدر گنہگار و بدکردار ہے اسی قدر رذیل و ذلیل ہے۔ یہ مساوات بنی نوع کو انسانی انسانی کمالات تک پہنچانے کیلئے از حد ضروری تھی۔ وہ مذہب جو عالمگیر ہونے کا مدعی ہو اگر یہ اصول عدل و انصاف کے دنیا میں قائم نہ کرتا تو اسکا عالمگیر ہونیکا دعوےٰ عبث تھا۔ تاہم باوجود یہ مساوات قائم کرنیکے ایسا مذہب اس حقیقت کو کبھی نظرانداز نہیں کرسکتا تھا کہ انسانی نسلوں کو ہمیشہ پاک و صاف رہنا چاہیے۔ تعلقات رحم جائز و معلوم نسبتوں پر مبنی ہونے چاہیں۔ مساوات کا یہ مفہوم نہیں سمجھا جانا چاہیے کہ اپنی اور بیگانی عورتوں میں فرق اٹھ جائے محرم و غیر محرم کی تمیز نہ رہے۔ سوسائٹی اور ملت کا تمام نظام درہم برہم ہوجائے۔ بیٹے اپنے باپوں کو نہ پہچان سکیں۔ باپ بیٹوں اور بیٹیوں کے متولی نہ ہوں۔ وراثت کا مسئلہ یکسر دنیا سے اٹھ جائے۔ اگر یوں ہوتا تو یہ مساوات کیا تھی دنیا کو ایک قعر ہلاکت میں گرانا تھا۔ اگلے پچھلے ملت کے قاعدوں اور نظاموں کو تباہ کرنا تھا۔ لہذا کمال فراست و تدبیر پر مفاد بنی نوع انسان کی بنیاد رکھتے ہوئے وحی خدا نے خاندانوں اور نسلوں کی تمیز کو اس حد تک جائز و مناسب قرار دیا جس حد تک کہ باہمی انکی ایک دوسرے سے شناخت کا تعلق تھا۔ اور کہا کہ جعلنکم شعوبا و قبائل لتعارفوا یعنی اس حد تک تم میں خاندانوں کی تمیز ضرور ہے گی۔ جس حد تک کہ تمیں نسل و وراثت کے اعتبار سے ایکدوسرے کو پہچاننے کی ضرورت ہے۔ ہاں بلحاظ ذاتی صفات و خصائل کے کوئی فرد دوسرے فرد پر اسوجہ سے ترجیح نہیں رکھ سکتا کہ اس کا تعلق کسی مشہور معروف نسل یا خاندان سے ہے یا اسکے اباواجداد سلاطین و امراء تھے بلکہ ذاتی رتبہ تقوی کے مدارج پر قائم ہوگا۔ جتنا کوئی نیک و پابند شریعت ہو اتنا ہی خدا کی نظروں میں عزیز ہے۔ گویا اسلام نے شناخت و تمیز نسل کیلئے خاندانی حیثیتیں تسلیم کی ہیں فخر و غرور یا تکبر و ترجیح کیلئے نہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہی عربوں میں تمام دنیا سے بڑھ کر نسل کی شناخت کا خیال موجود تھا۔ ولد الحرام ہونے سے بڑھکر دنیا میں کوئی ذلت نہ تھی۔ صدہا پشتوں تک خاندان اپنے آباواجداد کے نام زبانی یاد رکھتے تھے۔ رشتے اور ناطے انہیں خاندانوں میں [illegible] سمجھے جاتے تھے۔ جن خاندانوں میں نسل پاکیزہ چلی آتی تھی غیر خاندانوں کا خون ان میں نہ ملا تھا جو شخص باپ اور ماں دونوں کیطرف سے اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتا تھا اسے نجیب الطرفین کہتے تھے۔ اور نجیب الطرفین ہونا شریف و کریم ہونیکی علامت تھی۔ ہاں پیغمبر خدا کے ظہور سے پہلے یہ خیال کچھ اس شدت سے لوگوں کے دلوں میں بیٹھا تھا کہ شناخت و تمیز نسل کی حدوں سے گذر کر لوگ نسلی بڑائی کو ذاتی بڑائی سمجھنے لگے تھے۔ ایکدوسرے پر فوقیت کا تمام دارومدار آباء ہی امتیاز پر قائم ہوگیا تھا۔ نسلی بڑائیوں پر فخر و غرور اس حد تک ہونے لگا تھا کہ تمام دنیا کی برائیوں اور کمینہ حرکتوں کے باوجود محض اعلےٰ گھر سے تعلق رکھنا ہی بڑائی کا موجب تھا۔ پیغمبر خدا نے نسلی امتیاز کو اسکی جائز اہمیت تک محدود کیا اور تکبر و غرور کی تمام کڑیوں کو توڑ دیا ذاتی حیثیت کے اعتبار سے آقا و غلام، امیر و غریب سب کو یکساں کردیا اور تقوے کو ذاتی عزت و اعتبار کا مایہ الامتیاز بنایا۔ قانون الٰہی اسی امر کا مقتضی تھا۔ گویا معرفت نسل کی غرض سے خاندانوں اور نسلوں کا امتیاز ضرور قائم رہا۔ اور اس امتیاز کے قائم رکھنے کی بدولت ہے کہ آج بھی

تمام عالم میں صرف عرب ہی ایک ایسی قوم ہے جو یہ دعوے کر سکتی ہے کہ ان کی نسلیں سب سے زیادہ پاکیزہ اور خالص ہیں۔ آج کے ایرانی وہ ایرانی نہ ہوں گے جو پانچ سو سال اس سے قبل تھے آج کے جرمن یا فرانسیسی یا یونانی پانچ سو کو انہیں جرمنوں یا فرانسیسیوں یا یونانیوں کے اولاد کہنے میں حق بجانب نہ ہونگے جو وہ ہزار سال اس سے پیشتر تھے۔ ہندوستانی آج کے وہ ہندوستانی نہ ہونگے جو اس سے کئی سو سال پہلے تھے۔ مگر کوئی ذرہ برابر شک اس حقیقت سے انکار کا کلجا نہیں کہ عرب آج بھی وہی عرب ہیں جو اس سے صدیوں پہلے تھے شاذ و نادر کوئی خامن ایسا نکلے جس میں عجمی خون کی ملاوٹ ہو نسبوں کے خالص ہونے پر تمام جہان میں آج عربوں ہی کو ترجیح ہے اور کسی قوم کو نہ ہوگی۔ چونکہ عربوں میں سادات اور حضرات قریش کی ایک بہت بڑی تعداد اوائل فتوحات اسلام میں ہندوستان میں بھی وارد ہوئی اور پھر تمام عرصہ ہندوستان میں اسلامی حکومت کے دوران میں بھی مسلمانوں کی ان معزز و معتبر قوموں کے کئی خاندان ہندوستان میں آکر آباد ہوتے رہے اسلئے خاکسار کو ایک عرصہ سے یہ دھن تھی کہ کسی نہ کسی طرح کوئی کتاب ایسی ہاتھ آئے جس میں تمام پرانے عربی خاندانوں کے شجرے اور سلسلے مندرج ہوں تاکہ ہندوستان میں آئے دن جو بھگڑے بعض خاندانوں اور قوموں میں محض نسلی تعلقات کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا تصفیہ آسانی سے ہو سکے۔ اس حقیقت سے کسی حق اندیش مسلمان کو انکار نہ ہوگا کہ ہندوستان میں اگرچہ نسلیں مخلوط ہو گئی ہیں۔ یہ بسا اوقات کئی بد باطن لوگ اپنے آپ کو یونہی کسی بڑی قوم سے منسوب کرنے لگ جاتے ہیں۔ لہٰذا اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس ایک بڑی کمی کو محسوس کرتے ہوئے حضرات سادات و قریش کی یہ خدمت خاکسار نے اپنے ذمہ لی اور بالآخر اس سعی میں کامیاب ہو گیا۔ ایک لمبے چوڑے سفر کی زحمت گوارا کرنے کے بعد یہ کتاب جس کا نام اب بندہ نے **انساب الخلافت** رکھا ہے اور جسکا اصلی نام "سبائک الذہب فی معرفت انساب العرب" ہے۔ حاصل کی۔ اور آج اس کا ترجمہ شائع کرتا ہوں۔ اصل کتاب علامہ ابوالمعظم محمد امین السویدی کی مولفہ ہے۔ جنہوں نے علامہ شہاب الدین ابی العباس ابن عبداللہ ابن سلیمان ابن اسمٰعیل خلفشندی مصری شافعی کی کتاب "نہایۃ الارب فی معرفۃ انساب العرب" کے نئے پیرایہ میں شائع کیا تھا۔ گویا انساب کے سلسلہ میں اس سے بہتر اور کوئی کتاب شاید ہی ہوگی۔ اس مستند کتاب میں نہ صرف عربوں کے نسبوں اور قبائل کا ذکر ہے بلکہ خلفائے اسلامیہ کے تمام خاندانوں کا مفصل مذکور بھی ہے۔ تمام انبیاء اور خلفاء و اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سلاطین عظام کے سلسلہ ناظرین کو اس میں ملینگے۔ حضرات سادات و قریش اس میں اپنے اپنے خاندانوں کے تمام شجروں کو پائینگے +

علمی اعتبار سے بھی یہ کتاب کوئی کم پایہ نہیں رکھتی ممکن ہے ہندوستان کی عربی لائبریریوں میں یہ کتاب ہو۔ مگر کتب خانوں میں اسکے پڑے رہنے سے ان لوگوں کو جنکے متعلق یہ کتاب ہے کیا فائدہ۔ اسکے علاوہ ہمارے ملک میں اب عربی زبان کا اسقدر چرچا بھی نہیں رہا کہ لوگوں کو اس قسم کے معلومات آسانی سے مل سکیں۔ لہٰذا وہ حضرات علماء یا طالب علم جو عربی نسلوں اور قبیلوں کی تحقیقات کے پیچھے ہوں یا حضرات انبیاء کے سلسلوں اور نبوت کے زمانوں کو جاننا چاہیں۔ وہ اسکتاب سے بیش بہا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ سلسلہ انساب کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے [illegible] ملقاء اور اصحاب و سلاطین کے عہد و نکی تاریخیں بھی دی گئی ہیں۔ اور کئی تاریخی واقعات بھی ساتھ دئے ہیں۔ گویا تاریخی اعتبار سے بھی یہ کتاب کوئی کم مفید نہیں۔ پڑھنے والے اصحاب اس میں یہ بھی دیکھیں گے کہ عربی زبان کی کئی مشہور ضرب المثلیں اسی طرح مذکور ہیں کہ گویا پتہ چلتا ہے کہ وہ ضرب المثلیں کس زمانہ میں اور کس طرح بنیں۔ ان باتوں کو جاننا علم معلومات کا مادہ حاصل کرنا ہے۔ علمی تحقیق و تدقیق کے شائق اس سے بڑھ کر اچھی کتاب اور کہاں پائینگے تمام پہلوؤں سے اس کتاب کو مکمل بنانے کی غرض سے خاکسار نے اس میں طریقہ کے تمام سلسلوں کو درج کر کے ان کے الگ الگ شجرے ساتھ دیدیئے ہیں۔ اور موجودہ زمانہ تک جن جن بزرگوں کے حالات و واقعات دستیاب ہو سکے ہیں۔ سب کے سب درج کر دئے ہیں۔ گویا حضرات صوفیائے کرام کے کام آنیکے لئے بھی یہ کتاب اب اسی طرح لکھا رہے ہے جسطرح حضرات سادات و قریش یا حضرات علماء کے کام آسکتی ہے۔ کوئی مشہور صوفی سلسلہ یا طریقہ نہ ہوگا جس کا میں نے ذکر نہیں کیا ہے۔ اسی طرح اپنے زمانہ کے حضرات صوفیا کا بھی میں نے ذکر کر دیا گیا ہے اپنی طرف سے بندہ نے پوری پوری کوشش کی ہے کہ کوئی قابل ذکر حضرات اس سے باہر نہ رہ جائیں اور اس غرض کیلئے اکثر گدی نشین حضرات کو خطوط بھی لکھے مگر جن حضرات نے بالکل جواب نہیں دیا اور نہ ہی ان کا مذکور کسی دوسری کتاب میں ملا ہے ان کا اگر اس کتاب میں ذکر نہیں آیا تو پھر خاکسار کو معذور سمجھا جائے۔

یہ کتاب چودہ مضامین پر مشتمل ہے اور اسلئے چودہ بابوں پر منقسم ہے۔ پڑھنے سے یہ تمام مضامین آپ پر واضح ہو جائینگے اسلئے یہاں انکی طرف اشارہ نہیں کیا گیا۔ دیباچہ کی طوالت کا بھی خوف تھا۔ اخیر پر تمام حضرات سادات و قریش اور تمام صوفیائے کرام اور اولیائے نظام سے التماس کرتا ہوں کہ آپ میری اس حقیر سعی کو قبول فرماویں اور بندہ کو دعائے خیر میں یاد فرماویں۔ اگر آپ حضرات نے مجھ دعائے خیر سے یاد فرمایا تو گویا میری محنت کا صلہ مجھے مل گیا۔ والسلام معالاکرام۔

مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۲۲ء

خاکسار **سید محمد ابراہیم شاہ** ساکن ہاسبوالہ۔ ڈاکخانہ کل بابوجہ ضلع سیالکوٹ۔ حال وارد صحت منزل گوالمنڈی لاہور

تمہید

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ کتاب انساب الخلافت کی بڑی بڑی اہمیتوں پر خاکسار دیباچہ میں مختصر بحث کر چکا ہے۔ اس موقعہ پر مجھے یہ امر ظاہر کرنا ہے کہ چونکہ مختلف نسلوں کے شجروں کو لکیروں اور خطوں کے ذریعہ سے واضح کیا گیا ہے۔ اور کتابی صورت میں سوائے اسکے اور کسیطرح ہو بھی نہیں سکتا تھا۔ کہ ایک صفحہ کے خطوط ٹوٹ کر دوسرے صفحہ پر چلے جائیں اسلئے حضرات ناظرین کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہئے کہ کسی سلسلہ کا تحقیق میں غلط خط کی پیروی نہ کر جائیں ہر صفحہ پر آغاز منسوط کے نام سلسلوں کے اجداد سے منسوب کر دئے گئے ہیں۔ وھو کا ہونیکا احتمال اسطرح کم ہو گیا ہے تاہم احتیاط لازم ہے۔ علامہ شہاب الدین ابی العباس حقیقت میں جو اسکتاب کے سب سے پہلے مصنف ہیں سے کوئی خاص طریق ناموں کے سلسلہ وار تحریر کرنیکا ملحوظ نہ رکھا گیا۔ اسکی کو محسوس کر کے علامہ ابوالفوز محمد امین سویدی نے اسے دوبارہ موجودہ انداز پر شائع کیا اس طریقہ میں بھی یہ دقت ضرور ہے کہ خاندانوں کے مورثوں اور دیگر اہم شخصیتوں کے حالات زندگی اسجگہ لکھے جا سکے ہیں جہانکہ صفحہ پر لکھنے کی جگہ ملی ہے۔ سوائے اسکے اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ لہذا ناظرین کو یہ بات مدنظر رکھنا ہوگی۔ جو شخص صحیح صاحب حالات ہے اسی کے نام کیساتھ وہ نام پڑھیں ایسا نہ ہو کہ نام کسی اور کا ہو اور حالات کسی اور کے پڑھ جائیں ایسی کتابوں کے مطالعہ میں ایسے امور کا ملحوظ رکھنا اشد ضروری ہے ✤

دیباچہ کے ضمن میں جس ایک اور ضروری بات کو بھی لکھنا چاہئے تھا وہ یہ ہے کہ ناظرین یہی نہ سمجھیں کہ یہ کتاب صرف حضرات سادات و قریشیا صوفیائے کرام ہی کے کام آسکتی ہے۔ میرے خیال میں تو کوئی ایسا علم دوست اسلامی تاریخ جاننے والا مسلمان اپنی تحقیق میں کامیاب نہیں ہو سکتا جبکہ اس جیسی کسی اور کتاب کا اسنے مطالعہ نہ کیا ہو۔ کون مسلمان ہوگا جسکو اس امر سے دلچسپی نہ ہوگی کہ حضرات انبیا علیہم السلام کے نسبوں اور سلسلوں سے واقفیت حاصل کرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب اور آنحضرت کی اولاد کے سلسلوں سے آگاہی حاصل کریں یہ جانیں کہ اصحاب کرام کے اجداد کون تھے اب تک دنیا میں انکے وارث اور اخلاف کہاں کہاں موجود ہیں خلافت انکے بعد کس کس کے ہاتھ آئی خلفا و خاندان امیہ و عباسیہ و زیدیہ کون کون گذرے ہیں اور کس زمانے میں ہوئے ہیں مزید براں یہ معلوم کرنا بھی ہر خواندہ مسلمان کیلئے کوئی کم ضروری نہیں کہ کون کون سے اعلے پایہ کے اولیا و صوفیائے تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دئے۔ بنی نوع کے کتنے بڑے بڑے گروہوں پر انکا اثر تھا۔ انکے اخلاق و اوصاف سے متاثر ہو کر کس طرح مختلف ممالک میں غیر مذاہب کے لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے والے یہ الزام کس حد تک بے بنیاد و بیہودہ ہے کہ اسلام تلوار کے زور پھیلا۔ نیز یہ دریافت کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ طریقت کے ان خاندانوں کی مشہور شاخیں اب ہندوستان یا دیگر اسلامی ممالک میں کہاں کہاں موجود ہیں۔ اتنی گذارش کے بعد اب ہم علامہ سویدی کے اپنے خطبہ کتاب" سے اصل کتاب کو شروع کرتے ہیں

وباللہ التوفیق

خطبہ کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الخلق فاختار منہم العرب - واختصہم بان جعلہم قبائل وشعب - ومیزہم بان رفعہم منار الارب - فحازوا قصبات السبق فی مضمار الفخار المجبول باعلی الحسب - لاسیما وقد اصطفی نبیہ من خیر قبائلہم - وانتخبہ من اشرف عشائرہم - فنوا اظہرہم ارومہ - وازکاہم فرعا وجرثومہ - واسماہم عشیرۃ وقبیلہ - واوفاہم بطنا وفصیلہ - اللہم فصل وسلم علیہ صلاۃ وسلاما یلیقان بجنابہ الاعلی - ویحیطان بکمال ذاتہ الاجلی - وعلی آلہ اولی الشرف والبراعہ - واصحابہ ذوی الصولۃ والشجاعہ - اما بعد حمد خدا کے بعد وسط لغت کی طرف علامہ ابوالفوز محمد امین السویدی کہتے ہیں - کہ جب کہ کتاب نہایۃ الارب فی معرفۃ انساب العرب مصنفہ شیخ فاضل وتحریر فاصل بین الحق و الباطل شہاب الدین ابی العباس احمد ابن عبد اللہ ابن سلیمان ابن اسماعیل خلقشندی مصری شافعی المشہور بابن ابی غدہ تغمدہ اللہ برحمتہ - علم انساب کی کتب میں سب سے عمدہ تھی - جیسا کہ ہم کو دیکھنے سننے سے معلوم ہوا لیکن اس میں طول ممل وایجاز مخل تھا اس میں قبائل وشعوب کے حالات بکثرۃ تھے - چونکہ اس کی ترتیب حروف معجم پر تھی - جب کسی قبیلہ متاخر کی نسب قبیلہ متقدم سے ملانی پڑتی - تو پہلے ان حروف کے مواضع دریافت کرنے میں سخت دقت پیش آتی - مثلاً اگر کوئی چاہتا کہ بنی الجید کی نسب قحطان سے ملائے تو پہلے الف ولام مع عین مہملہ کے باب کو دیکھتا - پھر حرف سین پھر قاف پھر حرف حاء دیکھنے کی احتیاج ہوتی - حرف السین اور حرف القاف بھی دیکھنا پڑتا - ایسا ہی باقی قبائل وبطون کی جانچ وپڑتال میں مشکلات کا سامنا ہوتا - اس لئے میں نے مصنف کی مخالفت کو مناسب سمجھا - اور اس کے اسلوب کو بدل دینا اولی جانا - اس طور پر کہ پچھلے قبائل کو اگلے قبائل کے ساتھ خطوط کے ذریعہ سے جو کہ آباؤں سے کھینچکر ابناؤں (بیٹوں) تک پہنچتے ہیں - ملادوں - اور ہر ایک نام دائرہ کے ضمن میں لکھوں اور مصنف کی عبارت وتفصیل خطوط کے درمیان تفصیل کے ساتھ ثبت کروں - خدا پر بھروسہ کرکے اس کام کو شروع کرتا ہوں -

میں نے مصنف کی کئی باتوں کو چھوڑ دیا ہے - اور کئی اور باتوں کا اس پر اضافہ کر دیا ہے - بعض بادشاہوں وغیرہ کی نسبیں اس کے ساتھ ملحق کر دی ہیں - اور نسبوں کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کی ہے - تاکہ زیادہ مفید ثابت ہو - اور اس کا نفع عام ہو - اس کتاب کا نام میں سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب رکھا - وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ - عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ -

مخفی نہ رہے کہ میں نے اس کتاب کی ترتیب چودہ بابوں پر دی ہے - پہلا باب علم الانساب کی فضیلت اور اس کے فوائد اور اس کی طرف احتیاج کے بیان میں - (۲) باب خالص عربوں اور ان کے انواع ومخلقین کے بیان میں - (۳) باب انساب کے طبقات وغیرہ کے بیان میں (۴) باب عربوں کی قدیمی جائے رہائش جن سے نکل کر اطراف واکناف میں پھیلے - (۵) باب علم الانساب کی طرف احتیاج کے بیان میں - (۶) بعض عربوں اور ترکوں اور رومیوں وسوڈانیوں کی معرفت کے بیان میں - (۷) ان قبائل کے بیان میں جن کا بعض نسب والوں نے ذکر تو کیا لیکن انہوں نے کسی خاص قبیلہ کے ساتھ ان کو ملایا نہیں - (۸) باب ان قبائل کے بیان میں ہے کہ جن کے متعلق عربی یا عجمی ہونے میں اختلاف ہے (۹) باب اسلام کے پہلے عربوں کے مذاہب وعلوم کے بیان میں - (۱۰) باب عربوں کی بعض فخریہ باتوں وغیرہ میں جو ان کو قبائل میں امتیازاً حاصل تھیں - (۱۱) باب عربوں کے جنگ وجدال کے بیان میں جس میں کہ یہ لوگ زمانہ جاہلیت وابتداء اسلام میں مبتلا تھے - (۱۲) باب عربوں کی آگوں کے بیان میں جو کہ زمانہ جاہلیت میں ان کے ہاں مروج تھیں (۱۳) باب عربوں کے بازاروں کے بیان میں جو کہ اسلام سے پہلے ان کے ہاں مشہور تھے - (۱۴) چہاردہ خانوادہ کے بیان میں +

پہلا باب علم الانساب کے فضائل اور اس کے فوائد وحاجۃ کے بیان میں

اس میں شک نہیں کہ علم الانساب کا جاننا امور ضروریہ میں سے ہے - اس لئے کہ شریعت کے کئی احکام اور علوم دینیہ کی اس پر مدار ہے

شریعت مطہرہ نے جگہوں پر اس کا اعتبار کیا ہے۔ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب کا جاننا کہ آپ نبی قریشی ہاشمی تھے۔ حضور مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ ان حالات کا جاننا صحتہ الایمان کے لئے ضروری ولابدی ہے۔ اور اس سے جہالت کا عذر مسلم سے غیر مسموع ہے۔ (۲) لوگوں کا آپس میں تعارف بھی اس پر موقوف ہے۔ تاکہ آبا و اجداد کی طرف نسبت کرنے میں غلطی نہ ہو۔ قرآن کریم میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا۔ اے لوگو۔ ہم نے تمہیں مرد و عورت سے پیدا کیا اور شعبوں اور قبیلوں پر تمہاری تقسیم کر دی تاکہ تم میں جان پہچان رہے۔ وراثت کے احکام کہ بعض ورثا بعض کے لئے حاجب ہوتے ہیں۔ اور نکاح کے ولیوں میں کہ بعض کی ولایت مقدم سمجھی جاتی ہے۔ اور ایسا ہی وقف کے احکام جب وقف کنندہ بعض رشتہ داروں کو مخصوص کرے یا کسی خاص قبیلہ کے لئے وقف کرے۔ نیز عاقلہ کے احکام دیت کے بارہ میں کہ ان عصبات کے دیت وصول کی جائے۔ اور ان سے نہ کی جائے وغیرہ وغیرہ۔ غرض احکام کی مدار علم الانساب کے جاننے پر ہے۔ اگر علم الانساب نہ ہوتا۔ تو ان احکام کا جاننا مقصود نہ ہوتا۔ اور ان امورات کی طرف پہنچنا مشکل دشوار ہوتا۔ (۳) نکاح کے بارہ میں مرد و عورت کی کفو کا اعتبار بھی نسب جاننے پر موقوف ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں ہاشمی و مطلبی دوسرے قبائل قریش کی کفو نہیں سمجھا جاتا۔ ایسا ہی قریشی غیر قریشی عربوں کی کفو نہیں۔ کنانی عربوں کے متعلق دو قول ہیں۔ صحیح قول یہ ہے۔ کہ غیر کنانی و غیر قریشی کنانیوں کی کفو نہیں۔ عجمیوں میں نسب کے اعتبار میں بھی دو قول ہیں۔ اصح یہ ہے کہ ان میں بھی نسب کا اعتبار ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (امام اعظم) کے مذہب میں تمام قریش ایک دوسرے کی کفو ہیں۔ اور باقی عرب بھی ایسا ہی ایک دوسرے کی کفو سمجھے جاتے ہیں۔ ہدایہ کی پیروی میں ملتقی میں بنی باہلہ کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ ان میں مزالاحسن ہے۔ صاحب درر نے کہا ہے کہ یہ استثنا غلط ہے۔ بلکہ مطلقاً تمام عرب غیر قریشی ایک دوسرے کی کفو ہیں۔ عجمیوں میں ان کے (حنفیہ) کے مذہب میں نسب کا کوئی اعتبار نہیں۔ جب نسب کا اعتبار نہ ہوا۔ تو ان امورات و احکام کا جاننا مشکل ہے۔ (۴) عورت کے ساتھ نکاح کرنے میں شریف نسب کا اعتبار کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ عورت کے ساتھ نکاح کرتے وقت اس کے دین و حسن و مال و جمال کا خیال رہے۔ اور ایسا ہی حضور کا ارشاد ہے کہ منکوحہ میں حسب یعنے شریف ذات کی رعائت بھی ضروری کرنی چاہیئے۔

(۵) رقیۃ (غلامی) کے احکام کا عربوں کے سوا عجمیوں پر جاری ہونا ان علماء کے نزدیک جن کا یہ مذہب ہے۔ امام شافعی کا ایک قول یہی ہے۔ جب نسب معلوم نہ ہو تو اسباب کا جاننا مشکل ہے۔ ایسا ہی اس کی مثل باقی احکام جن کی مدار نسب جاننے پر ہے۔ بہت سے علماء محدثین و فقہا مثل بخاری و ابن اسحٰق و طبری نے سلف کے عمل کو حجت قرار دیتے ہوئے نسب میں فخر کرنا جائز رکھا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ علم الانساب میں اعلیٰ قابلیت رکھتے تھے۔ آپ کا اس علم کو حاصل کرنا بھی اس علم کی شرافت پر دال ہے مصنف ریحان و ریحان نے ابی سلیمان الخطابی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ نسب دان تھے آپ ایک رات کو حضور علیہ السلام کے ساتھ نکلے۔ اور ایک قوم پر جا پہنچے۔ آپ نے پوچھا کہ تم کس قوم سے ہو انہوں نے کہا کہ ہم ربیعہ سے ہیں۔ پھر حضرت ابو بکر نے کہا کہ ربیعہ کے کس قبیلہ سے ہو ہامہ سے یا لہازم سے۔ انہوں نے کہا ہم ہامہ عظمیٰ سے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہامہ کے کس قبیلہ سے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ذہل اکبر سے۔ آپ نے فرمایا کہ عوف جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ لاحق بوادی عوف (عوف کی وادی میں کوئی آذا دنہیں) تمہیں میں سے تھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ بسطام ابن قیس جو کہ مہمان نوازی میں مشہور تھا۔ کیا تمہیں میں سے تھا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ حوفزان بادشاہوں کا قاتل اور ان کو لوٹنے والا تمہیں میں سے تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مزلف الحرا کیلی دستار والا تمہیں میں سے تھا انہوں نے کہا کہ نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کندہ کے بادشاہوں کا ماموں تمہیں میں سے تھا انہوں نے جواب دیا کہ نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ قبیلہ لخم کے عمرو بادشاہ تمہیں میں سے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ذہل اکبر نہیں ہو بلکہ ذہل اصغر ہو۔ یہ بات سنکر ایک نوجوان وعفل نامی چہرہ متغیر کر کے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ کہ سائل سے کچھ ہم بھی پوچھتے ہیں۔ اور یہ جوان آپ کو جانتا نہیں تھا۔ اجی صاحب آپ نے تو ہم سے سب کچھ پوچھ لیا۔ اور ہم نے بلا کسی خفا کے آپ کو بتا دیا۔ آپ کس نسب سے ہیں

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں قریش سے ہوں۔ اس نے کہا کہ واہ واہ آپ تو نسب میں بہت شریف اور رئیس ہیں۔ آپ کس قوم سے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں تیم بن مرہ سے ہوں۔ جوان نے کہا کہ خدا کی قسم آپ تو اعلیٰ نسل سے ہیں۔ قصی جس نے تمام قبائل کو جمع کر لیا تھا کیا وہ تمہیں میں سے تھا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں پھر اُس نے پوچھا کہ ہاشم جس نے اپنی قوم کے لئے ثرید تیار کیا تھا۔ کیا وہ تمہیں میں سے تھا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں پھر اُس نے کہا کیا آپ اہل ندوہ میں سے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر اُس نے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ اہل سقایہ میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا اہل حجابہ میں سے ہیں آپ نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے اپنی اونٹنی کی مہار کو کھینچا۔ تو اس جوان نے کہا ۔ صَادَفَ مِنْكَ السَّدِيْرِ دَرَّءًا يَدْفَعُ + يَهِيْفُ رِيْفًا وَجِدُّنَا يَصْدَعُ ۔ خدا کی قسم اے قریش کے بھائی اگر تو ٹھیر جاتا تو میں تجھے بتا دیتا کہ اعلیٰ قریش سے ہے۔ یا ادنیٰ سے۔ آپ نے اس بات کی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔ آپ نے تبسم فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا۔ کہ کیا آپ یافعہ کے لڑکے جوان پر جا پڑے آپ نے جواب دیا۔ کہ ہاں اے ابا حسن۔ ضروری بات ہے کہ ایک دانا سے دوسرا دانا بڑھ کر ہے۔ یہ وہی دغفل ہے۔ جو کہ نسب دانوں میں بضرب المثل مشہور ہے۔ علم نجوم و دیگر علوم عربیہ کا ماہر تھا۔ ایک دفعہ یہی دغفل ابن حنظلہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں حاضر دربار ہوا۔ آپ نے اس کا حال پوچھ کر معلوم کر لیا۔ کہ یہ شخص بہت بڑا عالم ہے۔ آپ نے فرمایا تجھے یہ فضیلت کیسے حاصل ہوئی۔ اس نے عرض کی یہ علوم مجھے عقل دل اور کثرت سے سوال کرنے والے زبان کے ذریعہ سے ملے ہیں۔ اور نسیان علم کی آفت ہے۔ حضرت امیر نے فرمایا۔ کہ یزید کے پاس جا کر اسے علم النسب و نجوم کی تعلیم دے۔ ابو عبیدہ نے لکھا ہے کہ علم نسب میں اس کا مساوی عرب میں ابن الکلبی از قبیلہ بنی عوف ابن عمرو ابن غنم ابن وائل تھا۔ اس ابن کلبی اور دغفل مذکور کے حق میں مسکین ابن عامر شاعر کہتا ہے۔

فحکم دغفلا واحل الیہ ۔ والا تدعی ملطی من الکلال + اوابن الکلبی النمری زیدًا ۔ ولو امسی بمخرق الشمال +

عرب کے نسب دانوں میں بلند پایہ والا نجار ابن اوس ابن حارث ابن سعد ہذیم قبیلہ قضاعہ سے بھی گذرا ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ علم النسب میں بہت بڑا عالم تھا۔ علم الانساب میں اکابر علماء مثل ابی عبیدہؒ و ابن عبد البرؒ و ابن حزم وغیرہ نے بھی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جو کہ اس علم کی شرافت پر دال ہیں۔

دوسرا باب۔ خالص عربوں اور ان کے انواع و اقسام اور جو کہ ان کی سلک میں منسلک ہیں کے بیان میں

مخفی نہ رہے کہ لفظ عرب کی دلالت شہروں کے باشندوں پر ہے۔ بادیہ نشینوں کو اعراب کہا جاتا ہے۔ عرف عام میں لفظ عرب کا اطلاق دونوں پر مساوی ہے۔ جوہری نے اپنے صحاح میں لکھا ہے۔ کہ لفظ عرب کا اطلاق جیلوں پر ہوتا ہے۔ (جو کہ جیلان کی قسم سے بحرین میں ایک قوم ہے) اور یہ لوگ شہری ہیں۔ عرب کی طرف نسبت کرتے وقت عربی اور اعراب کی طرف اعرابی کہتے ہیں عرف عام میں ان تمام کو عرب ہی کہا جاتا ہے۔ قاموس میں یوں ہی ہے۔ مصنف عبران نے لکھا ہے۔ کہ لفظ عرب اعراب کے مشتق ہے جس کے معنے بیان کے ہیں۔ جو کہ اعراب الرجل عن حاجۃ اذا ابان کے محاورہ سے لیا گیا ہے۔ ان کو عرب اس لئے کہتے ہیں کہ قوۃ بیانی و بلاغۃ میں ان لوگوں نے کمال حاصل کیا ہے۔ عرب کے ماسوا تمام لوگوں کو عجمی کہا جاتا ہے۔ ترک ہوں یا رومی فرنگی ہوں یا کوئی اور۔ عام لوگوں نے عجم کے لفظ کو اہل فارس سے مختص کیا ہے اور یہ غلط ہے اہل مغرب اب تک رومیوں اور فرنگیوں وغیرہ کو عجمی کہتے ہیں۔ اعجم لغت میں اسے کہتے ہیں جس کی زبان صاف نہ ہو۔ اس وجہ سے ایک عربی شاعر کو ذیاد الاعجم کہتے ہیں۔ مخفی نہ رہے کہ عربوں کی جنس عجمیوں سے اعلیٰ و افضل ہے جیسا کہ احادیث سے سمجھا جاتا ہے۔ اور حضور علیہ السلام نے ان سے محبت کرنے کا امر فرمایا ہے۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔ پھر عربوں کی دو قسمیں ہیں۔ عاربہ و مستعربہ۔ عرب العاربہ کے ذکر میں ان کی تفصیل آئیگی۔

تیسرا باب انساب کے طبقات اور جو کہ اس سے ملحق ہے کے بیان میں

مخفی نہ رہے۔ کہ عربوں کے دو اصل ہیں۔ عدنان و قحطان زمانہ جاہلیت میں ان کے بادشاہ قبیلہ قحطان سے ہوتے تھے۔ اسلام نے سلطنت کو عدنان میں منتقل کر دیا۔ اور ان کے کئی فروع و شاخیں ہیں۔ عربوں کے متفقہ فیصلہ کے مطابق میں نے ان کی ترتیب سات

طبقات پر دی ہے۔ اہل لغت نے بھی ان کے سات طبقات بنائے ہیں (پہلا طبقہ شعب۔ کے بیان میں) شعب بعید نسب کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ عدنان۔ جوہری نے کہا ہے۔ کہ یہ اُن تمام قبائل کا باپ ہے جو کہ اُس کی طرف منسوب ہیں۔ اور آگے اُس کے کئی شعبے ہیں ماوردی نے احکام السلطانیہ میں لکھا ہے۔ کہ شعب کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ اس سے کئی شاخیں نکلتی ہیں زمخشری نے کشاف میں ایسا ہی بیان کیا ہے (دوسرا طبقہ قبیلہ کے بیان) قبیلہ وہ ہے جس سے کئی شعب (شاخیں) نکلیں۔ جیسا کہ ربیعہ و مضر۔ ماوردی نے قبیلہ کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ چونکہ اس میں نسبوں کا تقابل ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو قبیلہ جو کہ تقابل کے مشتق ہے کہتے ہیں۔ ایک قبیلہ کے آگے کئی قبائل ہوا کرتے ہیں اور ایسا اوقات جماجم کو بھی قبائل کہدیتے ہیں۔ جیسا کہ جوہری کا یہ کلام اس پر دال ہے۔ عرب کے جماجم قبائل ہیں۔ جو کہ کئی بطنوں کے جامع ہیں۔ (تیسرا طبقہ۔ عمارہ کے بیان میں) عمارہ وہ ہے کہ جس میں قبیلہ کی نسبیں منقسم ہوں۔ جیسا کہ کنانہ و قریش۔ اور اس کی جمع عمائر و عمارات ہے۔ (چوتھا طبقہ بطن کے بیان میں) یہ وہ ہے کہ جس میں عمارہ کی انساب کی تقسیم کی جاتی ہے۔ جیسا کہ بنی عبد المناف و بنی مخزوم ہیں بطون البطن اس کی جمع ہے (پانچواں طبقہ فخذ کے بیان میں) اس میں بطن کے انساب کی تقسیم کی جاتی ہے۔ جیسا کہ بنی ہاشم و بنی اُمیہ۔ اس کی جمع افخاذ ہے۔ (چھٹا طبقہ فصیلہ کے بیان میں) یہ وہ ہے کہ جس میں انساب فخذ کی تقسیم ہوتی ہے۔ جیسا کہ بنی عباس و بنی عبد المطلب ماوردی رحمۃ اللہ نے احکام السلطانیہ میں ان کی ترتیب اسی طور پر دی ہے۔ زمخشری نے اپنی تفسیر (کشاف) میں وجعلناکم شعوبًا وقبائل کے نیچے ایسا ہی ذکر کیا ہے لیکن فرق اسقدر ہے۔ کہ اس نے شعب کی مثال خزیمہ سے اور قبیلہ کی کنانہ سے اور عمارہ کی قریش سے اور بطن کی قصی اور فخذ کی ہاشم سے۔ اور فصیلہ کی عباس سے دی ہے۔ بالجملہ فخذ قبائل کا جامع اور بطن افخاذ کا اور عمارہ بطون کا اور قبیلہ عمائر کا اور شعب قبائل کا جمع کنندہ ہے۔ اور یہ سب بشرط قدم مولد و کثرۃ اولاد ایک دوسرے سے تعداد میں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اور کم سے کم فصیلہ میں ایک شخص اور اس کا لڑکا کیا ہی ہے۔ نووی نے تحریر التنبیہ میں لکھا ہے کہ بعض نے فصیلہ سے پہلے عشیرہ کا شمار کیا ہے۔ جوہری نے کہا ہے کہ عشیرہ اہل خاص یعنے بیوی اور بال بچے وغیرہ کو کہتے ہیں۔ ابو عبید نے ابن کلبی سے اور اس نے اپنے باپ سے شعب کا سب پر مقدم ہونے اور پھر قبیلہ پھر فصیلہ اور اُس کے بعد عمارہ اور سب سے اخیر فخذ کا درج ہونے کی روائت کی ہے۔ اس نے فصیلہ کا عمارہ کی جگہ قبیلہ کے بعد ذکر کیا ہے اور عمارہ کو فصیلہ کی جگہ فخذ سے پہلے بیان کیا ہے۔ اس کے خلاف اس کا کوئی قول نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ پہلی ترتیب سب سے عمدہ ہے۔ اس لئے یہ ترتیب انسان کی بنیۃ (بناوٹ) کے مطابق ہے۔ شعب کو انسان کی سر کی چوٹی سے مشابہت ہے۔ اور قبائل بمنزل سر کے اندرونی اعضا کے ہیں۔ جیسا کہ رگیں متفرق مقامات سے ہوتی ہوئی شئون تک پہنچتی ہیں۔ جس کا مکان سر کی کھوپری ہے۔ اور اس سے انسان کے آنسو گرتے ہیں۔ یہ شعب و قبائل کی آپس میں نسبت ایسی ہی ہے۔ جوہری نے لکھا ہے۔ کہ قبائل عرب کو قبائل الراس (سر کے قبائل) کہتے ہیں۔ اور عمارہ کو بعد میں اس لئے ذکر کرتے ہیں کہ شعب و قبائل کو عمارت کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ بنیاد سے عمارت شروع ہوتی ہے اور یہ (عمارۃ) بمنزل گردن و سینہ انسان کے ہے۔ اور بطن کا ذکر عمارہ کے بعد اس لئے لاتے ہیں۔ کہ بطن (پیٹ) سینہ و گردن سے نیچے ہوتا ہے۔ چونکہ رانیں بطن (پیٹ) کے نیچے ہوتی ہیں۔ اس لئے فخذ (ران) فخذ کا مرتبہ بطن کے بعد قرار دیتے ہیں۔ اور ایسا ہی چونکہ فصیلہ سب سے اخیر درجہ کی نسب یہی ہے۔ جو کہ عشیرہ کے مترادف ہے۔ جو کہ سب نسبوں سے اولے درجہ کی نسب شمار کی جاتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ۔ یعنے اس کے رشتہ دار جو اپنے ساتھ ملاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ انسان اپنے ساتھ قریبی رشتہ داروں کو ہی ملاتا ہے۔ اسی ادنیٰ ہونے کے سبب سے فخذ کے بعد فصیلہ کو لاتے ہیں جو کہ بمنزل انسان کی پنڈلیاں اور پاؤں کے ہے۔

مخفی نہ رہے کہ مذکورہ بالا چھ طبقات میں سے محاورہ میں اکثر قبیلہ و بطن کو ہی استعمال کرتے ہیں۔ عمارہ و فصیلہ بہت کم سننے میں آیا ہے اور اکثر اوقات سب طبقات کو حیّ کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ عام طور پر حیّ من العرب (عرب کا قبیلہ) کہا جاتا ہے اور خاص طور پر حیّ بنی فلان کو استعمال کرتے ہیں۔ اسی لئے آگے جا کر نسبوں میں ہم تینوں لفظوں پر ہی اکتفا کرینگے۔

چوتھا باب قدیم عربوں کے مساکن اور سب اطراف و اکناف میں پھیلنے کے بیان میں۔

مخفی نہ رہے کہ ابتدا زمانہ میں عربوں کا وطن جزیرۃ العرب کے درمیان آباد و عمدہ حصہ میں جہاں کہ اب خانہ کعبہ و حضرت سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اطہر ہے اس کے نواحی علاقہ میں تھا۔ اور یہ علاقہ بہت وسیع اور فراخ ہے۔ اس کی مغربی سرحد کا ایک حصہ شام کے

بعض جنگلوں سے ملتا ہے۔ شہر بلقاء سے لیکر ایلہ تک۔ اور دوسرا حصہ بحر قلزم سے ملا ہوا ہے۔ ایلہ سے لے کر جہاں کہ مصر سے حجاز میں آنے والے حاجیوں کے راستہ میں ایک عقبہ (گھاٹی) ہے۔ تا یمن کے حدود تک جہاں کہ مقام ظلی وزبید اور ان کے قرب ونواح کے ولایات ہیں۔ اس کی سرحد بحر ہند و بحر قلزم کے ملتقا سے لیکر یمن کے کنارے عدن تک ہے۔ جہاں ظفار اور اس کے نواحی بلاد ہیں۔ اور اس کی مشرقی سرحد بحر فارس ہے۔ جو کہ بحر ہند سے نکلتا ہوا شمال کی جانب بحرین کے علاقہ تک اور پھر عراق کے شہروں بصرہ پھر کوفہ تک منتہی ہے۔ اور اس کی شمالی سرحد دریائے فرات سے ملتی ہے۔ جو کہ عراق کے شہر کوفہ سے شروع ہو کر جزیرہ فرا بیتہ شہر عانہ و بالس تک اور پھر بلقا مذکور تک۔ جو کہ شام کے جنگلوں میں ہے چلی جاتی ہے۔ **الغرض** - جزیرۃ العرب کے حدود کا سیاح شام کے جنگل کے کنارے بلقا سے ایلہ تک جنوب کی طرف چلا جاتا ہے۔ پھر وہی بحر قلزم اپنے دائیں جانب کے کنارے کنارے مدین تک پھر ینبع سے جدا اور پھر زبیدہ تا یمن کے جنوبی حد تک چلا جاتا ہے۔ پھر وہی سیاح اپنا رُخ مشرق کی طرف کئے ہوئے ساحل یمن پر بحر ہند کو اپنے دائیں جانب کئے ہوئے عدن سے گذر کر مشرقی یمن کے ظفار کے کناروں سے گذرتا ہوا مہرہ کے کناروں تک پہنچتا ہے۔ یہاں پہنچکر وہی سیاح اپنا رُخ شمال کو بدلکر سواحل یمن کو طے کرتا اور بحر فارس اپنے دائیں جانب کئے ہوئے مہرہ کے کناروں سے تجاوز کر کے صوبہ بحرین کے شہر عمان سے گذر کر جزیرہ اوال سے ہوتا ہوا قطیف سے آگے کا فاصلہ تجاوز کر کے بصرہ سے نکلکر کوفہ میں پہنچتا ہے۔ یہاں پہنچکر مغرب کی طرف سیاح کا رُخ بدل جاتا اور بحر فارس سے جدا ہو کر دریائے فرات کو اپنی دائیں جانب کئے ہوئے سلمیہ سے گذر کر بلقا میں پہنچ جاتا ہے اور یہ وہی مکان ہے جہاں سے چلا تھا۔ سلطان عماد الدین صاحب حماہ نے تقویم البلدان میں لکھا ہے کہ سیاح یہ سفر اپنی بار برداری سمیت سات ماہ اور گیارہ دن میں طے کرتا ہے۔ بلقا سے شراۃ تک تین دن کا راستہ ہے شراۃ سے ایلہ تک بھی تین دن کی منزل ہے۔ ایلہ سے جار تک جو کہ مدینہ منورہ کی حد ہے تقریباً بیس دن کا راستہ ہے۔ جار سے ساحل جحفہ تک تقریباً تین دن کی مسافت ہے ساحل جحفہ سے جدہ تک جو کہ مکہ معظمہ کی حد ہے تین دن کا راستہ ہے۔ جدہ سے عدن تک ایک مہینہ کی مسافت ہے۔ عدن سے سواحل (کنارے) مہرہ تک بھی ایک مہینہ کا ہے۔ اور ایسا ہی مہرہ کے صوبہ بحرین کے شہر عمان تک ایک ماہ کا راستہ ہے۔ عمان سے صوبہ بحرین کے شہر ہجر تک بھی ایک ماہ کی مسافت ہے۔ ہجر کے صوبہ عراق کے ہر شہر عباد ان تک پندرہ دن کا راستہ ہے۔ عباد ان سے بصرہ تک دو دن کی مسافت ہے۔ بصرہ سے کوفہ تک بارہ منزلیں ہیں۔ کوفہ سے بالس تک بیس پڑاؤ ہیں۔ بالس کے سلمیہ تک سات دن کا سفر ہے سلمیہ سے صوبہ دمشق کے شہر مشارق غوطہ تک تقریباً چار دن کا راستہ ہے۔ مشارق غوطہ سے مشارق حوران تین دن کا سفر ہے۔ مشارق حوران سے بلقا تک چھ دن کی مسافت ہے یہ جزیرۃ العرب کا دور محیط ہے۔ مخفی نہ رہے کہ لغت میں جزیرہ اس زمین کو کہتے ہیں۔ کہ جو پانی سے اوپر بالکل آئے۔ جزر جو کہ مدّ کی ضد ہے اس سے اس کو بنایا گیا ہے۔ پھر اس میں فراخی کر کے ہر اس زمین کو کہدیتے جس کو پانی نے گھیرا ہوا ہو۔ جب کہ اس سرزمین کو جنوب کی جانب سے بحر قلزم اور جنوب کی طرف سے بحر ہند اور مشرقی جانب سے بحر فارس اور شمال کی جانب سے دریائے فرات نے گھیرا ہوا ہے۔ اس لئے اس کو جزیرہ کہتے ہیں اور چونکہ یہ لوگ اس میں آباد تھے۔ اس لئے انہوں نے جزیرہ اضافت عرب کی طرف کر دی۔ مدائنی نے کہا ہے کہ جزیرۃ العرب کے پانچ حصے ہیں۔ تہامہ و نجد و حجاز و عروض و یمن۔ تہامہ حجاز کے جنوب کی طرف ہے۔ نجد حجاز و عراق کے درمیان ہے۔ حجاز نجد و تہامہ کے درمیان ہے اور یہ ایک پہاڑ ہے۔ جو کہ یمن سے شروع ہو کر شام تک جاتا ہے۔ نجد و تہامہ کے درمیان حجاز کو حجزہ کہتے ہیں۔ عروض بحرین کی جانب کے یمامہ کا نام ہے۔ اور جزیرۃ العرب کی سرزمین میں بڑے بڑے شہر آباد ہیں۔ ان کی یہاں ضرورت نہیں۔

پانچواں باب ان امور کے بیان میں کہ جن کی علم انسب میں ناظر کو ضرورت ہوتی ہے

اور یہ دس امور ہیں۔ (۱) ماوردی نے کہا ہے کہ جب نسبوں میں بُعد ہو جائے تو قبائل شعوب اور عمائر قبائل بن جاتے ہیں یعنے بطنوں عمائر اور افخاذ بطون و فصائل افخاذ سے بدلکر جواب نسب ہے۔ اس کو فصائل کہتے ہیں (۲) جوہری نے ذکر کیا ہے کہ قبیلہ ایک باپ کی اولاد میں سے ہوتا ہے۔ ابن حزم نے کہا ہے۔ کہ سوائے تین قبائل تنوخ والعتق وغسان کے باقی عرب کے تمام قبائل ایک باپ کی نسل ہیں۔ اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک قبیلہ کے چند بطون ہوتے ہیں۔ تینوں قبائل کے ذکر میں اپنی جگہ پر اس کا پورا بیان آئیگا۔ انشاء اللہ تعالے۔ ہاں کبھی ایک ہی باپ چند بطون کا باپ ہوتا ہے۔ اور کبھی ایک قبیلہ کے باپ کے کئی لڑکے ہوتے ہیں۔ اور بعض لڑکوں کے آگے ایک قبیلہ یا کئی قبائل بن جاتے ہیں۔ اور وہ انہیں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ اور بعض لڑکے لاولد رہ جاتے یا ان کی اولاد کو شہرت نہیں ہوتی تو اس لئے

پہلے قبیلہ کی طرف ان کی نسبت کردی جاتی ہے (۳) جب نسب دو طبقوں یا اکثر پر مشتمل ہو مثل قریش و مضر و عدنان کی تو نسب میں آخری درجہ والا کی نسبت ان میں سے جس کی طرف بھی کردی جائے۔ اسی لئے جائز ہے کہ بنی ہاشم کی نسبت ہاشم و قریش و مضر و عدنان کی جس کی طرف ہم چاہیں کردیں۔ ان میں سے ہر ایک کو ہم ہاشمی و قریشی و مضری و عدنانی کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ جوہری نے تو یہاں تک کہا ہے کہ اعلےٰ کی طرف نسبت کردینے سے اسفل کی طرف دوبارہ نسبت کرنیکی حاجت باقی نہیں رہتی۔ جبکہ کلب ابن دبرہ کی نسبت میں کلبی کہدیا جائے۔ تو یہی کافی ہے۔ اصول کی طرف نسبت کی حاجت نہیں۔ جوہری ماسوائے طبقہ علیا و سفلیٰ میں جمع کرنا جائز رکھا ہے۔ بعض نے طبقہ کی تقدیم کو اولیٰ سمجھا ہے۔ جیساکہ کہا جاتا ہے۔ اموی عثمانی اور بعض نے طبقہ اولیٰ کی تقدیم کو مناسب گردانا ہے جیساکہ عثمانی اموی۔ (۴) کبھی بعد حلف موالات کے ایک شخص دوسرے قبیلہ کی جانب بھی منسوب کردیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ فلاں بنی فلاں کا حلیف یا مولا ہے (۵) جب پہلے کوئی شخص کسی قبیلہ کا ہو اور بعد میں دوسرے قبیلہ میں مل جائے تو پہلے قبیلہ کی طرف اس کی نسبت کرنی جائز ہے اور ایسا ہی دوسری جانب بھی اس کی نسبت کردیا کرتے ہیں۔ اور یہ بھی جائز ہے۔ کہ دونوں قبیلوں کی طرف اس کو منسوب کیا جائے۔ جیساکہ کہا جائے تمیمی ثم وائلی یا وائلی ثم تمیمی، یا کوئی دوسری اس کے سوا مثال ہو۔ (۶) قبیلہ کی نسبت اکثر اوقات باپ کی طرف ہوتی ہے۔ جیساکہ ربیعہ واوس وخزرج یا اس کی کوئی اور مثل۔ اور ماں کے نام سے بھی مشہور ہوتا ہے۔ جیساکہ خندف و بجیلہ یا اس کی مثل ہیں۔ اور کبھی قبیلہ کی شہرت کی کوئی خاصیت وغیرہ ہوتی ہے۔ اور کبھی قبیلہ کے لقب کا کوئی خاص واقع ہوجاتا ہے۔ جیساکہ غسان کسی غسان نامی پانی پر جا ٹھیرے تو ان کا لقب بھی غسان ہوگیا۔ اور ایسا اوقات واحد کا لقب بھی ہوجایا کرتا ہے۔ آگے نسبوں میں آجائیگا۔ (۷) قبائل کی اصطلاح میں پانچ قسم ہیں۔ (۱) قبیلہ کو باپ کے نام سے پکارنا جیساکہ عاد ثمود و بنی عود و بنی مدین ہے اور اکثر اوقات یہ بات شعوب اور بڑے قبائل میں خصوصاً جن کا اوپر ذکر ہوچکا ہے۔ پائی جاتی ہے۔ بطون و افخاذ وغیرہ میں یہ بات نہیں۔ (۲) قبیلہ پر بنوۃ کا لفظ اطلاق کرتے ہیں جیساکہ بنو فلاں۔ اکثر اوقات یہ بات بطون و افخاذ اور چھوٹے قبائل میں پائی جاتی ہے۔ خصوصاً پہلے زمانہ میں (۳) قبیلہ کو جمع کے لفظ اور حرف باللام لاتے ہیں۔ جیساکہ الطالبیین و الجعافرہ اور اس کی مثل۔ اکثر یہ بات متاخرین وغیرہ میں پائی جاتی تھی۔ (۴) قبیلہ کو لفظ آل فلاں سے بھی تعبیر کرتے ہیں جیساکہ آل ربیعہ و آل فضل و آل علیؑ اور اس کی مثل ہیں۔ متاخرین عربوں میں اس کا بہت رواج تھا۔ اور خصوصاً شام میں آج کل بھی یہی رواج ہے۔ آل سے مراد اہل ہے (۵) قبیلہ کو اولاد فلاں کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ اور اس کی مثال بہت قلیل افخاذ میں متاخرین میں ملتی ہے (۸) اکثر عرب کے نام وہی ہیں کہ جن کا خیال ان کے دماغوں میں ہوتا اور ان کی ممارست و مجاورت ان اشیاء سے ہوتی۔ جیساکہ حیوانوں میں اسد (شیر) و نمر (چیتا) اور نباتات میں نبت (پودا) و حنظلہ اور جیساکہ حشرات الارض میں حیہ (سانپ) و خنش اور اجزائے زمین میں فہر و صخر (ٹھوس پتھر) وغیرہ۔ (۹) اور ایسا اوقات عرب اپنے بیٹوں کے بہت بُرے نام رکھتے ہیں۔ جیساکہ کلب (کتا) و حنظلہ و حمار و حرب وغیرہ ہیں۔ اور ان کے غلام بہت ہی محبوب ناموں سے مشہور ہوئے جیساکہ فلاح و نجاح وغیرہ اس کی وجہ یہ ہے جب کہ ابی قیس کالبی سے پوچھا گیا کہ تم لوگ کس لئے اپنے لڑکوں کے بہت بُرے نام رکھتے ہو۔ جیساکہ کلب (کتا) ذہب (بھیڑیا) اور اپنے غلاموں کے نام بہت عمدہ وضع کرتے ہو۔ جیساکہ مرزوق و رباح اس نے جواب دیا۔ کہ لڑکوں کے نام ہم دشمنوں کے مقابلہ میں وضع کرتے ہیں۔ اور غلاموں کے نام خاص اپنے لئے یعنے دشمنوں کے مقابلہ میں جب ان کے لڑکے جاتے ہیں۔ تو ان کے نام بھی ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ اور غلام چونکہ ان کے خدمت گذار ہوتے ہیں اس لئے ان کے نام بھی مرغوب ہونے چاہئیں۔ (۱۰) جب ایک قبیلہ میں دو نام موافق آتے جائیں۔ جیساکہ الحارث الحارث والخزرج وغیرہ۔ اور ایک قبیلہ دوسرے باپ کی اولاد ہے۔ اور وجود میں اس سے پیچھے ہے۔ اس کو باپ کے نام سے پکارینگے۔ اور پہلے کو اکبر کے لفظ سے تعبیر کرینگے۔ یا ایک لڑکے کے نام بولائیں اور دوسرے کو اصغر سے کہینگے۔ اکثر اوقات یہ بات دو بھائیوں میں پائی جاتی ہے۔ جب کہ ایک بڑا ہو۔

چھٹا باب بعض عربوں اور ترکوں اور سوڈانیوں کی نسبوں کے بیان میں

مخفی نہ رہے کہ نسب کی ابتداء میں نے حضرت آدم علیہ السلام سے اس لئے کی ہے کہ آپ کا وجود سب سے پہلے تھا۔ خدا کے نام شروع کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

حضرت آدم علیہ السلام

آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں۔ سب سے پہلے خدا تعالےٰ نے انکو پیدا کیا آپ کی وجہ تسمیہ میں علماء کے دو قول ہیں۔ (۱) چونکہ آپ کی سرشت زمین سے تھی اور زمین کو ادیم الارض (یعنے زمین کی کھال) کہتے ہیں۔ ادیم سے آدم بنا لیا۔ (۲) آدم مشتق امد سے ہے (جسکے معنے گندم گون کے ہیں) یہ نام عربی ہے عجمی نہیں۔ ہمارے آقائے نامدار حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اظہار شرافت کیلئے حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمدؐ ہے۔ آپ بے ریش تھے وفات کے بعد آپ کے فرزند کی ڈاڑھی آئی آپ کے بدن پر بال گنجان و گھنگریلے تھے خدائے تعالیٰ نے آپ پر بیس ورقوں میں دس صحائف نازل فرمائے اور آپکو ہر چیز کے ناموں کی تعلیم دی۔ نسفی نے بحرالعلوم میں نقل کیا ہے کہ آپ ہزار زبان میں بات چیت کر سکتے تھے۔ جنت میں آپکی زبان عربی تھی جب آپسے کچھ لغزش ہوئی اور جنت سے حضور کو نکالا گیا تو آپ سے عربی زبان چھین لی گئی زمین پر آپ سریانی زبان میں بات چیت کرتے تھے۔ آپ کی بیس بیویوں کے بطن سے چالیس فرزند پیدا ہوئے۔ اکیس دن آپ بیمار رہنے کے بعد وفات پائی حضرت شیث (آپکے فرزند) نے آپکو غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھائی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ پر نماز جنازہ تیس یا انچاس تکبیروں سے پڑھائی انکے بعد ملائکہ صف در صف کھڑے تھے اور ملائکہ کے بعد آپ کے فرزند صف بستہ کھڑے تھے ابی قبیس کے پہاڑ کی ایک غار میں آپ کو دفن کیا گیا۔ طوفان نوحؑ تک آپ وہیں مدفون رہے بعدہ حضرت نوح علیہ السلام نے آپکے تابوت کو قبر سے نکالکر کشتی میں رکھا طوفان ختم ہونے کے بعد پھر اسی مقام پر حضور کو دفن کیا گیا۔ ایک روایت میں دوبارہ آپ بیت المقدس میں دفن کئے گئے۔ اور کہا گیا ہے کہ فردوس کی مشرق کی جانب ایک گاؤں کے پاس جو کہ سب سے پہلے آباد ہوا تھا آپ کو دفن کیا گیا اور بھی کئی قول ہیں۔ آپ کی وفات جمعہ کے دن نیسان (مہینہ فارسی) چھٹی تاریخ پیدائش کی ساعت و دن میں ہوئی۔ وہب نے کہا ہے کہ آپکی عمر ہزار سال تھی۔ توراۃ میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر نو سو ۹۳۰ تیس برس تھی۔ جب آپکے لڑکے اور پوتے چالیس ہزار کی بڑی تعداد میں پہنچے تو آپنے وفات پائی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپکی اولاد دس لاکھ تھی۔ حضرت حوا نے ایک سال بعد وفات پائی۔ اور آپ کے پاس دفن کئے گئے۔ اور کہا گیا کہ آپکو جدہ میں دفن کیا گیا۔ اور انکی عمر نو سو سال تھی +

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر اور فرشتوں کو انکے سجدہ کا امر کرنا اور شیطان کا انکار و حضرت آدم وحوا کے دل میں اس کا وسوسہ ڈالنا اور انکا جنت سے نکالا جانا مشہور بات ہے۔ کتب تواریخ و تفاسیر میں بسط کے ساتھ اس واقعہ کا ذکر ہے یہاں اس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔ واللہ اعلم ۱۲

شیث

شیث کے معنے خدا کا دیا ہوا ہے۔ آپ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں میں سے فرد کامل و افضل تھے۔ آپ کے ولی عہد بھی تھے آپ کی طرف نور نبوی منتقل ہوا۔ اور تمام نسبیں آپ تک پہنچی ہیں۔ آپ پہلے وہ شخص ہیں کہ جس نے عبرانی زبان میں کلام کی اور سب سے پہلے آپکو ہی ڈاڑھی آئی ٹوپی اور جوتوں کی موجد آپ ہی ہیں۔ آدم علیہ السلام کے بعد تمام سیاسی امورات آپ کے قبضے میں تھے آپ پر خدائے تعالیٰ نے پچاس صحیفے نازل فرمائے حضرت آدم علیہ السلام کی عمر دو سو تیس سال ہونے کے بعد آپ عالم وجود میں تشریف لائے۔ آپ کو اپنے والد ماجد کے پاس دفن کیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ بعلبک کے مضافات قریہ سرعین میں مدفون ہوئے۔ واللہ اعلم ۱۲

انوش

یہ اپنے والد ماجد کے وصی اور مسند نشین خلافت و صاحب تدابیر و سیاستہ ملکیہ تھے۔ سب سے پہلے آپ ہی موجد فن کتابت و حساب و مجوزہ ماہ و سال اور کلمات حکمیہ کے رائج اور نخل بندی کے قواعد سکھلانیوالے تھے۔ نور نبوت آپ کی طرف منتقل ہوا توراۃ میں لکھا ہے کہ حضرت انوش اسوقت پیدا ہوئے جبکہ انکے والد ماجد کی عمر چھ سو پانچ سال گذر چکی تھی اور آپنے نو سو چھیاسٹھ سال عمر پائی۔ واللہ اعلم ۱۲

قینان

آپ اپنے والد ماجد کے وصی و جانشین تھے۔ آپ بہت ہی صالح و متقی مرد تھے۔ آپنے والد ماجد کی اولاد کو جمع کر کے ایک عظیم الشان لشکر کی ترتیب دی اور اسکی کمان اپنے ہاتھ میں لیکر سرکش جنوں کے عظیم الشان گروہ کے ساتھ محاربہ کیا اور انکو شکست فاش دیکر اپنی اور اپنے والد کی جان کو ان شریروں کی سازشوں سے نجات دی۔ نور نبوت آپ کی طرف منتقل ہوا۔ آپ کی عمر سات سو بیس سال تھی +

شمائل

آپ کے والد ماجد علیہ السلام کے وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک چھ برس کی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کی ہیئت پر آپ کا قد مبارک تھا۔ آپ کا رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ آپ کے سر مبارک کے بال گھنگریالے تھے۔ آپ کا ایک کان بہ نسبت دوسرے کے بڑا تھا۔ آپ کے جسم پر سفید داغ تھے۔ آپ کی ناک مبارک بلند تھی۔ آپ کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ آپ کی ابرو باریک تھی۔ آپ کی داڑھی گھنی تھی۔ آپ کے رخسار مبارک ہموار تھے۔ آپ کا دہن مبارک کشادہ تھا۔ آپ کے دانت مبارک سفید تھے۔ آپ کی گردن مبارک صاف تھی۔ آپ کے شانے مبارک چوڑے تھے۔ آپ کے بازو مبارک لمبے تھے۔ آپ کی ہتھیلیاں مبارک کشادہ تھیں۔ آپ کی انگلیاں مبارک لمبی تھیں۔ آپ کے پاؤں مبارک کی پشت ہموار تھی۔ آپ کے پاؤں مبارک کے تلوے گہرے تھے۔ آپ کا سارا جسم مبارک ہموار تھا۔ آپ کا پیٹ مبارک اور سینہ مبارک برابر تھا۔ آپ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ مہر نبوت والے تھے۔ آپ خاتم النبیین تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ دلیر تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ راست گو تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ عزت والے تھے۔ جو آپ کو دیکھتا تھا آپ سے ہیبت کھاتا تھا۔ جو آپ سے آشنائی کرتا تھا آپ سے محبت کرتا تھا۔ آپ کی توصیف کرنے والا یہ کہتا تھا کہ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

اخنوخ

آپ ہی کا اور لیں علیہ السلام کا لقب ہے۔ آپ کا قد لمبا جسم بھاری سینہ فراخ آپ کے جسم مبارک پر بال بہت ہی کم اور سر کے بال گھنگریالے تھے۔ آپ کا ایک کان بہ نسبت دوسرے کے بڑا تھا۔ آپ کے جسم پر سفید داغ تھے۔ آپ کی ناک مبارک بلند تھی۔ آپ کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ آپ کی ابرو باریک تھی۔ آپ کی داڑھی گھنی تھی۔ آپ کے رخسار مبارک ہموار تھے۔ آپ کا دہن مبارک کشادہ تھا۔ آپ کے دانت مبارک سفید تھے۔ آپ کی گردن مبارک صاف تھی۔ آپ کے شانے مبارک چوڑے تھے۔ آپ کے بازو مبارک لمبے تھے۔ آپ کی ہتھیلیاں مبارک کشادہ تھیں۔ آپ کی انگلیاں مبارک لمبی تھیں۔ آپ کے پاؤں مبارک کی پشت ہموار تھی۔ آپ کے پاؤں مبارک کے تلوے گہرے تھے۔ آپ کا سارا جسم مبارک ہموار تھا۔ آپ کا پیٹ مبارک اور سینہ مبارک برابر تھا۔ آپ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ مہر نبوت والے تھے۔ آپ خاتم النبیین تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ دلیر تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ راست گو تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ عزت والے تھے۔ جو آپ کو دیکھتا تھا آپ سے ہیبت کھاتا تھا۔ جو آپ سے آشنائی کرتا تھا آپ سے محبت کرتا تھا۔ آپ کی توصیف کرنے والا یہ کہتا تھا کہ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

نوشلخ

آپ کے حضرت ادریس علیہ السلام سے آٹھ آدمی پیدا ہوئے۔ آپ کا نام نوشلخ تھا۔ آپ کا قد لمبا جسم بھاری سینہ فراخ آپ کے جسم مبارک پر بال بہت ہی کم اور سر کے بال گھنگریالے تھے۔ آپ کا ایک کان بہ نسبت دوسرے کے بڑا تھا۔ آپ کے جسم پر سفید داغ تھے۔ آپ کی ناک مبارک بلند تھی۔ آپ کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ آپ کی ابرو باریک تھی۔ آپ کی داڑھی گھنی تھی۔ آپ کے رخسار مبارک ہموار تھے۔ آپ کا دہن مبارک کشادہ تھا۔ آپ کے دانت مبارک سفید تھے۔ آپ کی گردن مبارک صاف تھی۔ آپ کے شانے مبارک چوڑے تھے۔ آپ کے بازو مبارک لمبے تھے۔ آپ کی ہتھیلیاں مبارک کشادہ تھیں۔ آپ کی انگلیاں مبارک لمبی تھیں۔ آپ کے پاؤں مبارک کی پشت ہموار تھی۔ آپ کے پاؤں مبارک کے تلوے گہرے تھے۔ آپ کا سارا جسم مبارک ہموار تھا۔ آپ کا پیٹ مبارک اور سینہ مبارک برابر تھا۔ آپ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ مہر نبوت والے تھے۔ آپ خاتم النبیین تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ دلیر تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ راست گو تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ عزت والے تھے۔ جو آپ کو دیکھتا تھا آپ سے ہیبت کھاتا تھا۔ جو آپ سے آشنائی کرتا تھا آپ سے محبت کرتا تھا۔ آپ کی توصیف کرنے والا یہ کہتا تھا کہ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

انتقال ہوا ۱۲

الیارد

آپ کے والد ماجد علیہ السلام کے وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک چھ برس کی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کی ہیئت پر آپ کا قد مبارک تھا۔ آپ کا رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ آپ کے سر مبارک کے بال گھنگریالے تھے۔ آپ کا ایک کان بہ نسبت دوسرے کے بڑا تھا۔ آپ کے جسم پر سفید داغ تھے۔ آپ کی ناک مبارک بلند تھی۔ آپ کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ آپ کی ابرو باریک تھی۔ آپ کی داڑھی گھنی تھی۔ آپ کے رخسار مبارک ہموار تھے۔ آپ کا دہن مبارک کشادہ تھا۔ آپ کے دانت مبارک سفید تھے۔ آپ کی گردن مبارک صاف تھی۔ آپ کے شانے مبارک چوڑے تھے۔ آپ کے بازو مبارک لمبے تھے۔ آپ کی ہتھیلیاں مبارک کشادہ تھیں۔ آپ کی انگلیاں مبارک لمبی تھیں۔ آپ کے پاؤں مبارک کی پشت ہموار تھی۔ آپ کے پاؤں مبارک کے تلوے گہرے تھے۔ آپ کا سارا جسم مبارک ہموار تھا۔ آپ کا پیٹ مبارک اور سینہ مبارک برابر تھا۔ آپ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ مہر نبوت والے تھے۔ آپ خاتم النبیین تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ دلیر تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ راست گو تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ عزت والے تھے۔ جو آپ کو دیکھتا تھا آپ سے ہیبت کھاتا تھا۔ جو آپ سے آشنائی کرتا تھا آپ سے محبت کرتا تھا۔ آپ کی توصیف کرنے والا یہ کہتا تھا کہ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

ہیلائیل

آپ کے والد ماجد علیہ السلام کے وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک چھ برس کی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کی ہیئت پر آپ کا قد مبارک تھا۔ آپ کا رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ آپ کے سر مبارک کے بال گھنگریالے تھے۔ آپ کا ایک کان بہ نسبت دوسرے کے بڑا تھا۔ آپ کے جسم پر سفید داغ تھے۔ آپ کی ناک مبارک بلند تھی۔ آپ کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ آپ کی ابرو باریک تھی۔ آپ کی داڑھی گھنی تھی۔ آپ کے رخسار مبارک ہموار تھے۔ آپ کا دہن مبارک کشادہ تھا۔ آپ کے دانت مبارک سفید تھے۔ آپ کی گردن مبارک صاف تھی۔ آپ کے شانے مبارک چوڑے تھے۔ آپ کے بازو مبارک لمبے تھے۔ آپ کی ہتھیلیاں مبارک کشادہ تھیں۔ آپ کی انگلیاں مبارک لمبی تھیں۔ آپ کے پاؤں مبارک کی پشت ہموار تھی۔ آپ کے پاؤں مبارک کے تلوے گہرے تھے۔ آپ کا سارا جسم مبارک ہموار تھا۔ آپ کا پیٹ مبارک اور سینہ مبارک برابر تھا۔ آپ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ مہر نبوت والے تھے۔ آپ خاتم النبیین تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ دلیر تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ راست گو تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے۔ آپ سب لوگوں سے زیادہ عزت والے تھے۔ جو آپ کو دیکھتا تھا آپ سے ہیبت کھاتا تھا۔ جو آپ سے آشنائی کرتا تھا آپ سے محبت کرتا تھا۔ آپ کی توصیف کرنے والا یہ کہتا تھا کہ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت نوح علیہ السلام
سام
حام
یافث
کوش
مصر
کنعان
قوط
ترک
فرنگ
کومر

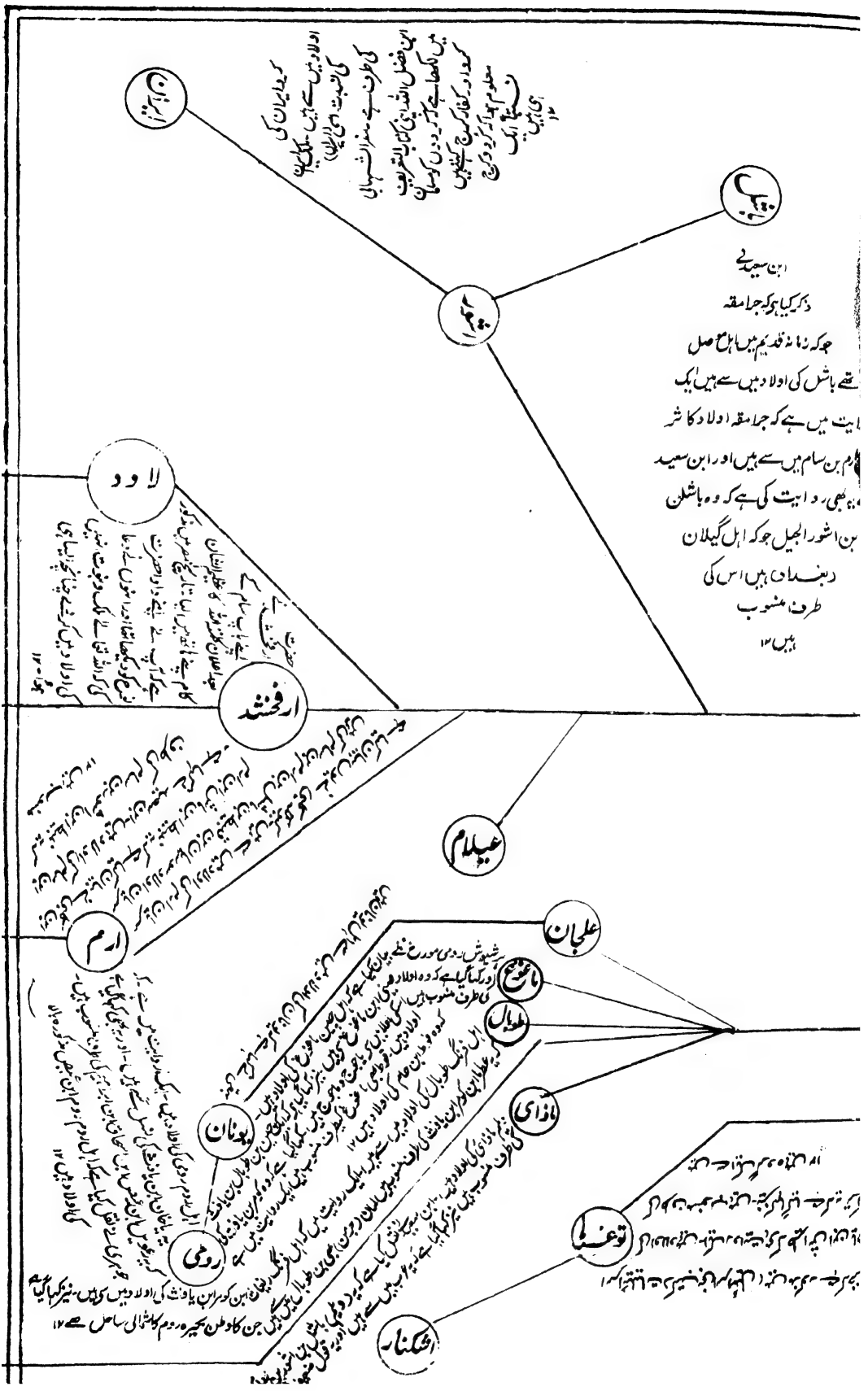
ارفخشد
لاود
ارام
عیلام
علجان
ماشوخ
لطوبال
لاذای
توغرما
اشکناز
یونان
روسی

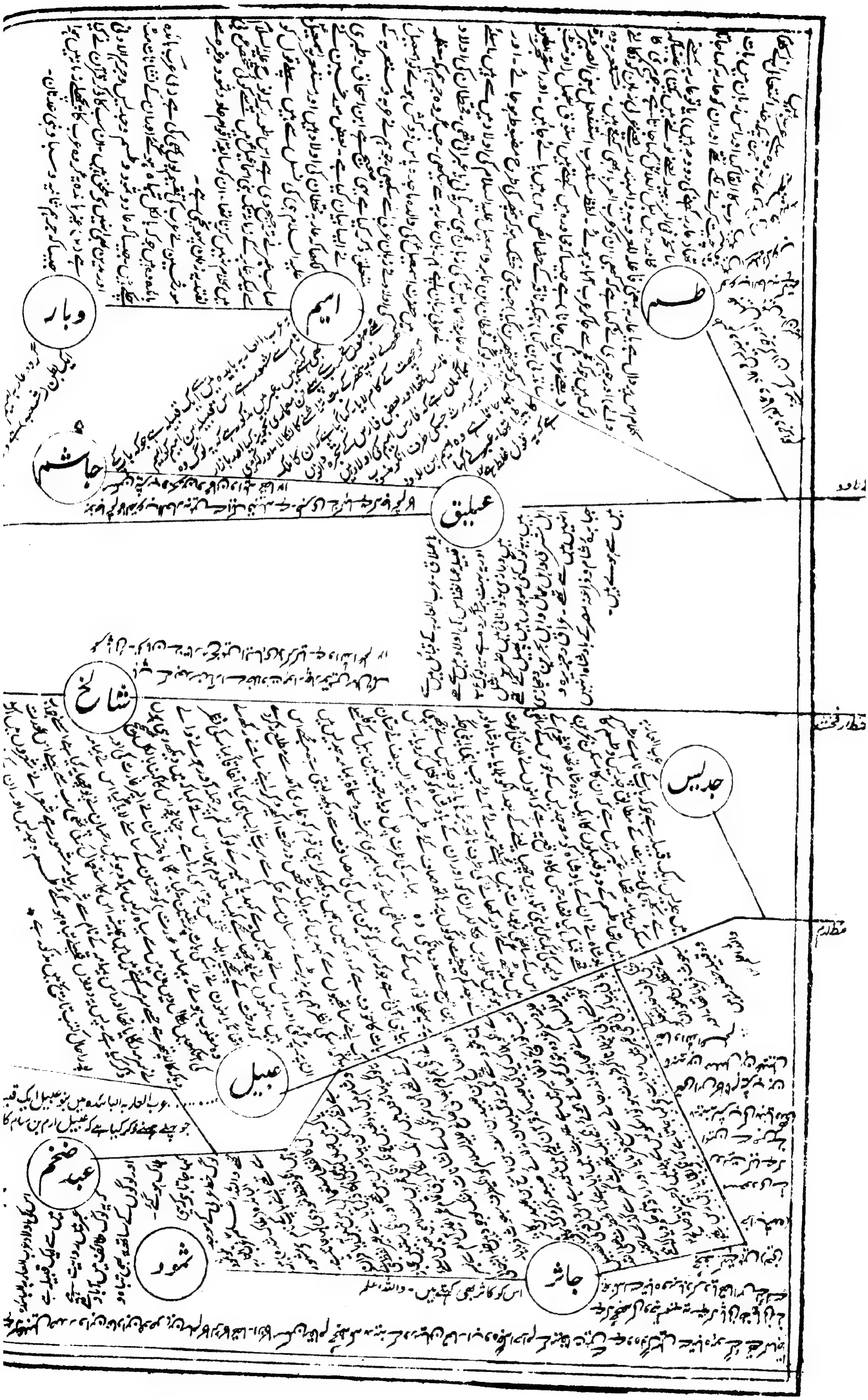
طسم
اميم
وبار
جاشم
عمليق
شالخ
جديس
عبيل
عبد ضخم
ثمود
جاثر
عرب العاربہ البائدہ میں بنو عبیل ایک قبیلہ
جو پیچھے ذکر کیا ہے کہ عبیل ارم بن سام کا
اس کو کاثر بھی کہتے ہیں ۔ واللہ اعلم

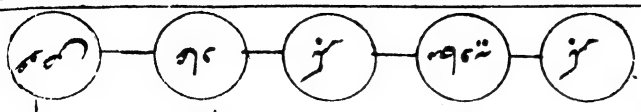

بکر
کی اولاد کو عاد اخری
کہتے ہیں پہلے باپ کے نام پہ انکو پکارا
جاتا ہے عاد کے ہلاک ہونے کے بعد یہ لوگ باقی ہے

ایک روایت میں ہے کہ معاویہ ابن بکر بکر مذکور کا باپ عاد کے
ایک طائفہ کے ہمراہ اپنی قوم کیلئے پانی کی تلاش میں نکلا اور لقمان
بن عاد بھی انکے ہمراہ تھا مکہ میں ان کی اقامت کے دنوں میں عاد بھی موجود
تھا لقمان کو اپنی قوم نے بادشاہ تسلیم کر لیا کہا جاتا ہے کہ اس کی
سلطنت ہزار یا کچھ زائد سال تک رہی اور اس کے ساتھ
حکومت کرتا رہا۔ آخر الامر جو بعد اپنی قحطان نے ملک کنعان پر حملہ کر دیا
انہوں نے حضرت موت کے پہاڑوں میں جا کر پناہ لی آخر
الامر وہیں بس رہے گئے۔ بعض مفسرین نے بیان
کیا ہے کہ عاد کی وصف اولویہ (جسکی پہلی اصل)
کی نسبت سے ہے اور اس وصف میں
اس کی امت کے قدم کی طرف اشارہ
ہے ورنہ تمام قبائل عاد
ایک ہی ہیں
۱۲

عاریہ
بائدہ میں سے
ایک قبیلہ بنی عاد ہیں۔ جو کہ
اپنے باپ کے نام
سے مشہور ہے انکو بھی
عاد کے نام سے پکارا جاتا ہے
ان کا ذکر قرآن کریم میں ہے انکو عارد بھی کہتے
ہیں انکا وطن صوبہ بحرین یمن و عمان کے درمیان
حضرموت کی جانب تھا انکا باپ عاد تھا جسکا پہلے ذکر ہو چکا
جو شخص سب سے پہلے تمام عرب کا والی ہوا اور اس کی اولاد
بہت بڑی تھی بعض کتب تواریخ مذکور ہے کہ اس کے بیٹے چار ہزار
اسکی پشت سے پیدا ہوئے اسکی ہزار جو یاں تھیں ایک ہزار دو سو
سال اسکی عمر تھی بیہقی نے اسکی عمر تین سو سال لکھی ہے اس کے بعد
اسکے تین بیٹے یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوئے ہیں سب سے پہلے شدید
پھر شداد پھر ارم شداد نے یمن کا بہت بڑا حصہ فتح کر لیا اور شام
و عراق، ہند و ستان پر اپنا سکہ حکومت جمایا۔ مفسرین نے
روایت کیا ہے کہ شہر ارم ذات عماد کا بانی یہی شداد تھا اور
بعض نے یوں کہا ہے کہ ارم شہر کو ارم نے نہیں بنایا
خدا تعالیٰ نے انہیں حضرت ہود کو مبعوث فرمایا اور
آپ کا نسب عبد العدبن یارح بن جلود بن عاد تھے
اور بعضے نے کہا ہے کہ آپ ہود بن عاد تھے وہ حضرت آدم
پر ایمان لائے اور ہود سی ملک گئے جیسا کہ قرآن مجید
میں مذکور ہے

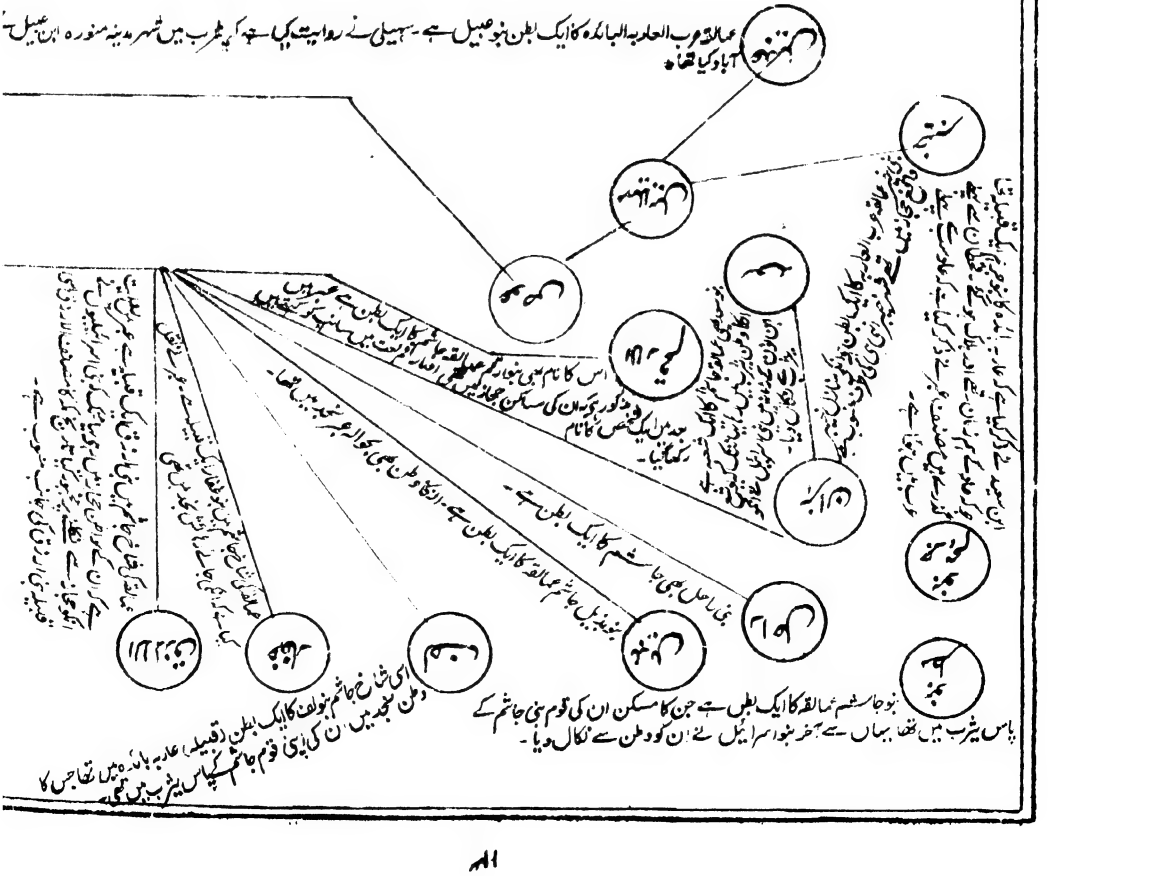

ارغو
فالغ
عابر
یعرب
یقطان
لسیان
حضرموت
السلف
جرہم
قحطان

فالغ
عابر
ارغو
السلف
جرہم
یعرب
قحطان
یقطان
لحیان
حضرموت

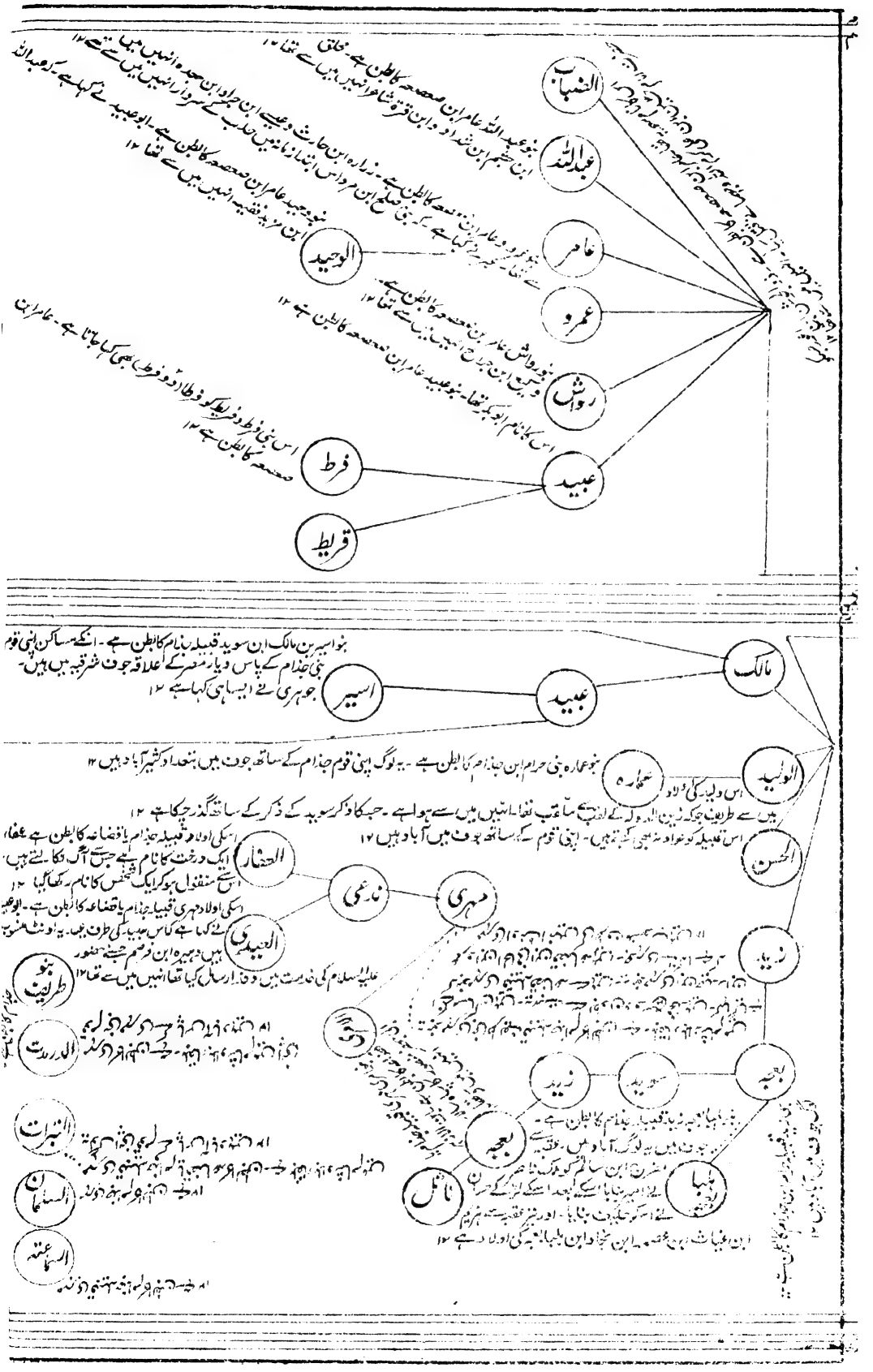
الضباب
عبد اللہ
عامر
عمرو
الوحید
روّاش
عبید
فرط
قریط
مالک
اسیر
عبید
الولید
عمارہ
الحسن
زیاد
مہری
ندمی
العطار
العبیدی
بعجہ
زید
سعید
زید
بعجہ
ناثل
لبیا
طریف بنو
الاردت
النبرات
السماعان
السماعتہ

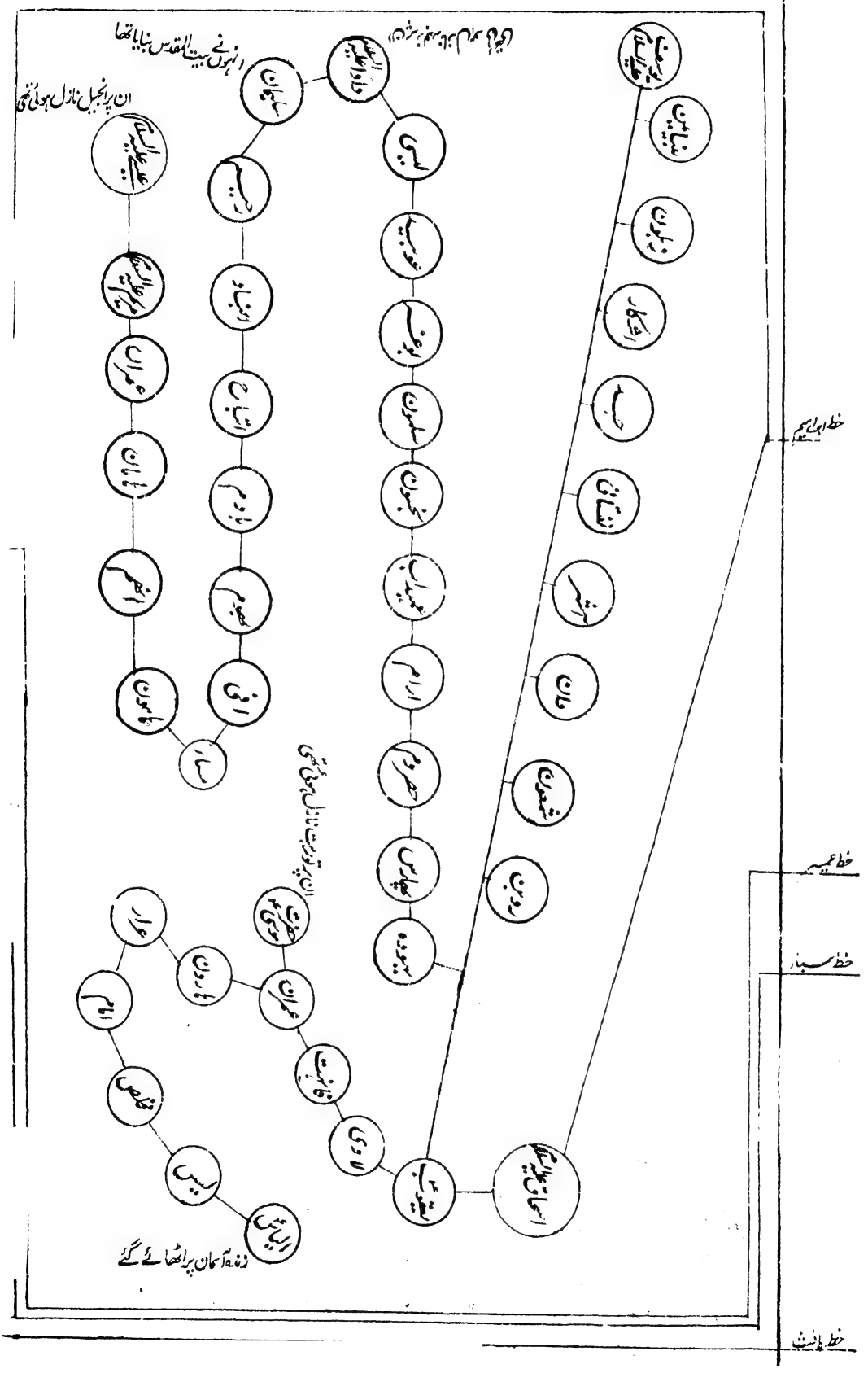
خط اہل یمم
خط عمیر
خط سبار
خط بانشت
یوسف علیہ السلام
بنیامین
زبلون
اشکار
حب
نفتالی
بشر
جان
شمعون
روبن
یعقوب
اسحاق علیہ السلام
لاوی
قاہت
عمران
موسیٰ علیہ السلام
ہارون
عمار
امام
فنحاص
لیسیں
الیاس
زندہ آسمان پر اٹھائے گئے
یہودہ
پھارس
حصرون
ارام
عمینداب
نحشون
سلمون
بوعز
عوبید
یسی
داؤد علیہ السلام
سلیمان
انہوں نے بیت المقدس بنایا تھا
رحبعام
ابیاہ
اسا
یہوسفط
یہورام
عزیاہ
یوتام
احاز
حزقیاہ
منسی
آمون
یوسیاہ
ان پر توریت نازل ہوئی تھی
عیسیٰ علیہ السلام
ان پر انجیل نازل ہوئی تھی

خط سلامان
خط مالک
خط قطن
خط کہلان
خط یافث
الہمیسع
اد
ادد
عدنان
زید
مرہ
عمرو
مالک
قضاعہ
العوث
وائل
عبد الشمس
جشم
معاویہ
قیس
عمرو
الخیار
السحول

معد
نزار
مضر
ربیعہ
ایاد
انمار
ثعلبہ
ذہو
ذہمی
افصی
حذافہ
نمارہ
الطماح
عدی
مالک
حضور
زید الجمہور
کعب
سبا الاصغر
صیفی
قیس
زرعہ
سود
زید
مرثد
زرعہ
شدو

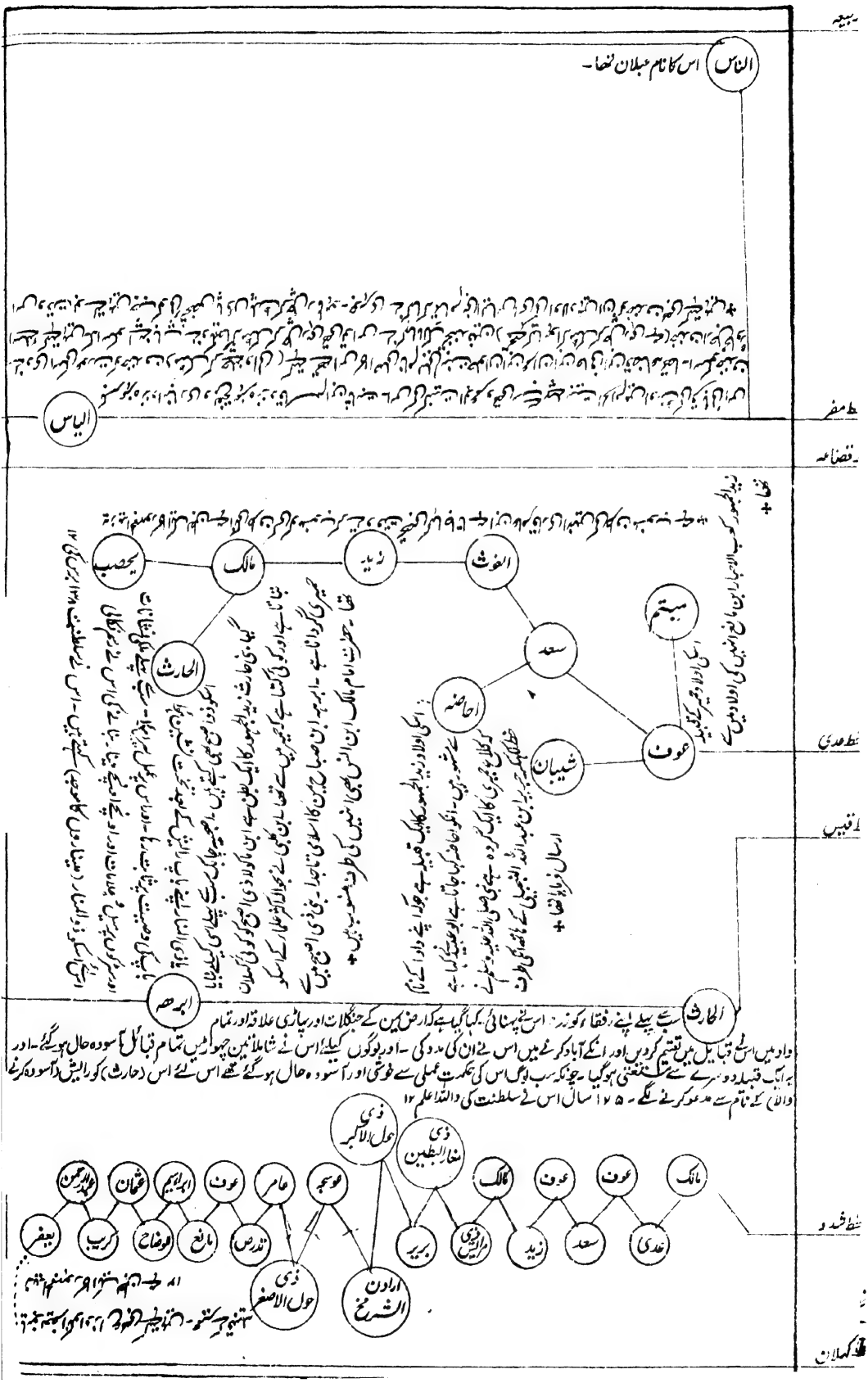
الناس
اس کا نام عبلان تھا۔
الیاس
مضر
قضاعہ
یحصب
مالک
زید
الغوث
الحارث
سعد
مبتم
احاضہ
شیبان
عوف
ابرھہ
الحارث
ذی جول الاکبر
ذی نعار البطین
ذی جول الاصغر
ارادن الشرمخ
عوسجہ
عامر
عوف
ابراہیم
عثمان
عبدالرحمن
یعفر
کریب
لوضاح
مانع
تدرس
بریر
مالک
عوف
عوف
غدی
سعد
زید
ذی مراثین
قبیلہ
قبائل
خط وحدو
خط کمالان

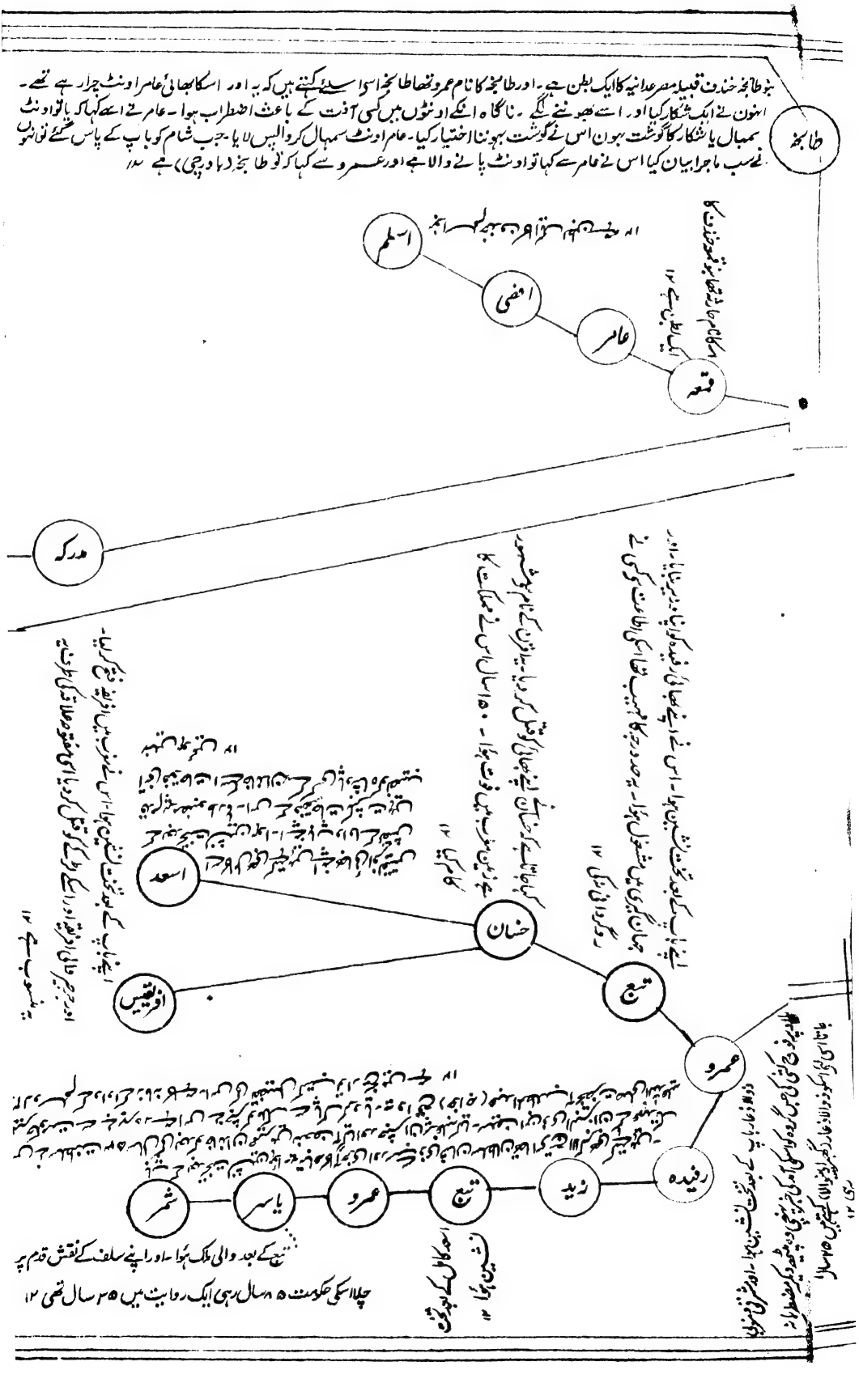
طابخہ
قمعہ
عامر
افصی
اسلم
مدرکہ
رفیدہ
زید
تبع
عمرو
حسان
اسعد
افریقیس
تبع
عمرو
یاسر
شمر

الحارث
عوف
معاویہ
تمیم
خناعہ
سعد
جناب
ہرمہ
عمیرہ
العبید
الابجر
عمرو
اشجع
سعد
ضبجم
قدامہ
جدہ
الخزرج
راسب

ربیعہ
الیاس
ظاہرہ
مضر
ایاد
نزار
عدنان
عمرو
اوس
عثمان
ضبہ
عبد مناۃ
عوف
قیس
الحارث
عوف
الحارث
عوف
اسعد
اقیلش
ذہل
ثعلبہ
سعد
بکر
مالک
اسید
باہلہ
سعید
عدی
تمیم
قمر
الحارث
عوف
خط حزیمہ
خط وبر
خط اسد
خط عمرو
خط کہلان
جہینہ
لہیعہ
ہود
صالح

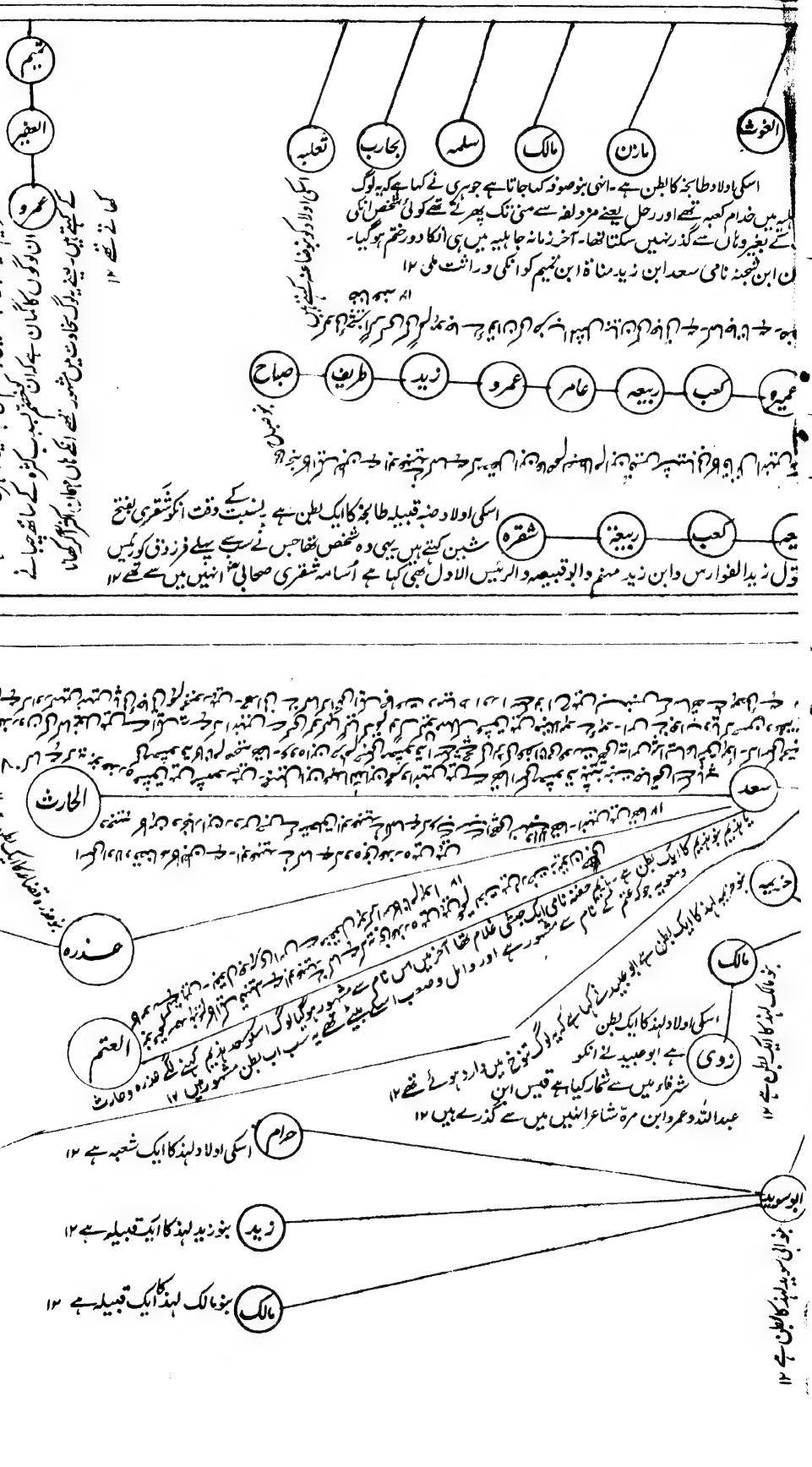

اسکی اولاد طابخہ کا بطن ہے۔ انہی بنو صوفہ کہا جاتا ہے جوہری نے کہا ہے کہ یہ لوگ
لیہ میں خدام کعبہ تھے اور رحل یعنے مزدلفہ سے منیٰ تک پھرتے تھے کوئی شخص انکی
تے بغیر وہاں سے گذر نہیں سکتا تھا۔ آخر زمانہ جاہلیہ میں ہی انکا دور ختم ہوگیا۔
ن ابن قنجنہ نامی سعد ابن زید مناۃ ابن تمیم کو انکی وراثت ملی ۱۲

اسکی اولاد ضبہ قبیلہ طابخہ کا ایک بطن ہے بنسبت کے وقت انکو شقری بفتح
شین کہتے ہیں یہی وہ شخص تھا جس نے سب سے پہلے فرزدق کو رئیس
قول زید الفوارس وابن زید منہم والد قبیصہ والرئیس الاول بھی کہا ہے اُسامہ شقری صحابیؓ انہیں میں سے تھے ۱۲

بنو تمیم کا ایک بطن ہے انہیں بنو عنبر بھی کہتے ہیں جوہری نے کہا ہے کہ
ان لوگوں کا گمان ہے کہ ان سے کسی نے سب کرنے کے ساتھ جھگڑا
کیا تھا کہتے ہیں یعنے یہ لوگ خلاف میں مشہور تھے انکا گمان ہوا کہ اگر کسی نے
کہا تھا ۱۲

بنو عنبر کا ایک بطن ہے ابو عبید نے کہا کہ یہ لوگ توخ میں وارد ہوئے تھے ۱۲
اسکی اولاد لہذا کا ایک بطن ہے
شعراء میں سے شمار کیا ہے قیس ابن
عبداللہ وعمرو ابن مرۃ شاعر انہیں میں سے گذرے ہیں ۱۲

بنو مالک لہذا کا ایک بطن ہے ۱۲

بنو زید لہذا کا ایک قبیلہ ہے ۱۲

اسکی اولاد لہذا کا ایک شعبہ ہے ۱۲

بنو ابی سودہ لہذا کا بطن ہے ۱۲

خط ربیعہ
خط الناس
خط تمیم
خط حنیفہ
خط دہر
خط مینہ
خط عدنان
خط ہذیل
خط کنعان
عمرو
الحارث
اسد
مالک
سعد
نابغ
زید مناۃ
الہجیم
کعب
عبد العزیٰ
حمان
الغیث
بنو جرام
مودود
ثعلبہ
عامر
الحمیس
قیس
غطفان
نضر
کاہل
عدی
مالک
نضر
سلمہ
الطول
شبابہ
عایدہ
مسعود
حنظلہ
سعد
عامر
عمرو
صباح

الحمار
غیلان
اسلم
مازن
الحرما
حرام
نبیشہ
عمرو
الحارث
مالک
نجدہ
جشم
علیشمس
عوف
عواف
ہبیرہ
ربیعہ
کعب
خظلہ
کلب
الذیب
الید
اسد
اللات شیع
جسر
القین
اسد
کعب
مالک
جشم
سعد
حکم
زرح
ربیعہ
حسن
ہند
حرام
فضنہ
عبد
کثیر
ضرمہ
رفاعہ
مالک
حضر
حبیل
کاہل
عبدی
سعد
یزید
زہرہ

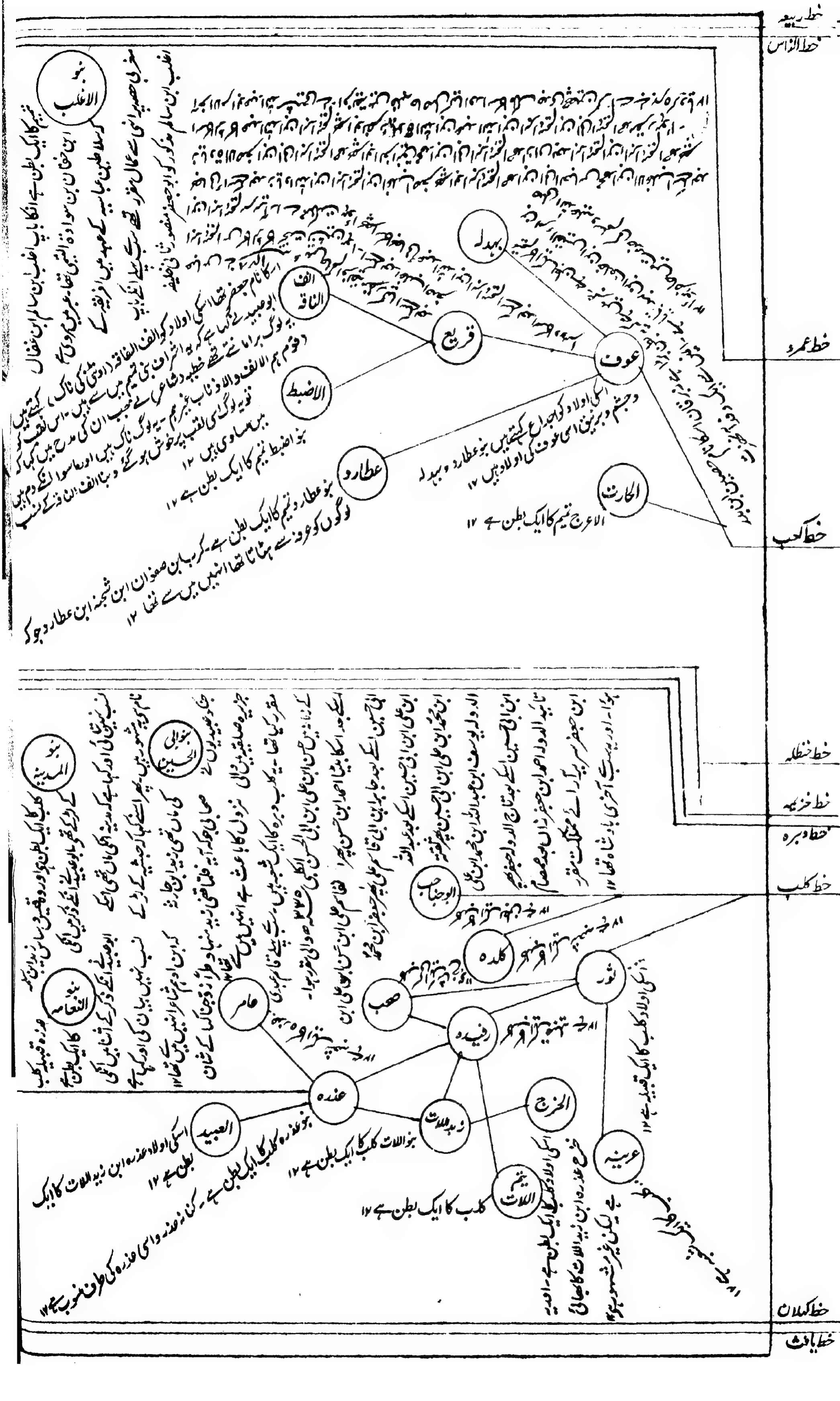
خط ربیعہ
خط الزأس
خط عمرو
خط کعب
خط حنظلہ
خط خزیمہ
خط وبرہ
خط کلب
بنو الاغلب
عوف
قریع
الف الناقہ
الاضبط
بہدلہ
عطارد
الحارث
اسکی اولاد کو اجداع کہتے ہیں بنو عطارد و بہدلہ و جشم و بریغ اسی عوف کی اولاد ہیں ۱۲
الاعرج تمیم کا ایک بطن ہے ۱۲
بنو اضبط تمیم کا ایک بطن ہے ۱۲
بنو عطارد تمیم کا ایک بطن ہے کرب ابن صفوان ابن شجنہ ابن عطارد جو کہ لوگوں کو عرفہ سے ہٹاتا تھا انہیں میں سے تھا ۱۲
بنو المدینہ
بنو ابی الحسین
بنو النعامہ
ابو جناب
کلدہ
ثور
صعب
عامر
رفیدہ
عذرہ
زید اللات
الخزرج
العبید
تیم اللات
عرینہ
اسکی اولاد کلب کا ایک قبیلہ ہے ۱۲
بنو اللات کلب کا ایک بطن ہے ۱۲
کلب کا ایک بطن ہے ۱۲
اسکی اولاد عذرہ ابن زید اللات کا ایک بطن ہے ۱۲
بنو عذرہ کلب کا ایک بطن ہے ۔ کنانہ عذرہ والی عذرہ کی طرف منسوب ہے ۱۲

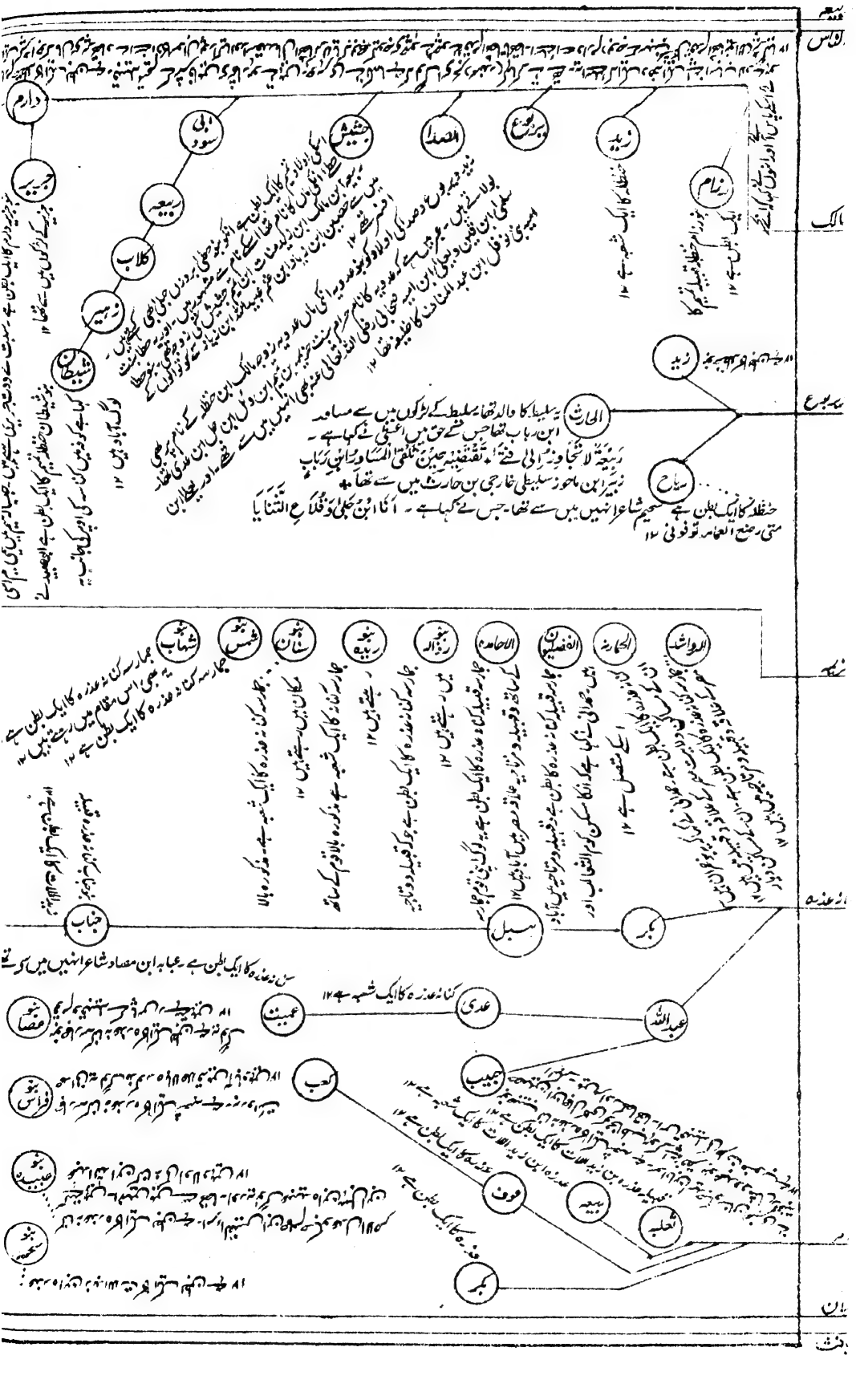

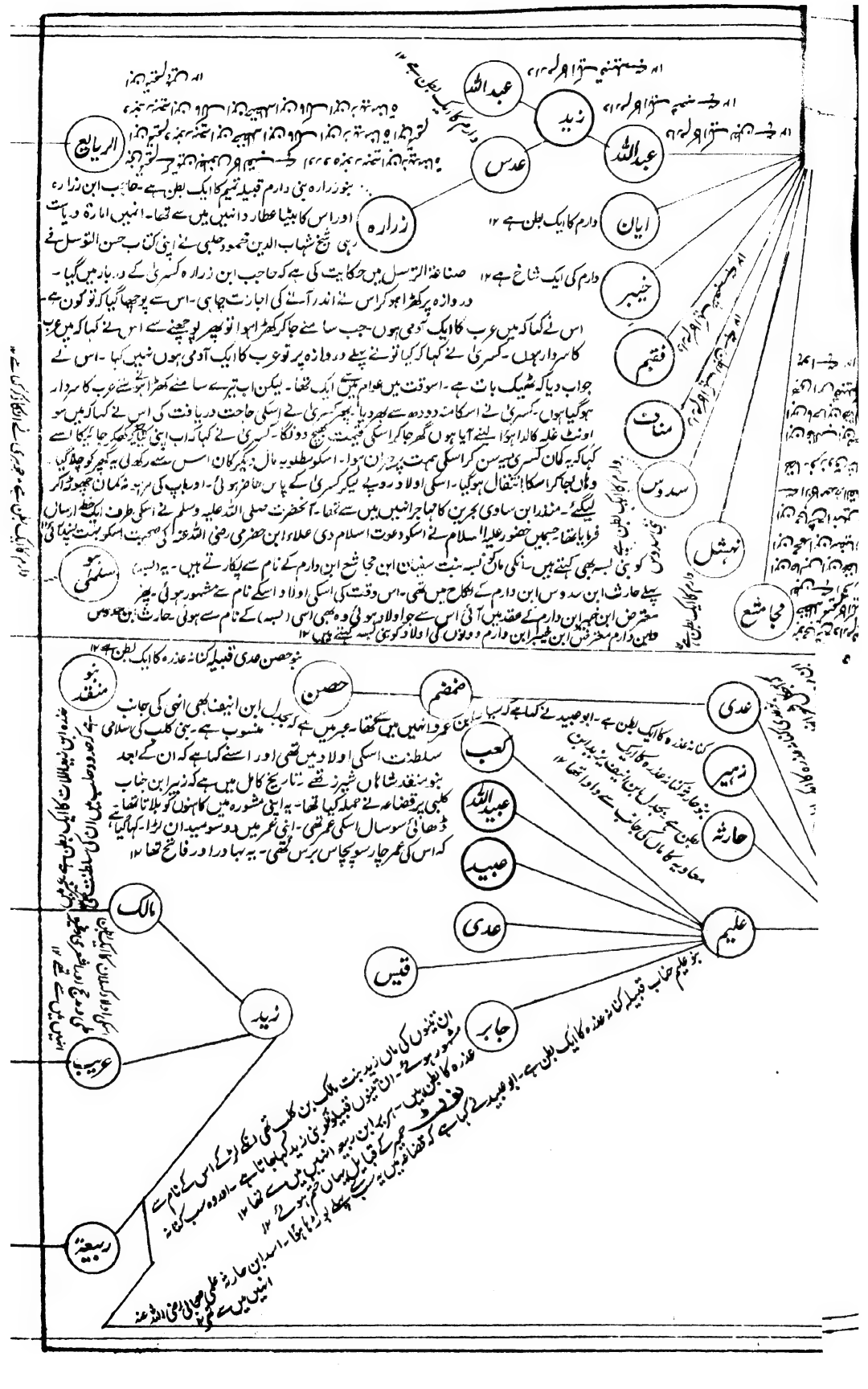
عبداللہ
زید
عبداللہ
عبداللہ
عدس
زرارہ
الربایع
ایان
خیبر
فقیم
مناف
سدوس
نہشل
مجاشع
سلمیٰ
ضمضم
حصن
منقذ
غدی
زمیر
حارثہ
کعب
عبیداللہ
عبید
عدی
قیس
علیم
جابر
مالک
زید
عبید
ربیعۃ

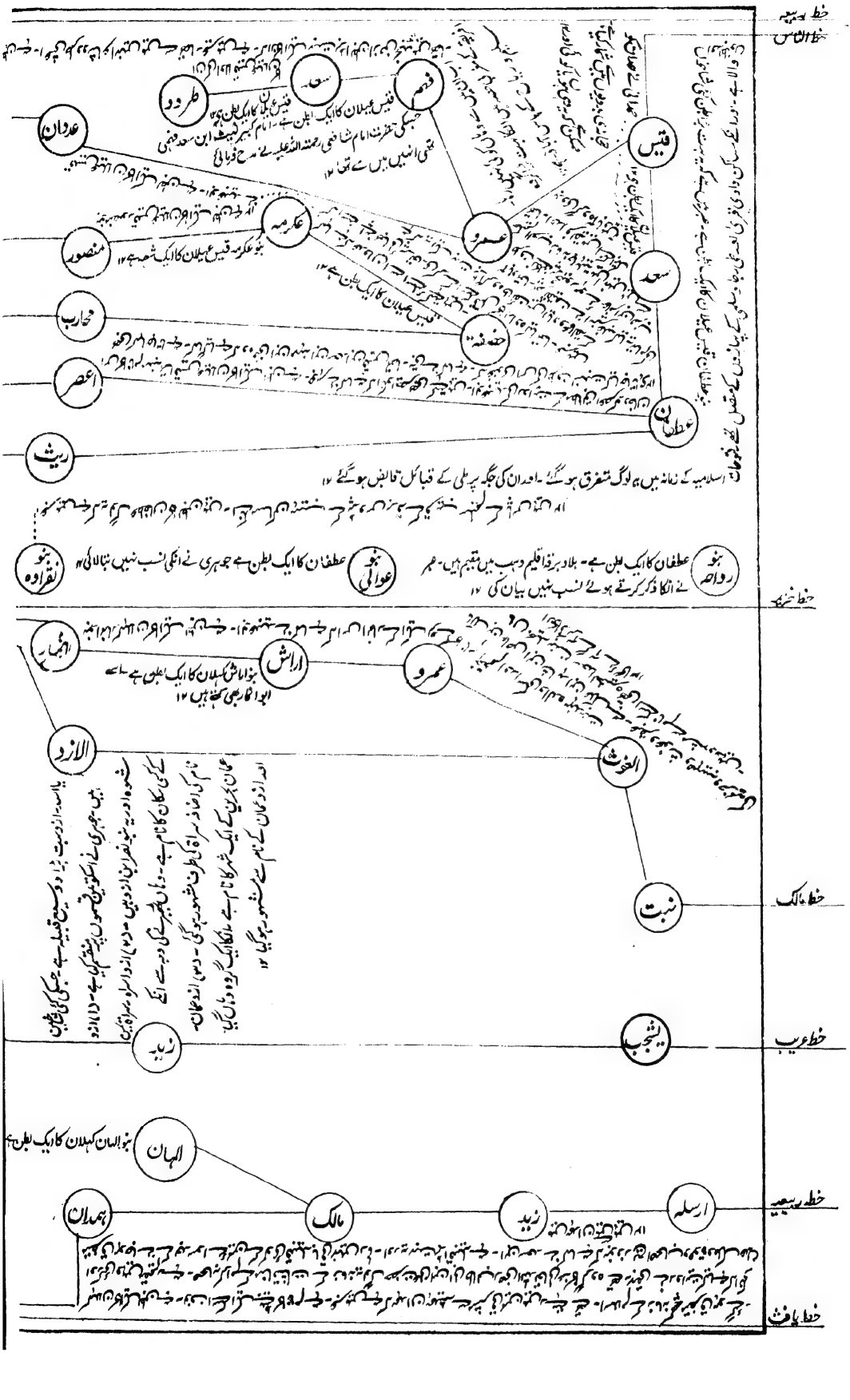
خط پہلا
خط الناس
قیس
سعد
عدنان
عدوان
عکرمہ
منصور
محارب
اعصر
ریث
عطفان
عمرو
قسم
طرود
حفصہ
بنو رواحہ
بنو عوالی
بنو نقراوہ
خط دوسرا
اشجع
ارائش
عمرو
الازد
الغوث
نبت
خط مالک
زید
یشجب
خط عرب
الہان
خط پانچواں
ارسلہ
زید
مالک
ہمدان

ذکوان
ثعلبہ
مالک
فتیان
ماذن
قصہ
الحارث
ظفر
اشیع
رفاعہ
عبس
عدی
مالک
خولان
سعد
بکر
بنت
قیس
الاصہب
حبیب
صعب
خولان کہلان کا بطن ہے ۱۲
خولان کہلان کا قبیلہ ہے ۱۲
خولان کہلان کا شعبہ ہے ۱۲
خولان کہلان کا بطن ہے ۱۲
خولان کہلان کی شاخ ہے ۱۲
خولان کہلان کا شعبہ ہے ۱۲
خولان قبیلہ کہلان کا ایک بطن ہے ۱۲

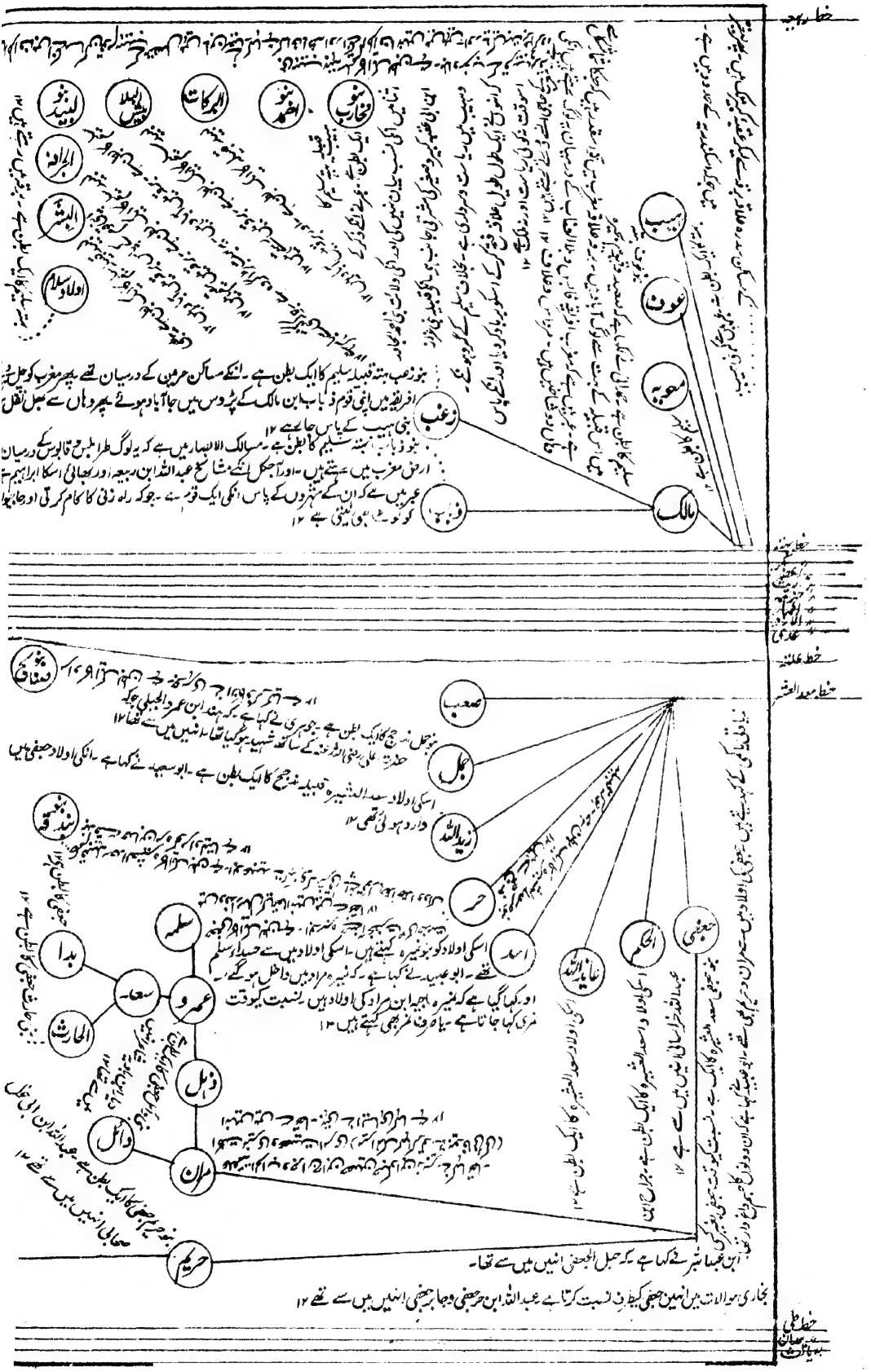
مالک
نصر
معویہ
زغب
قنان
صعب
جبل
زید اللہ
حر
اسد
الحکم
عبقسی
عمرو
سعد
سلمہ
بدا
الحارث
ذہل
وائل
مران
حریم

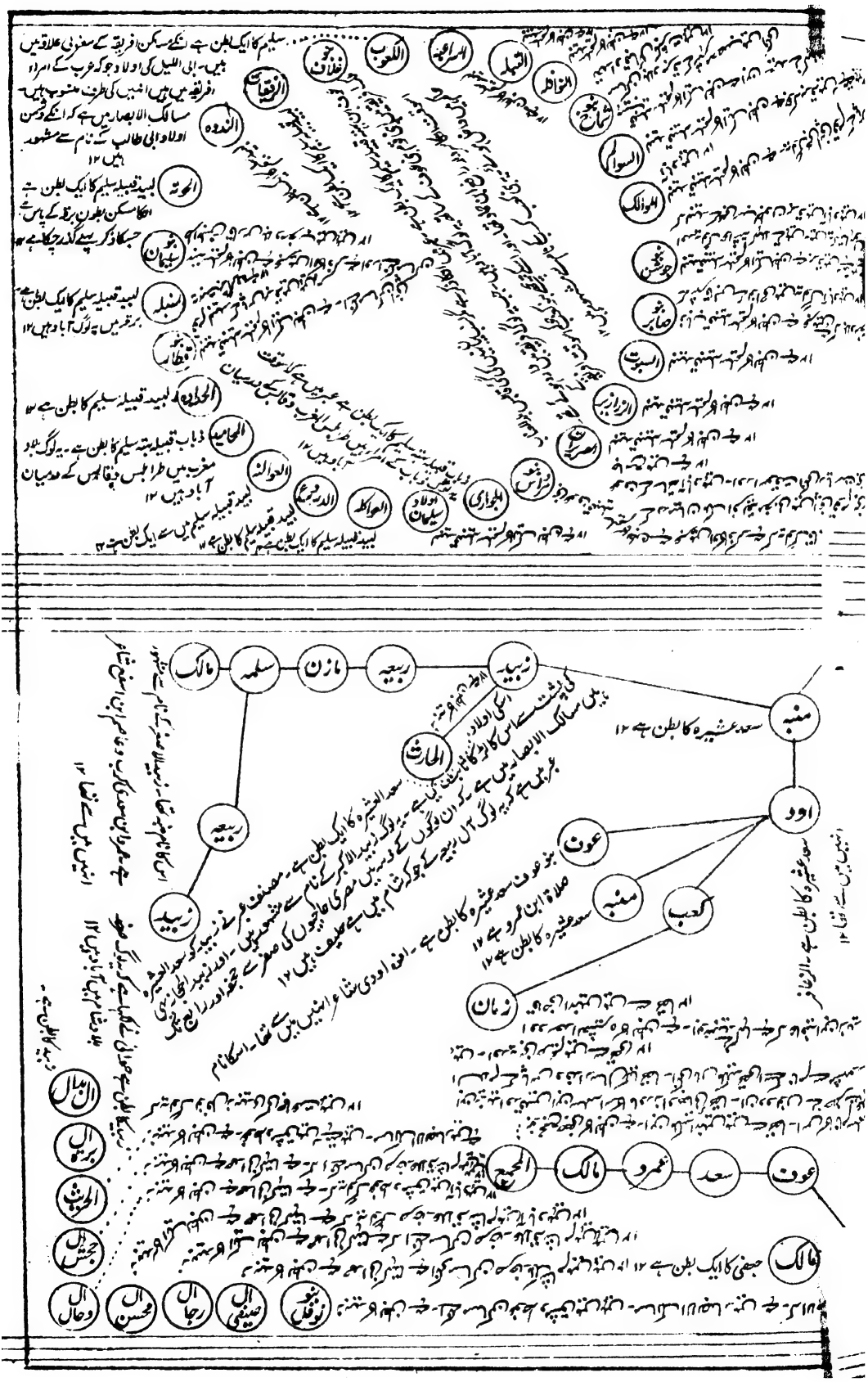

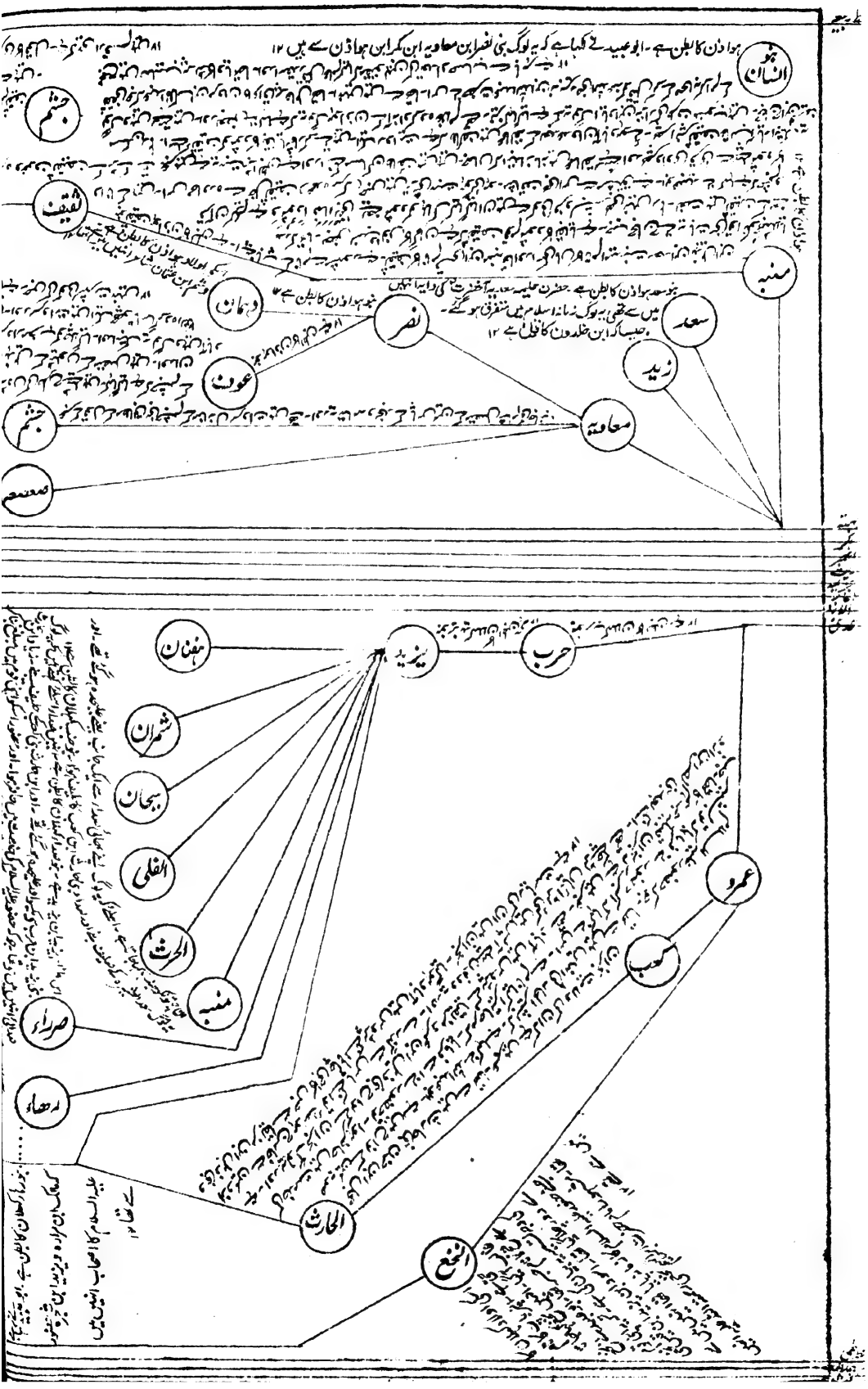
انسان
جشم
ثقیف
منبہ
سعد
زید
نصر
عوف
معاویہ
یزید
حرب
سفیان
شمران
بجان
الفلی
الحرث
منبہ
صراء
رھاء
عمرو
کعب
الحارث
النخع

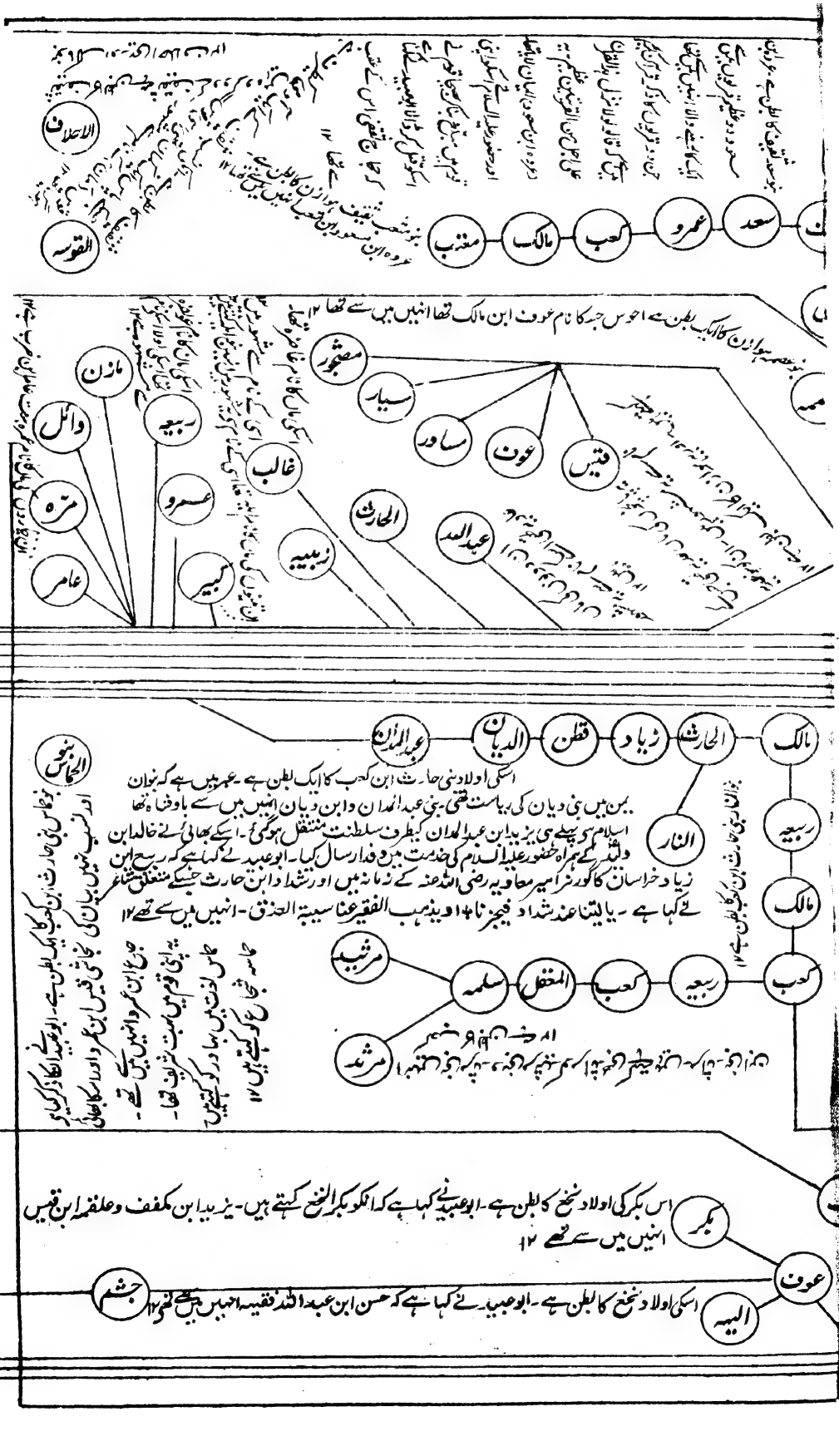
سعد
عمرو
کعب
مالک
مقتب
الاحلاف
القوسہ
مصقور
سیار
مساور
عوف
قیس
غالب
مازن
وائل
ربیعہ
مرہ
عمرو
عامر
کثیر
زبیبہ
الحارث
عبد الہدا
مالک
الحارث
زیاد
قطن
الدیان
عبد المدان
النار
ربیعہ
مالک
کعب
ربیعہ
کعب
المقتل
سلمہ
مرشد
مرشد
بکر
عوف
الیہ
جشم

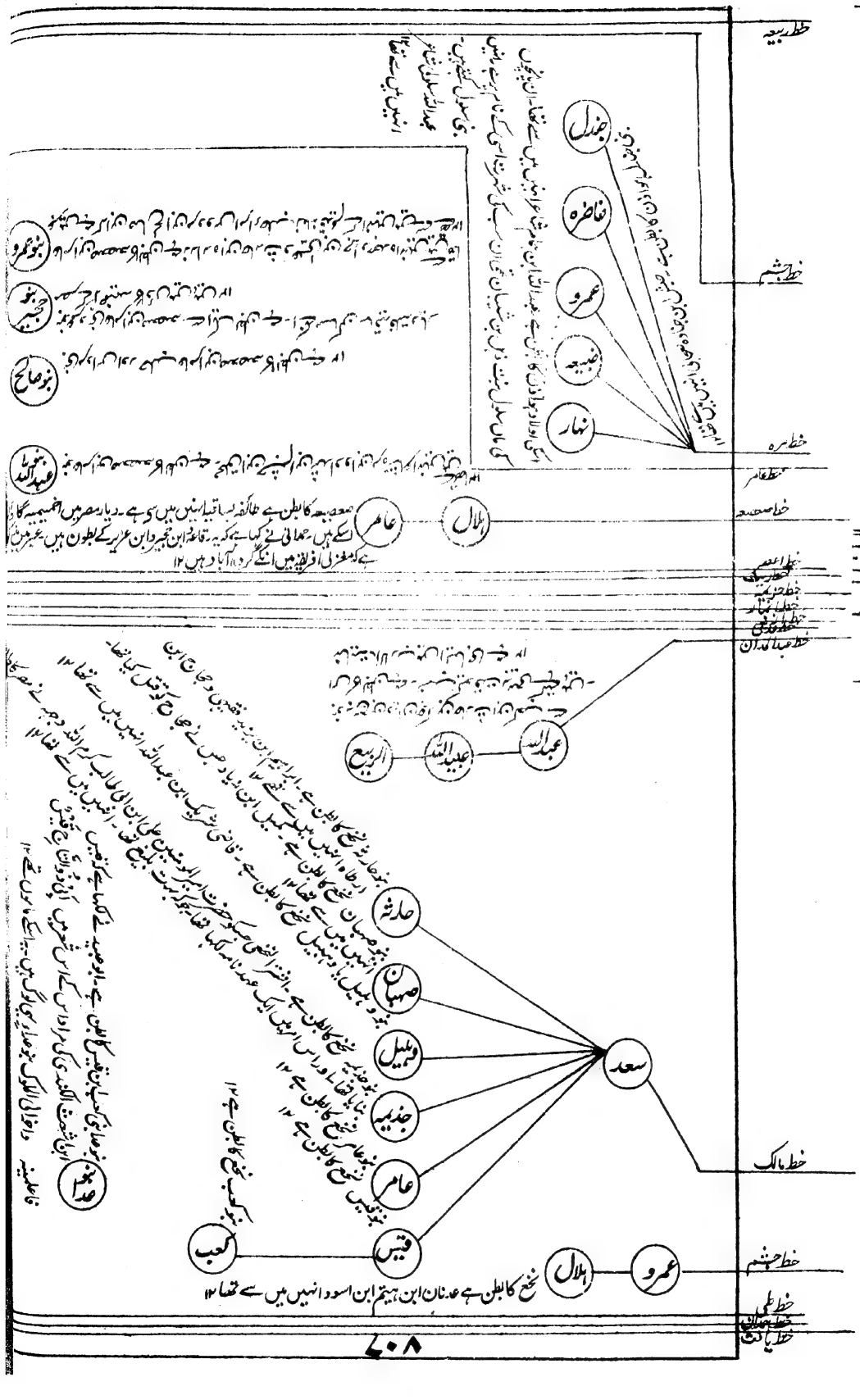
خط ربیعہ
خط ہاشم
خط حارثہ
خط عامر
خط صعصعہ
خط اعصر
خط حریمہ
خط نہار
خط عبدالدان
خط مالک
خط ہاشم
خط علی
جندل
فاخرہ
عمرو
اضبیعہ
نہار
ہلال
عامر
عبداللہ
عبیداللہ
الربیع
سعد
حارثہ
صہبان
ولیل
جذیمہ
عامر
قیس
کعب
عمرو
ہلال

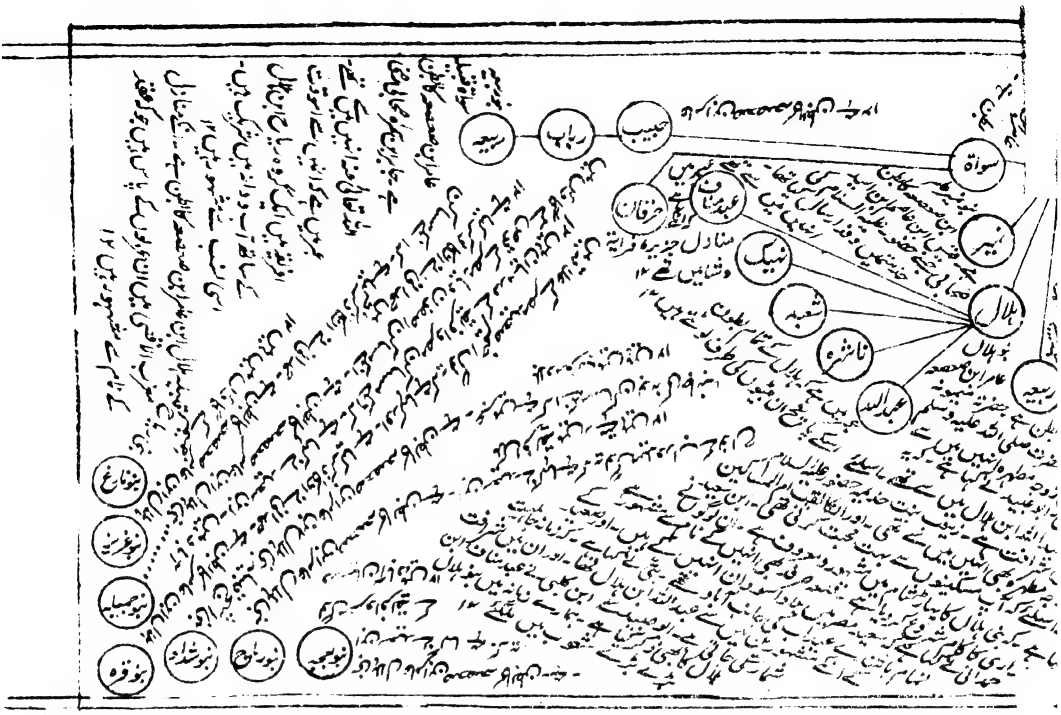

ہلال کا بیٹا لبن ہے۔ اور جذام لخم کا بھائی اور کندہ کا چچا تھا۔ جذام لغت میں ایک خاص مرض کا نام ہے۔ ممکن ہے کہ اسکا نام اس سے منقول ہو۔ یا امر غیر ممکن ہے کہ جذام بمعنے قطع سے لیا گیا ہو۔ نسبت کیونکہ جذامی کہتے ہیں۔ مضر کے نسب دانوں کا گمان ہے کہ یہ لوگ مضر سے ہیں۔ اور یہ لوگ یمن کو گئے اور وہیں جاکر رہنے لگے۔ اسلئے انکو یمنی شمار کیا گیا۔ کمیت کے قول کے مطابق ان کا یمن میں جانا انکی نسبت سے معلوم ہوتا ہے۔ جوہری نے کہا ہے کہ یہ لوگ یعصر ابن مدین ابن ابراہیم علیہ السلام محمد ابن سائب کی حدیث استشہاد میں پیش کی جاتی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں جذام ایک وفد آیا آپ نے فرمایا کہ مرحبا۔ قوم شعیب و موسیٰ علیہما السلام کے سسرال۔ حمدانی نے جناده ابن خشرم جذامی کا یہ قول استشہاد میں پیش کیا ہے۔ وما قحطان لی باب دام۔ و لا نُصطَادُ فی شُبہِ الضَّلَالِ۔ ولیس الیمن نسبی ولکن معدیا وجدت ابی وخالی۔ حمدانی نے کہا ہے کہ مصر میں سب سے پہلے عربوں میں سے جذام ہی آباد ہوا۔ جبکہ حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ فاتح مصر کے ہمراہ مصر عرب فی استخانہ داخل ہوئے۔ اور ارض مصر کی تقسیم کی گئی۔ جو کہ اتبک پر قرار ہے۔ اور اسکندریہ میں جذام و لخم میں سے ایک بڑا گروہ صاحب شجاعت و بسالت اور جگہو آباد ہے۔ انکے کارنامے خشکی و تری کے شعلے مشہور و معروف ہے اور یہ لخم جذام ہیں ۱۲

جذام

لخم

عفیر

عاملہ

کمیلان

لخم کا بھائی اور کندہ کا چچا تھا

حیرہ ملک عراق میں قضاعیون

کا بادشاہ تھا اور پھر انکے بقایا

میں سے اشبیلیہ ملک اندلس میں

ایک بادشاہ تھا۔ اور یہ سلطنت بنی

امیہ عباد کے قبضہ میں ہے۔ سب سے پہلے قاضی محمد ابن اسمٰعیل ابن ذریق عبادیا وشاہ ہوا۔ قضاعی نے خطط مصر میں لکھا ہے کہ یہ لوگ فتح مصر میں شامل تھے اور اپنے قبیلہ جذام کے ساتھ وہیں مقیم ہو گئے۔ حمدانی نے کہا ہے کہ صعید مصر میں لخم کا ایک قوم آباد ہے جنکے مساکن بنو مشرق ہیں ۱۲

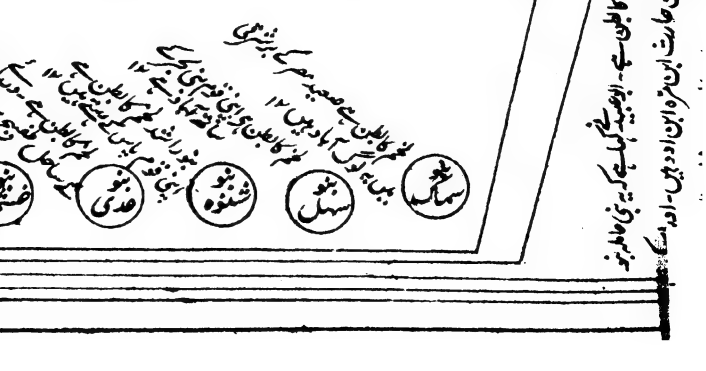

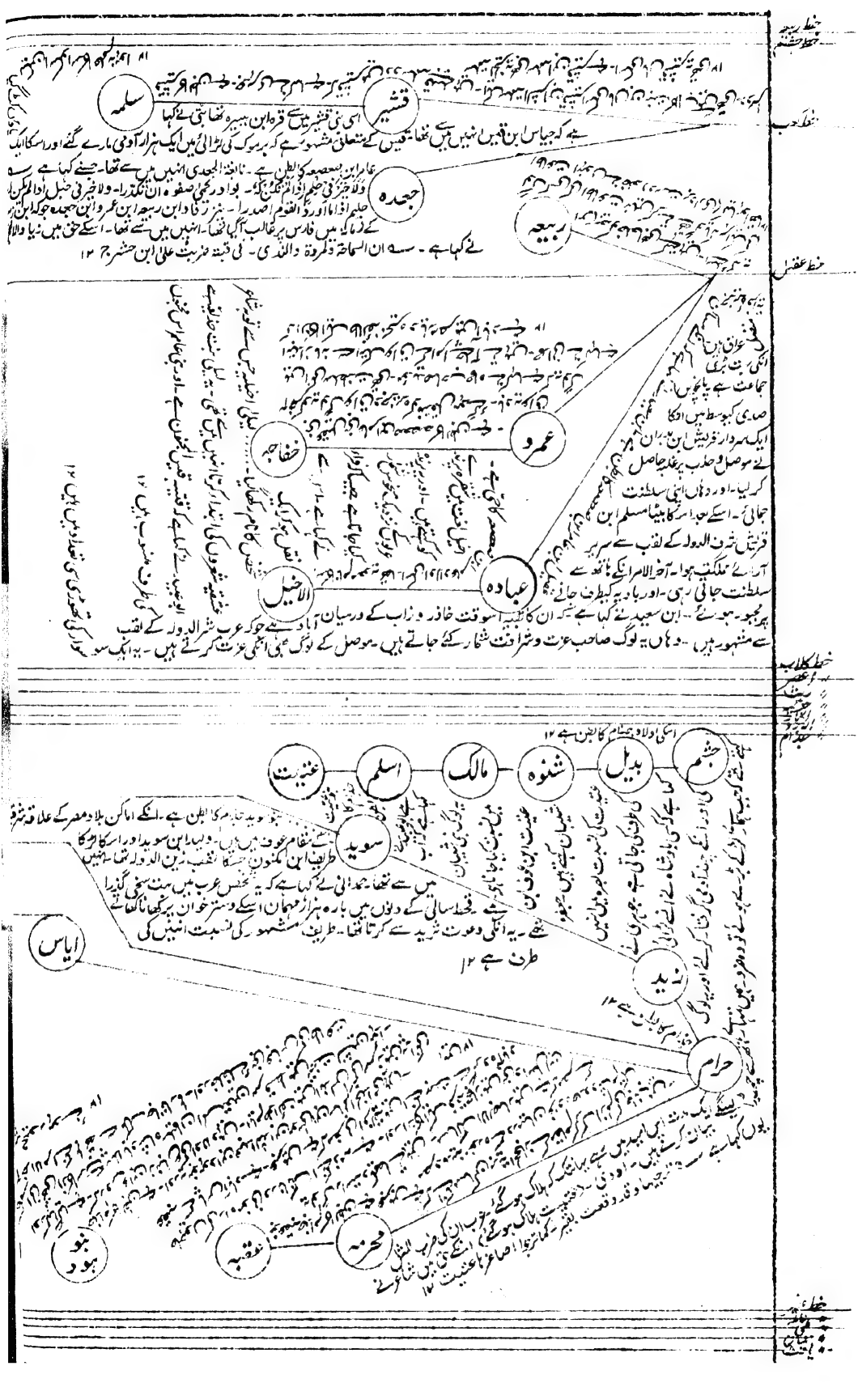
سلمہ
قشیر
جعدہ
ربیعہ
عمرو
خفاجہ
عبادہ
الاخیل
ایاس
بدیل
شنوہ
مالک
اسلم
عتیبت
سعید
جشم
زید
حرام
محرمہ
عقبہ
ہود

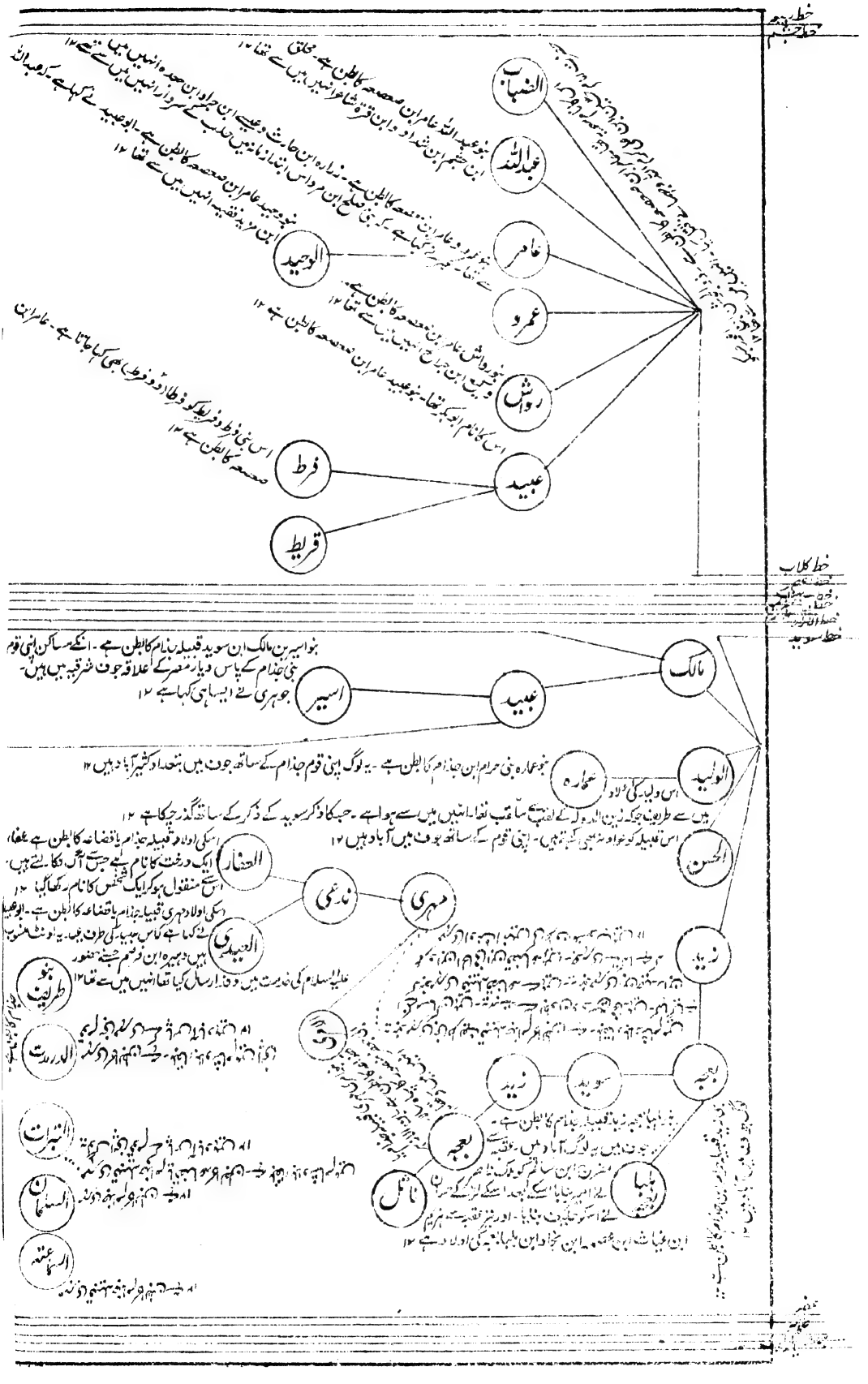
الضباب
عبداللہ
عامر
عمرو
رواش
عبید
فرط
قریط
الوحید
مالک
عبید
اسیر
الولید
عمارہ
الحسن
زید
مہری
ندعی
العطار
العبیدی
طریف بنو
الدرادت
التبرات
السماعیل
السماعتہ
بعجہ
سوید
زید
بلیا
نائل

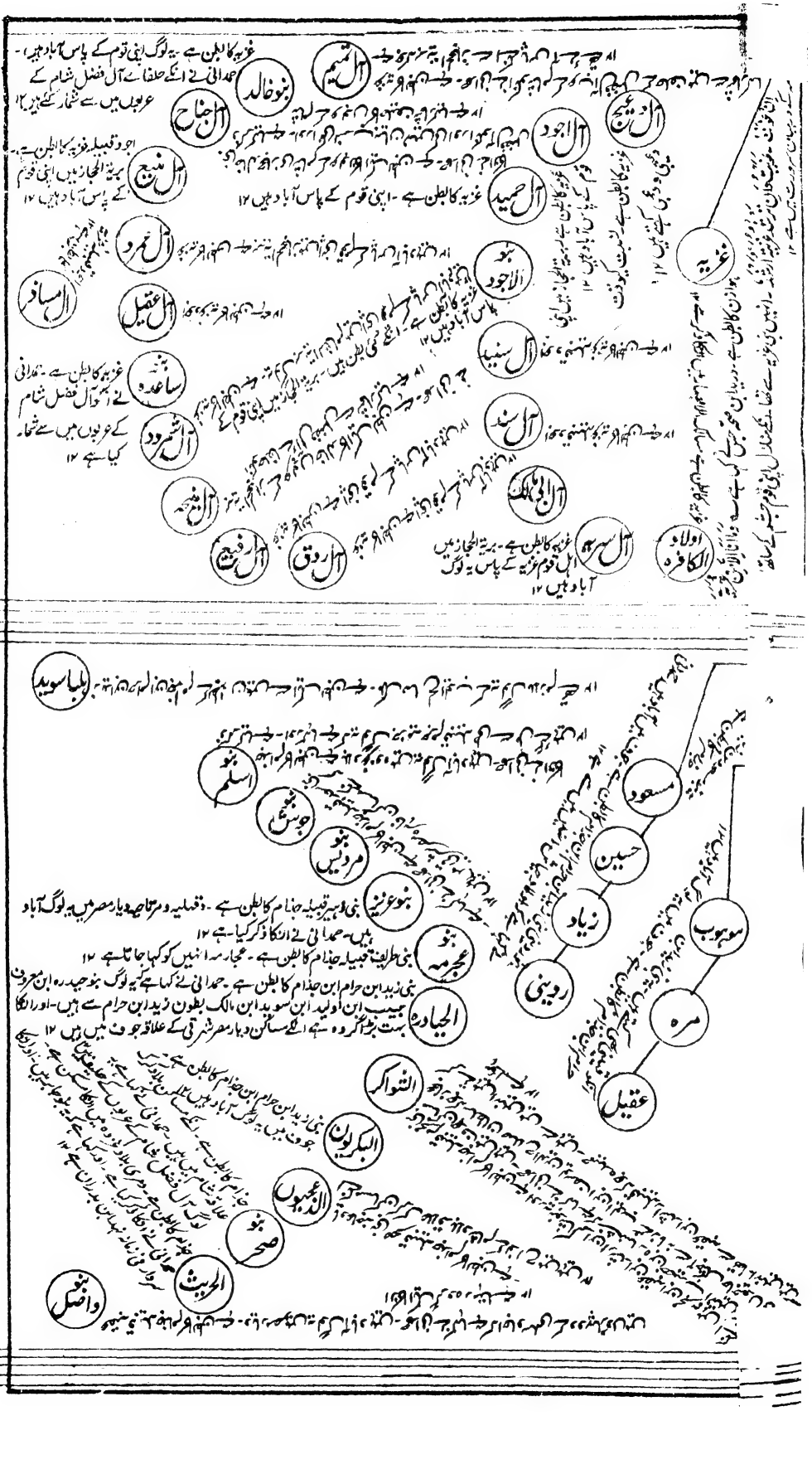
غزیہ
اولاد الکافرہ
آل سرحہ
آل رفیع
آل رزق
آل ابی الملک
آل سند
آل منیحہ
آل شرود
آل ساعدہ
آل مساذ
آل عقیل
آل عمرو
آل حمید
آل سنیعہ
بنو الاجود
آل اجود
آل جناح
بنو خالد
آل تمیم
آل ینبع
آل عجیح
آل سعود
آل حسین
آل زیاد
آل رویشی
آل سعبوب
آل مرہ
آل عقیل
بنو اسلم
بنو جشع
بنو مرویس
بنو عزینہ
بنو عجرمہ
الحیادہ
الشواکر
البکریون
الدعجیون
بنو صخر
الحریث
واصل

آل رسول
الاطیبان
المطاعمہ
الدعم
الحجور
آل الحرمی
آل علی
آل مہنا
مناعہ
اوذ
وائل
معن
تقیبہ
مالک
عنزہ
عقیل
حلان
کعب
عوف
سعد
عریف
مالک
عجیل
معاویہ
عمرو
ثعلبہ

العطیون
الغوارنہ
الفضاریہ
الارعیاء
بعجہ
الشاورہ
الکدوک
الجنابیہ
نبوریہ
نبوس
الصبیون
العطیون
العفیر
الساترہ
العنازہ
الرحالہ
الشاطبیہ
الرحیلیہ
الساعدیہ
الاخیوہ
الجاسر
الدلیمیون
المحاربہ
الیعاقبہ
نبوزید

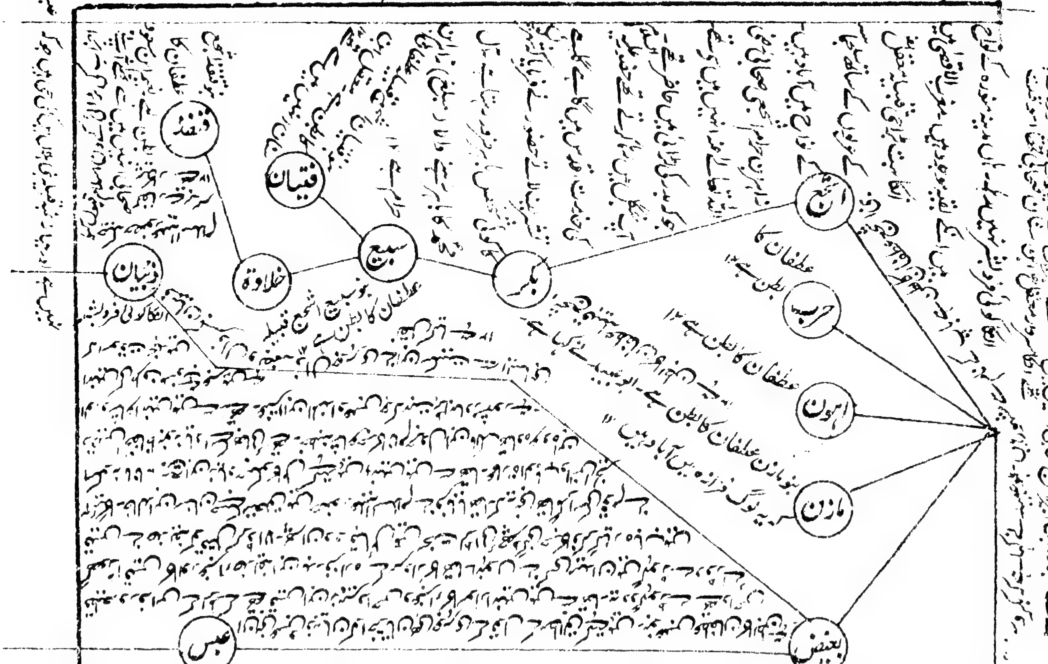

بنو بغیض غطفان قبیلۂ قیس عیلان کا بطن ہے ذبیان وانمار و عامر و عبس اس کے لڑکے تھے ۱۲

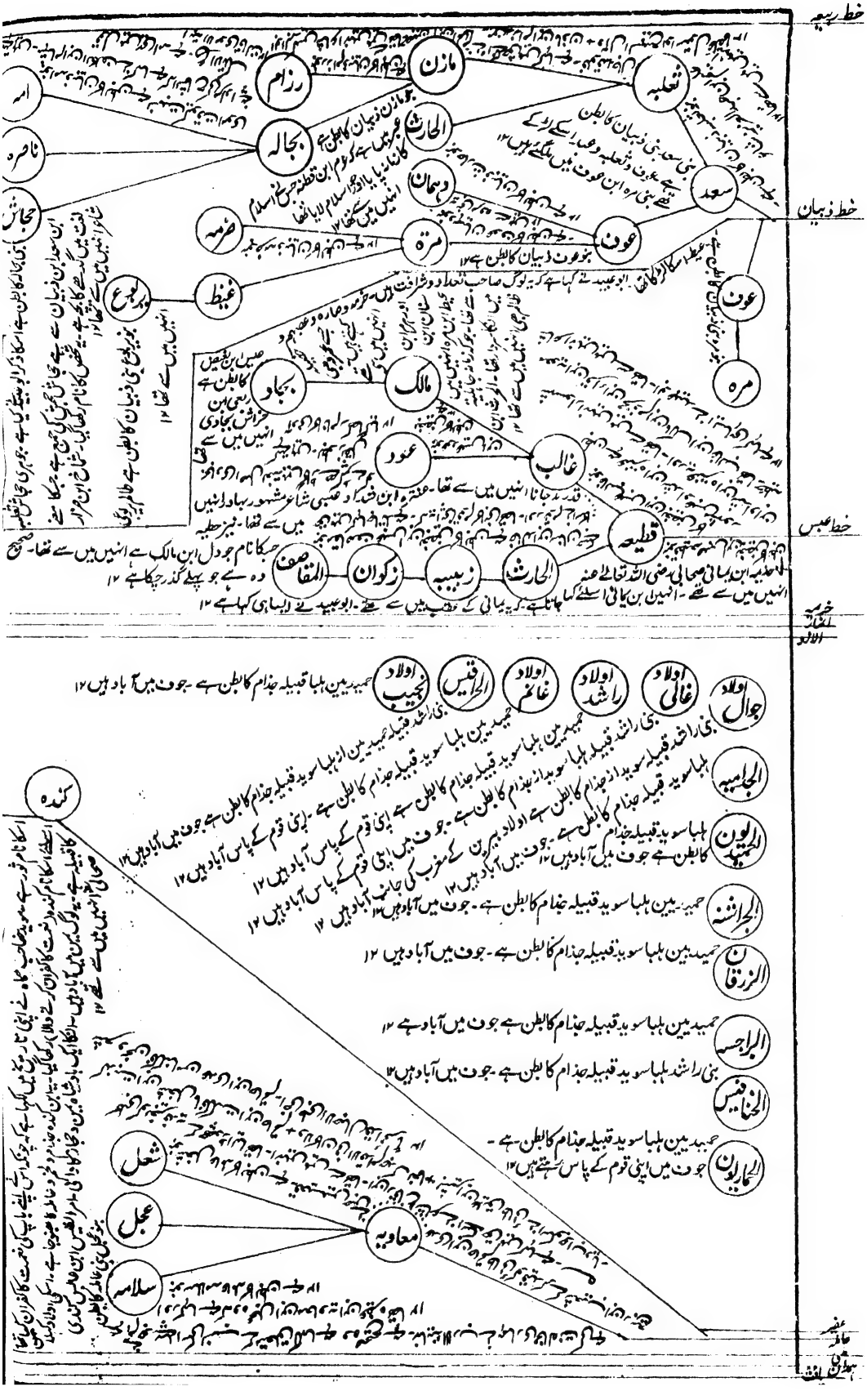
خط ربیعہ
خط ذہبان
خط عبس
مازن
رزام
ثعلبہ
الحارث
بجالہ
سعد
عوف
مرہ
ضمرہ
غطیف
مالک
عود
غالب
قطیعہ
الحارث
زبیبہ
زکوان
القاصف
کندہ
شعل
عجل
سلامس
معاویہ

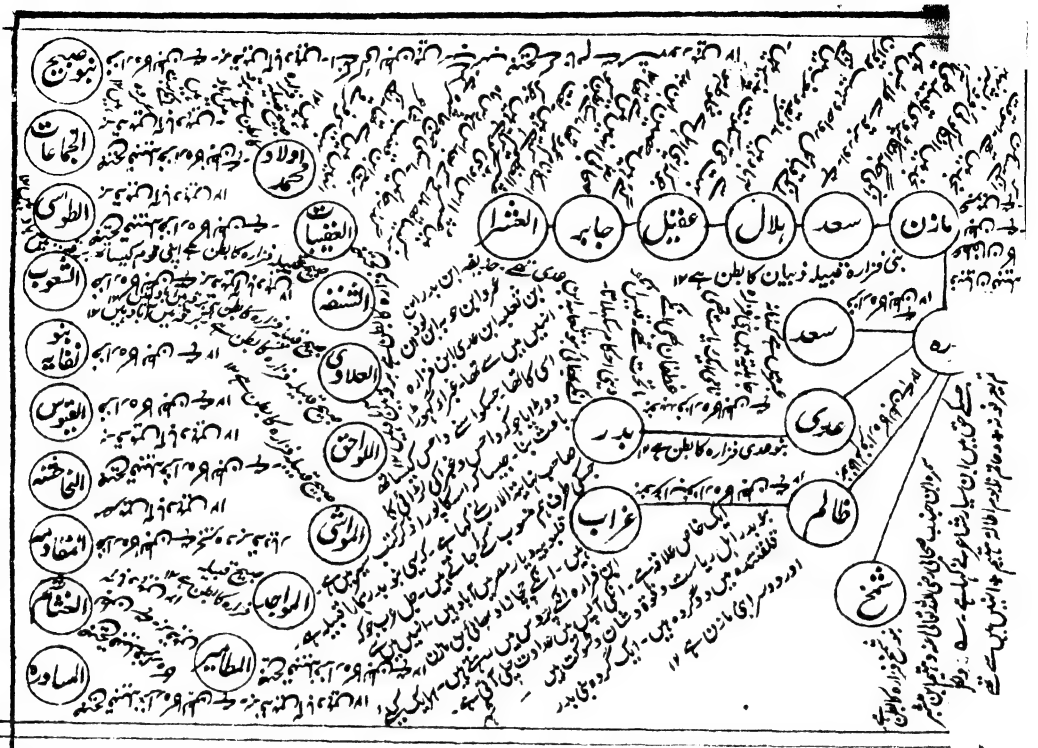
مازن
سعد
ہلال
عقیل
جابہ
العشرا
الاولاد
محمد
العقیشات
الاشنف
العلاوی
اللواحق
الموشی
الواجب
المطاہیر
المسادہ
الطوی
الشعوب
نقایہ بنو
القبوس
الخاشعہ
المحاویہ
العشائم
بنو صبیح
الجماعات
سعد
عدی
بدر
غراب
ظالم
شمخ

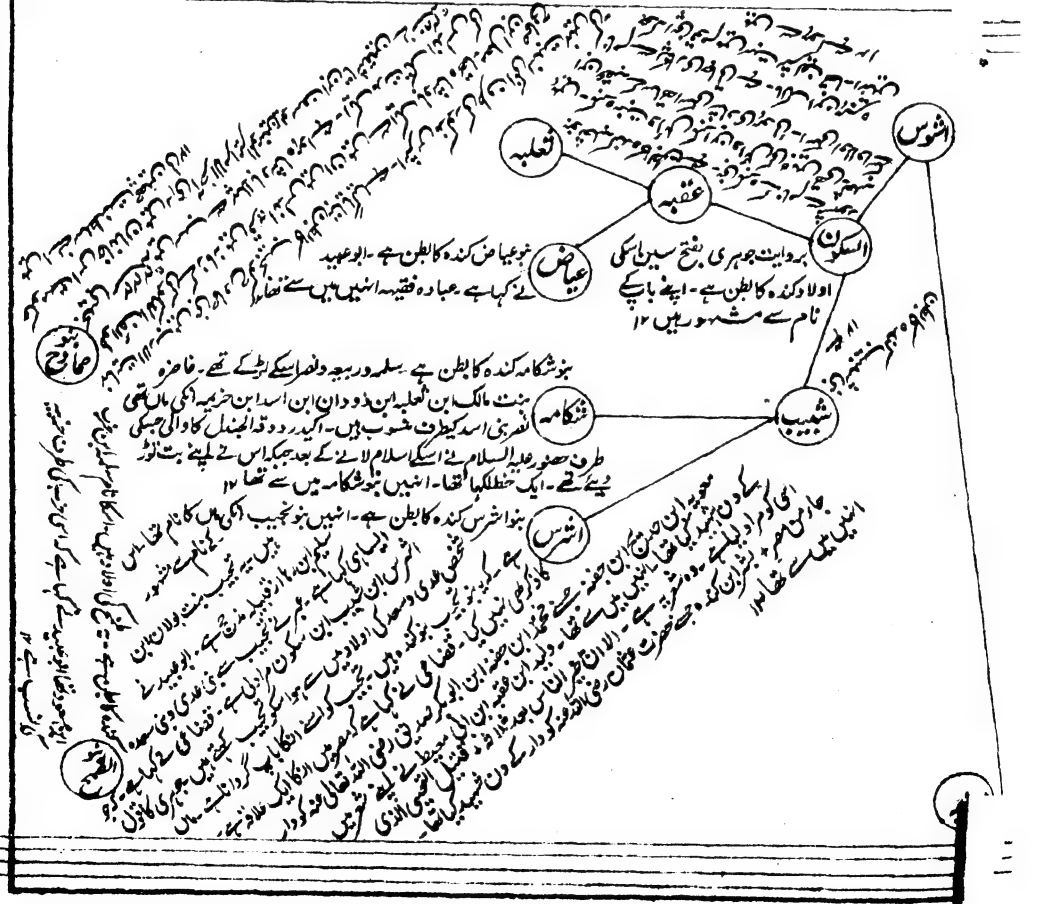
اشوس
ثعلبہ
عقبہ
السکون
عیاض
شکامہ
شبیب
اشرس
حمانح بنو

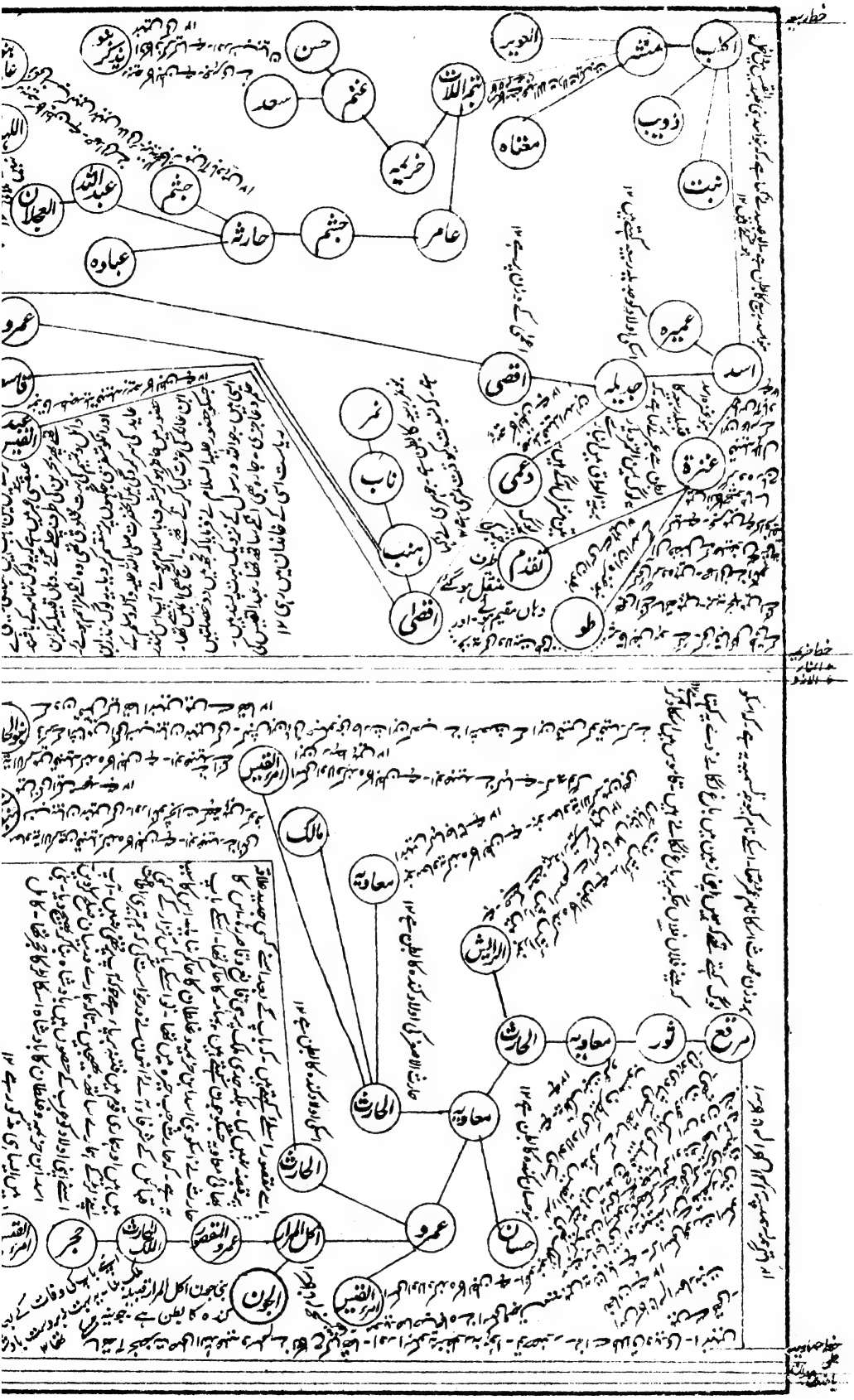
اکلب
مشنہ
النویر
زویب
مغناہ
نبت
اسد
عمیرہ
جبلیہ
عنزۃ
اقصی
دعمی
لقدم
طو
عنم
حسن
سعد
تیم اللات
خزیمہ
عامر
جشم
حارثہ
عباوہ
جشم
عبد اللہ
العجلان
نمر
ناب
ہنب
اقصی
امرء القیس
مالک
معاویہ
الحارث
الحارث
الحارث
عمرو
حسان
امرء القیس
اکل المرار
الجون
حجر
عمرو المقصور
الحارث
معاویہ
الحارث
الرائش
امرء
ثور
معاویہ

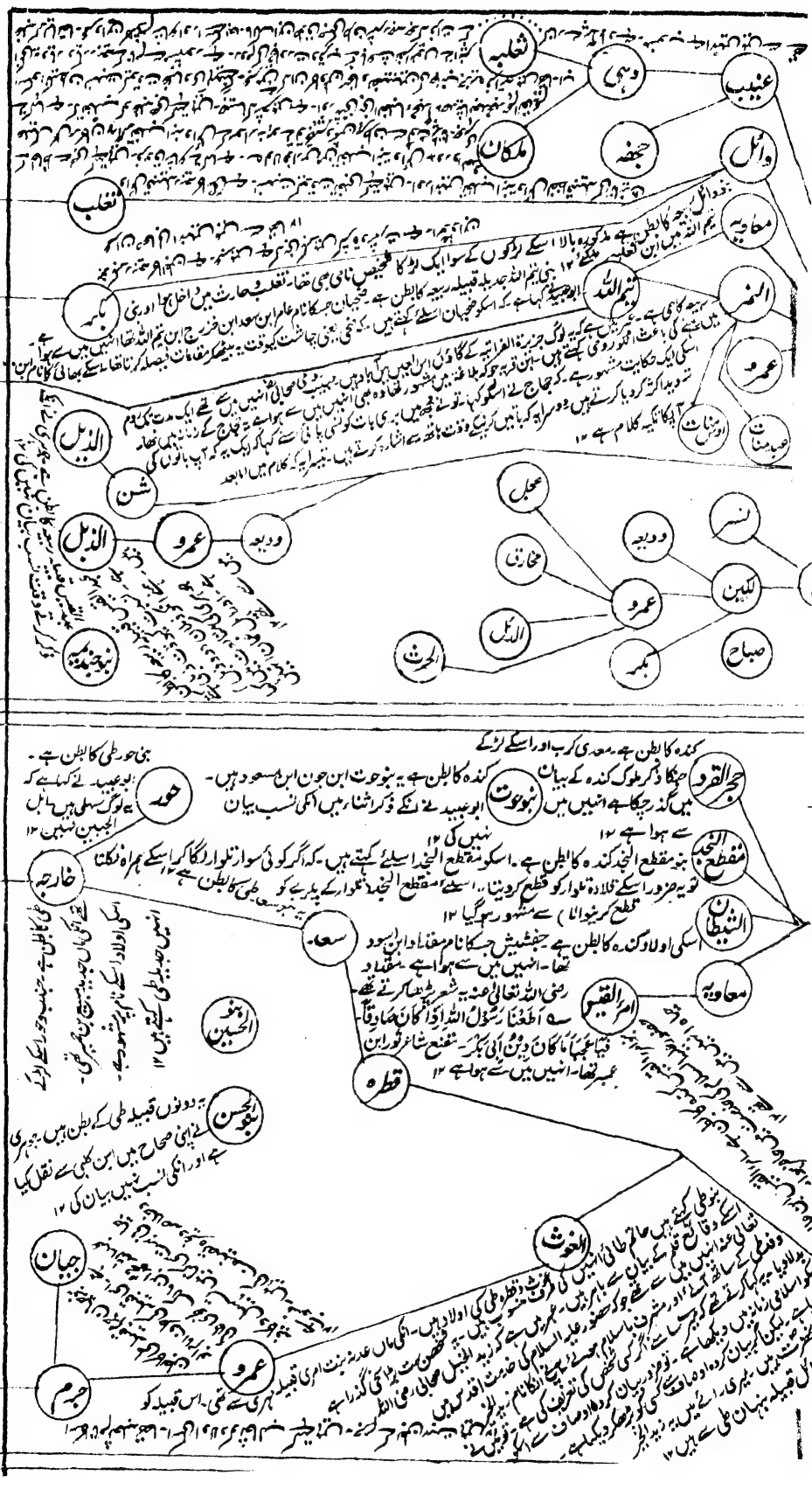
ثعلبہ
وہبی
عنیب
ملکان
جحفہ
وائل
ثعلب
معاویہ
تیم اللہ
النمر
عمرو
اوشمنات
عبدمنات
الذیل
شن
الذیل
عمرو
ودیعہ
نبیشہ
محل
ودیعہ
نسر
مخارق
لکیز
عمرو
الرئیل
الحرث
نمر
صباح

حجر القرد
نبوعت
حوط
مقطع النجد
الشیطان
معاویہ
امرء القیس
خارجہ
سعد
قطرہ
الحوث
جبان
عمرو
جرم

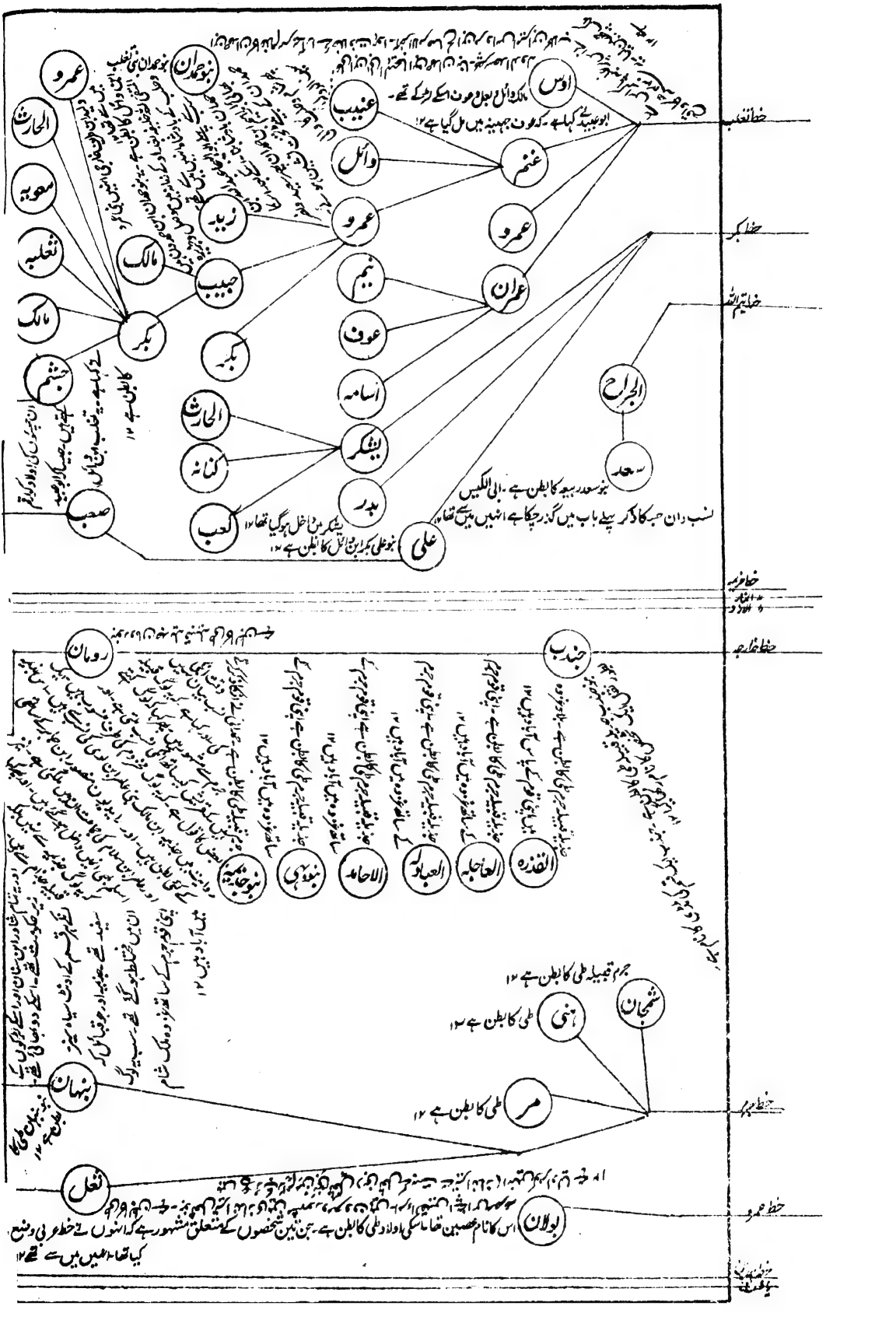
حفظ قحطان
حفظ بکر
حفظ تیم اللہ
حفظ خزیمہ
حفظ خارجہ
حفظ یرم
حفظ عمرو
حفظ یقطان
اوس
عنیب
وائل
عمرو
زید
مالک
حبیب
بکر
الحارث
کنانہ
لعب
عنم
عمرو
عمران
نیم
عوف
اسامہ
لشکر
بدر
علی
الجراح
سعد
عمرو
الحارث
سعوۃ
ثعلبہ
مالک
جشم
صعب
بنو حمدان
بنو سعد رہید کا بطن ہے۔ ابی الکیس
نسب دان جس کا ذکر پہلے باب میں گذر چکا ہے انہیں میں سے تھا ۱۲
لشکر میں داخل ہو گیا تھا ۱۲
بنو علی بکر بن وائل کا بطن ہے ۱۲
رومان
جندب
القذرہ
العاجلہ
العبادلہ
الاحامد
بنو ہبی
بنو جابیہ
شمجان
ہنی
مر
نبہان
ثعل
بولان
جرم قبیلہ طی کا بطن ہے ۱۲
طی کا بطن ہے ۱۲
طی کا بطن ہے ۱۲

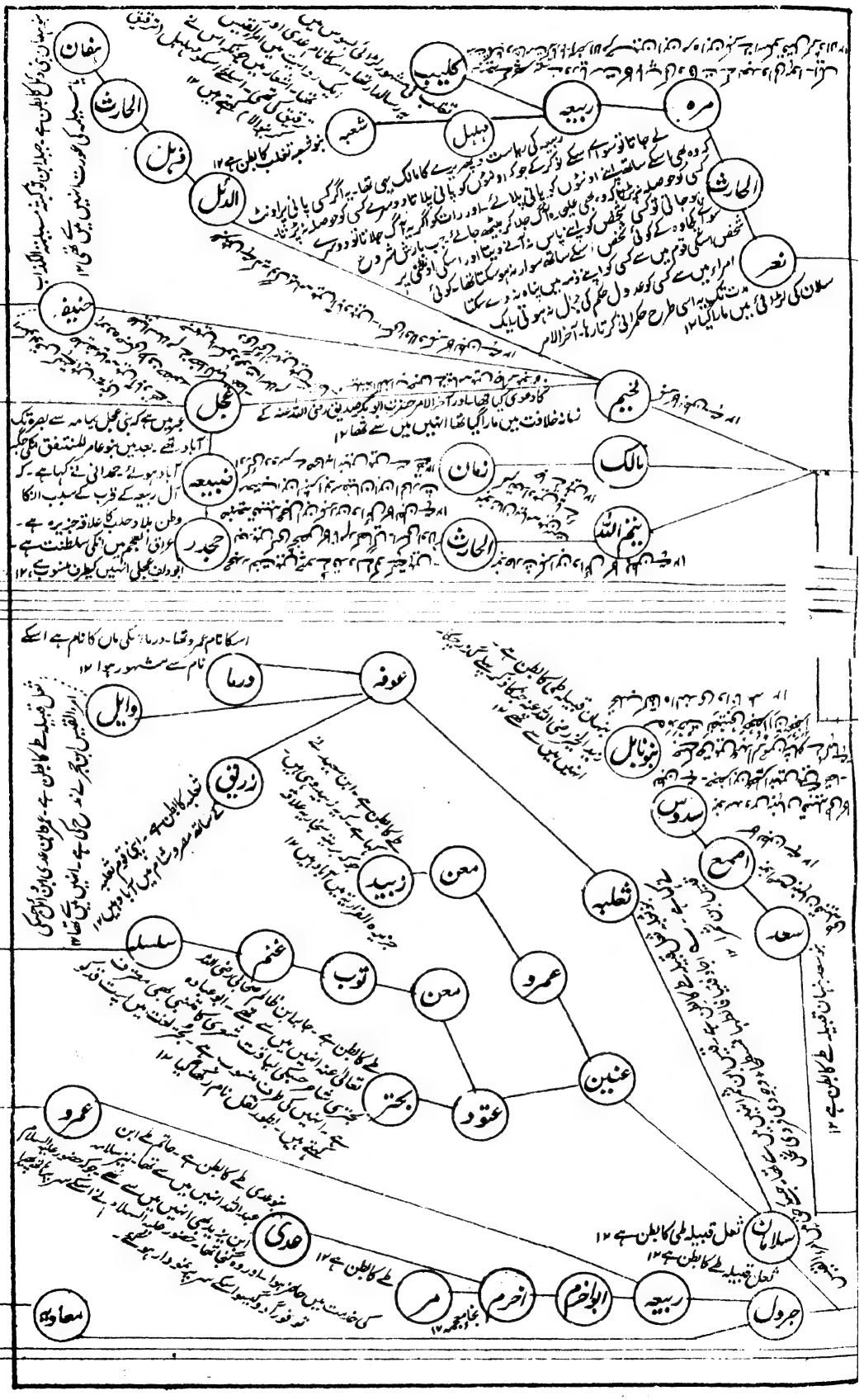
مرہ
کلیب
ربیعہ
مہلہل
شعبہ
الحارث
نضر
الحارث
الدئل
فہل
شفان
حنیفہ
نجیم
عجل
مالک
زمان
نبیعہ
تیم اللہ
الحارث
حجدر
عوفہ
درما
وائل
بنو نابل
زریق
سدوس
اصبع
سعد
ثعلبہ
معن
زبید
عمرو
سلسلم
غنم
توب
معن
عنین
بجتر
عقود
سلامان
جرول
ربیعہ
ابو اخرم
اخرم
مر
عدی
عمرو
معاویہ

الی آخرہ ۱۲

امان — اس بنی امان کو اجیئون بھی کہتے ہیں ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ اجیئون طے کا بطن ہے — اور یہ بنو امان ابن عمرو ہیں جنکا ذکر پہلے گذر چکا ہے اور یہ انکا لقب ہے امان کے دو لڑکے تھے — مالک واقصیٰ اجیئون اجار بروزن فعل کی طرف منسوب ہے یہ طے کے دو پہاڑوں سلمیٰ واجا میں ایک پہاڑ ہے — ایک روایت میں ثنا پایا گیا ہے کہ یہ بنو امان ابن عمرو ابن بلی ابن غارہ ابن لخم ہیں — ابو عبید نے یوں ہی بیان کیا ہے میرے نزدیک یہ مطلق قول صحیح ہے — طراح ابن حکیم شاعر انہیں میں سے تھا ۱۲

بنو کام — بنو جمیل — ہشام میں آباد ہیں — حمدانی نے ایسا ہی بیان کیا ہے ۱۲

خط حادیہ

ہمدان

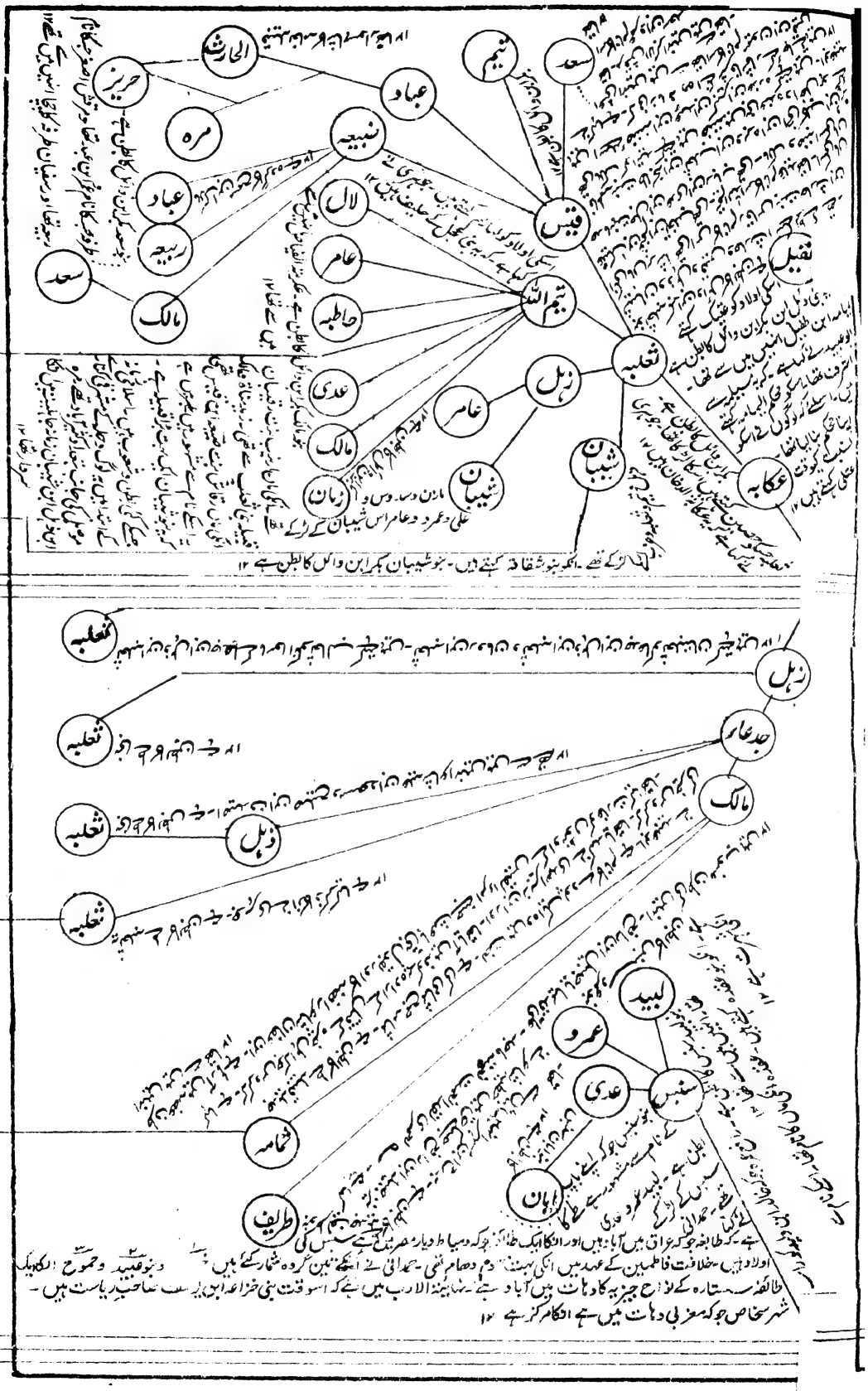
قیس
تغلبہ
بکر
عکابہ
شیبان
ذہل
عامر
جد عامر
مالک
لبید
عمرو
عدی
سنبس
اہبان
طریف
شمامہ
ثعلبہ
ثعلبہ
ثعلبہ
ثعلبہ
نقیل
سعد
تیم
عباد
الحارث
حریز
مرہ
شیبہ
عباد
ربیعہ
سعد
مالک
تیم اللہ
لال
عامر
حاطبہ
عدی
مالک
زمان

مرہ
الحارث
جنب
صبر
نضلہ
ذویب
ہمام
سعد
نبیہ
ثعلبہ
جساس
عبداللہ
الحارث
حارثہ
قتیبہ
عمرو
زہل
ثعلبہ
تیم
الحارث
عدی
نہم
خط تیم اللہ
خط شیبان
خط ضبیعہ
خط ثعلبہ
خط عامہ
خط بنوان
سیالکوٹ
عنود
حارث
لام
عمرو
طالف
عمرو
المعلی
نبیہ
بنوعنود
بنوضبیعہ
الغیث
القبعہ
بنوہل
الغدو
بنومشعل
بنومحی
الحلیم
المراونہ
الثمور
المجدلو
الصاع
المساہم
بنوعنود
بنوحارث
بنولام
بنوعمرو
بنوطالف
اوس
لندی
مسروق

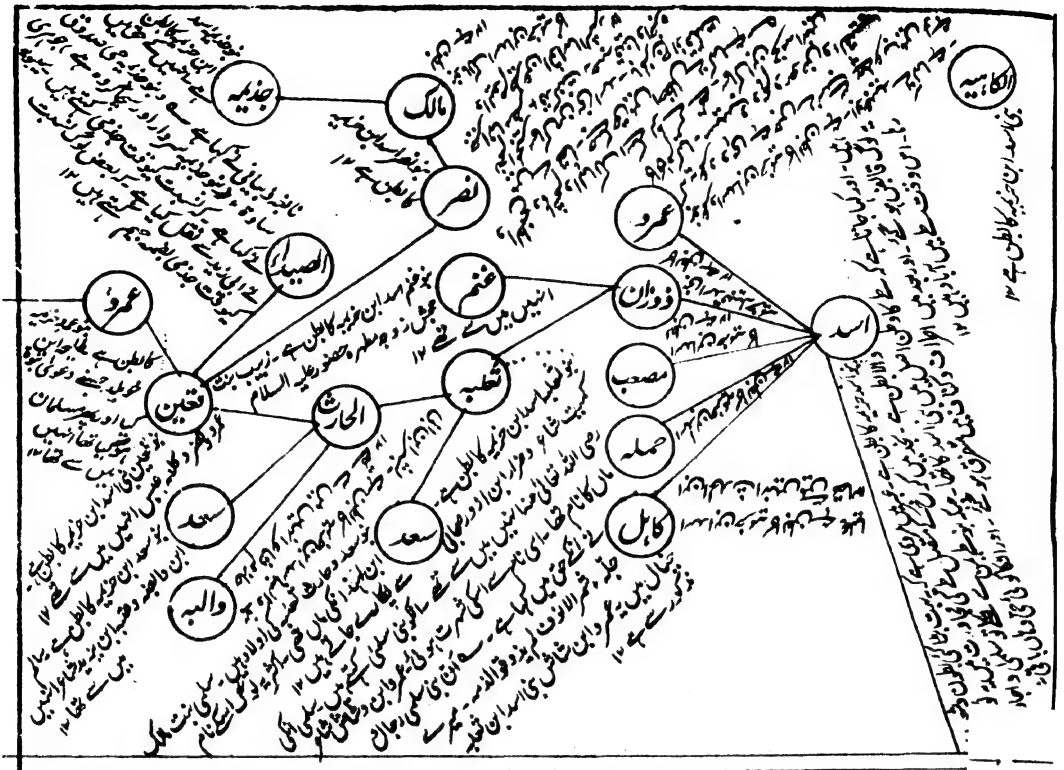
الکنانیہ
اسد
عمرو
ذوذان
مصعب
حملہ
کابل
مالک
نضر
جذیمہ
الصیداء
عمرو
فقعین
الحارث
سعد
والبہ
غنم
ثعلبہ
سعد

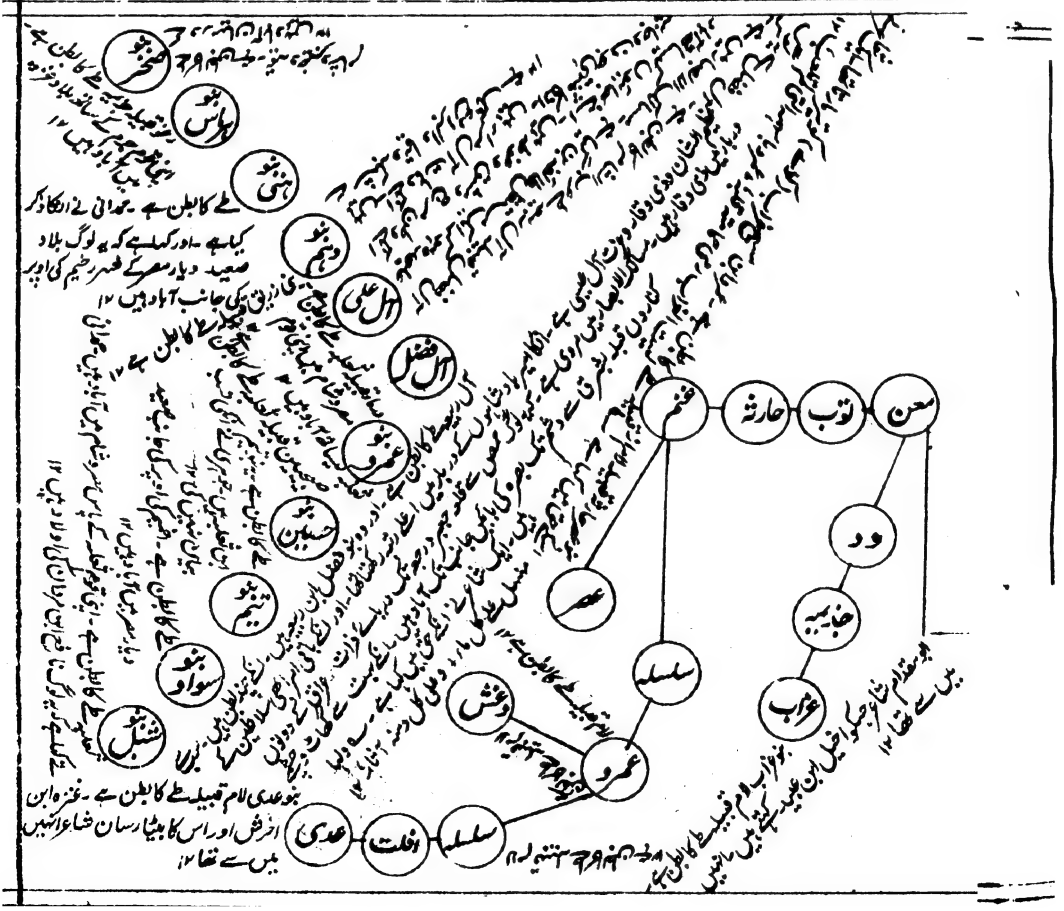
سعن
لوذب
حارثہ
غنم
ود
جذیمہ
عراب
عصر
سلسلہ
وعش
عمرو
سلسلہ
اخلت
عدی
اشنل
سواد بنو
شیم
حسین بنو
عمرو بنو
اہل فضل
اہل علی
وہم بنو
اہشی بنو
اہاس بنو
اصخر بنو

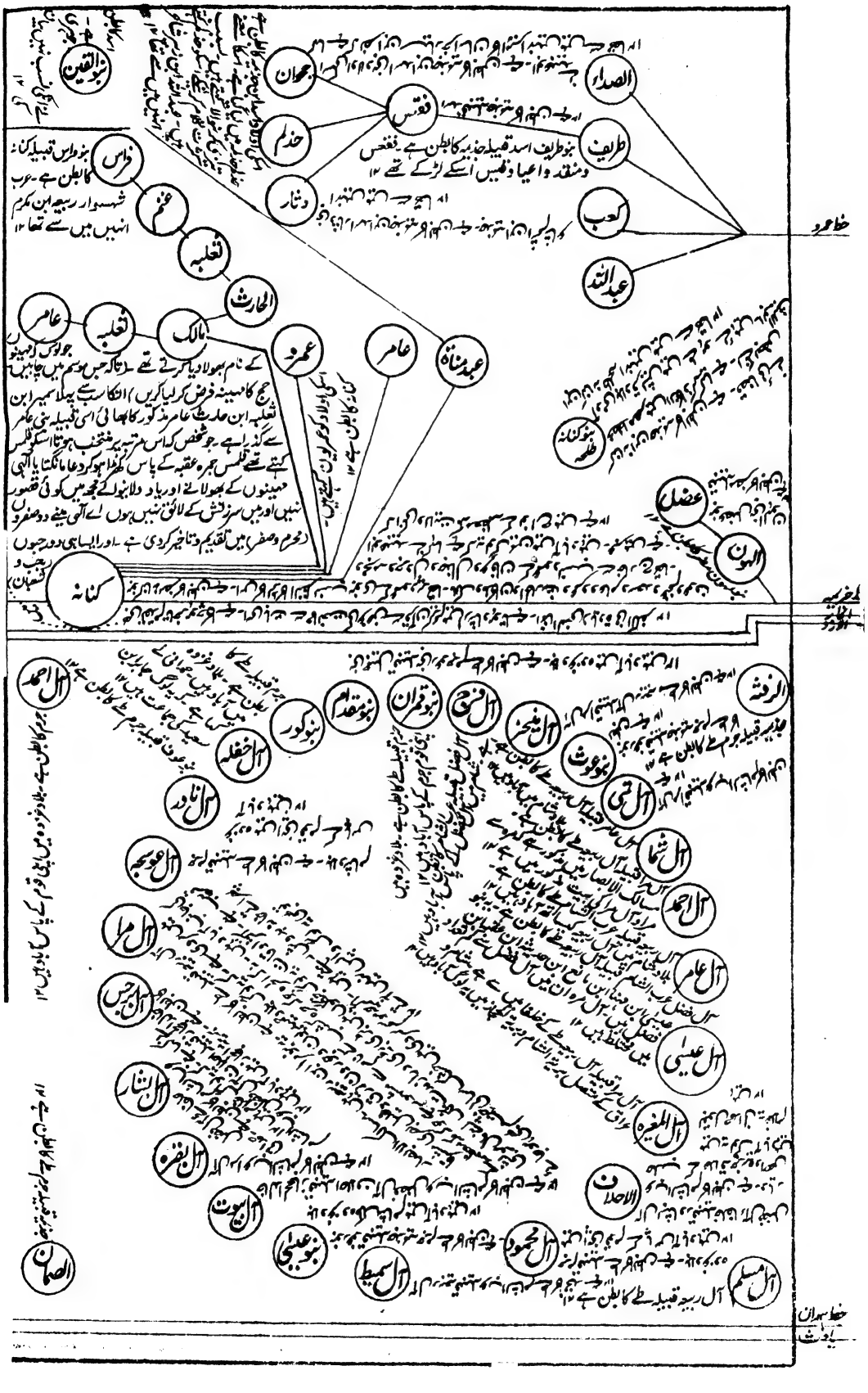
خاندان
عبد مناۃ
عامر
عمرو
مالک
ثعلبہ
عامر
الحارث
ثعلبہ
عثم
فراس
بنو فراس قبیلہ کنانہ کا بطن ہے۔ عرب شہسوار ربیعہ ابن مکرم انہیں میں سے تھا
بنو القین
عجوان
حذام
وثار
قفص
طریف
کعب
عبد اللہ
الصداء
بنو طریف اسد قبیلہ جذیمہ کا بطن ہے۔ قفص ومنقذ واعیا وقیس اسکے لڑکے تھے
بنو کنانہ
طلحہ
عضل
الہون
کنانہ
الرفشہ
بنو قمران
آل نسع
آل منجز
بنو عوث
آل تمی
آل شما
آل احمد
آل عامر
آل عیسی
آل الغرہ
الاحلاف
آل محمود
آل مسلم
آل ربیعہ قبیلے کا بطن ہے
آل اسمیط
بنو عبلی
آل ثبوت
آل نقرہ
آل شار
آل حرس
آل مرا
آل عوسجہ
آل نادر
آل خفلہ
بنو کور
بنو مقدام
آل احمد
الصمان
خطہ سہران
ریاض

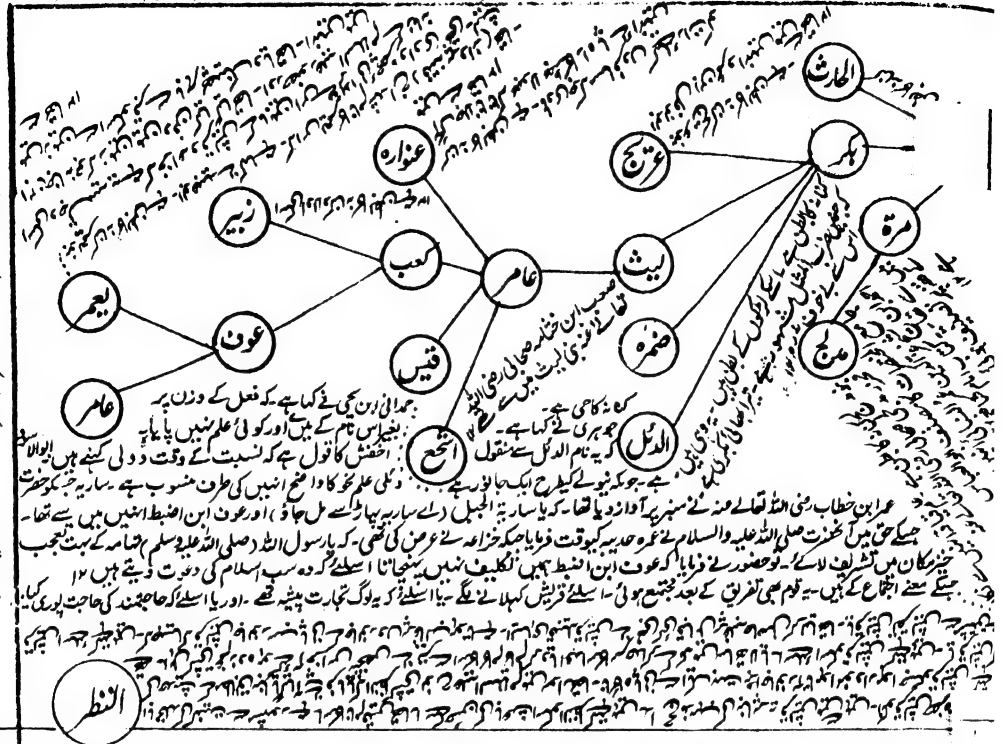
الحارث
عنوارہ
عترج
بکر
زبیر
کعب
عامر
لیث
مرة
یعمر
عوف
ضمرہ
مدلج
عامر
قیس
النخع
الدئل

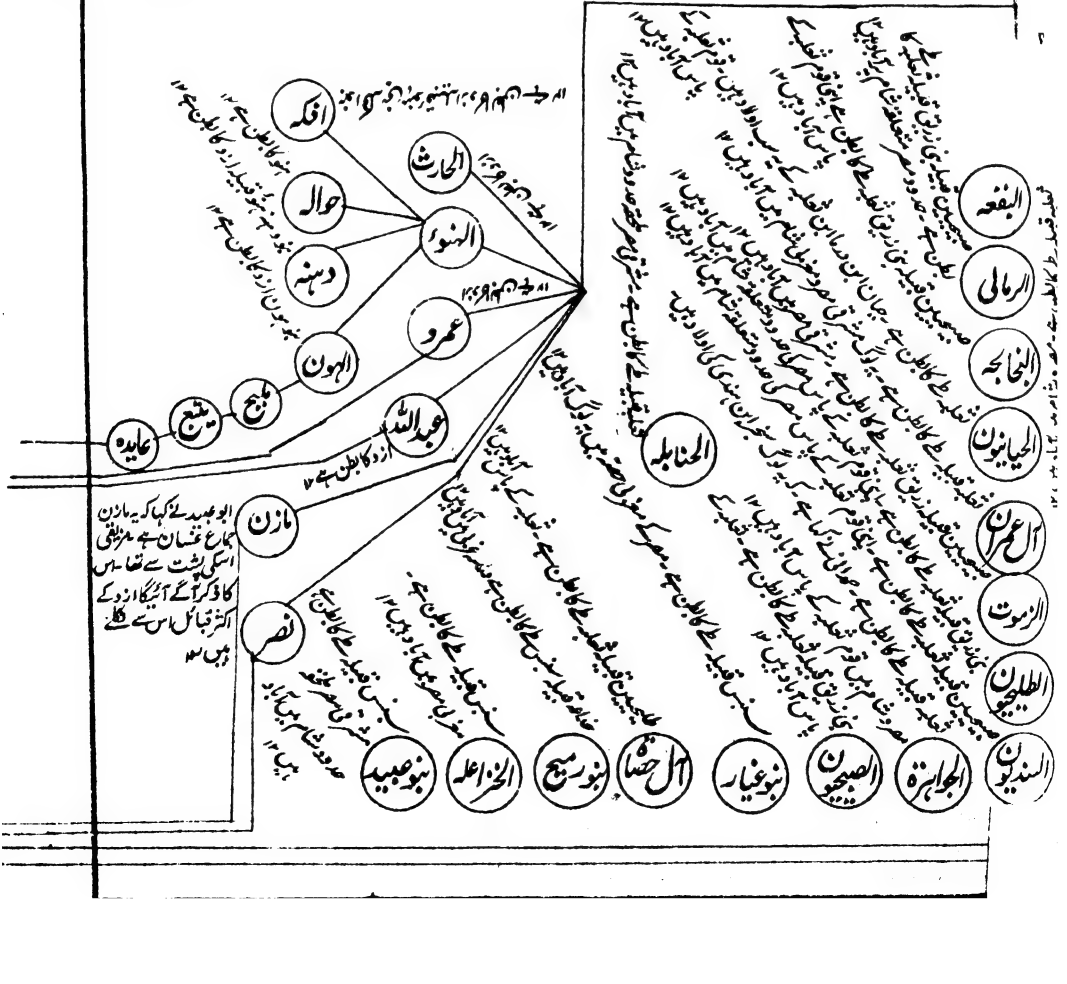
البقعہ
الرمالی
النجارجہ
الحیابنون
آل عمران
الزموت
الطلیحیون
السندیون
الجابرۃ
الصبیحیون
بنوغیار
آل حصا
بنورسیع
الخزاعلہ
بنوعبید
نصر
مازن
عابدہ
یتبع
ملیح
الہون
عمرو
عبداللہ
النمور
حوالہ
دہنہ
الحارث
افکہ
الحنابلہ

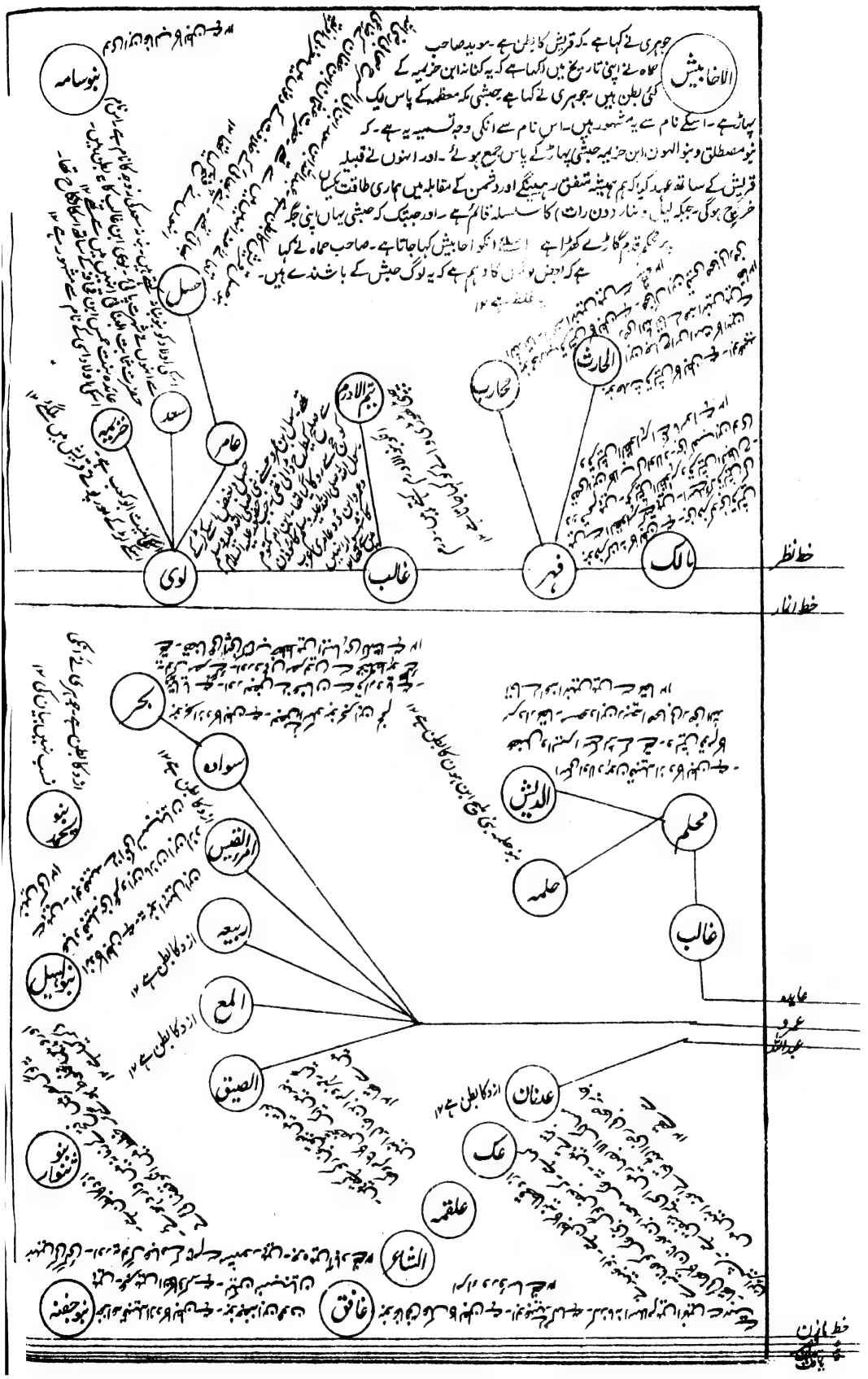
الاحابیش
جوہری نے کہا ہے کہ قریش کا بطن ہے۔ سعید صاحب
حماہ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ یہ کنانہ ابن خزیمہ کے
کئی بطن ہیں جوہری نے کہا ہے حبشی مکہ معظمہ کے پاس ایک
پہاڑ ہے۔ اسکے نام سے یہ مشہور ہیں۔ اس نام سے انکی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ
نو مصطلق و بنو الہون ابن خزیمہ حبشی پہاڑ کے پاس جمع ہوئے۔ اور انہوں نے قبیلہ
قریش کے ساتھ عہد کیا کہ ہم ہمیشہ متفق رہینگے اور دشمن کے مقابلہ میں ہماری طاقت یکساں
خرچ ہوگی جبکہ لیل و نہار (دن رات) کا سلسلہ قائم ہے۔ اور حبشی کہ حبشی یہاں اپنی جگہ
پر ہمیشہ قدم گاڑے کھڑا ہے اسلئے انکو احابیش کہا جاتا ہے۔ صاحب حماہ نے کہا
ہے کہ احبش بن قمس کا وہم ہے کہ یہ لوگ حبش کے باشندے ہیں۔
بنو اسامہ
اسد
سعد
عامر
ضبیعہ
تیم الادرم
غالب
لوی
محارب
الحارث
مالک
فہر
خط نظر
خط انظار
بکر
سواء
بنو الحجر
امرالقیس
ربیعہ
المع
بنو ہبیل
الصیق
الدیش
محلم
حلمہ
غالب
عابد
عمرو
عبداللہ
عدنان
عک
علقمہ
الشاء
غافق
بنو جفنہ
بنو شعار
خط ازان

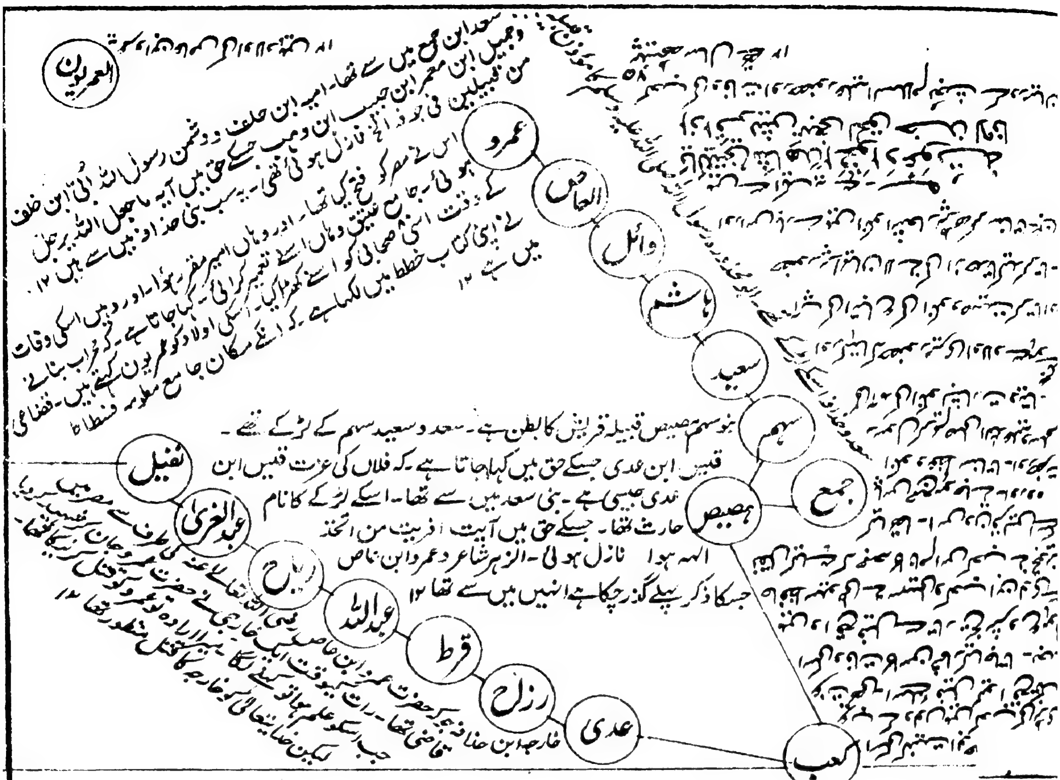
العمریان
عمرو
العاص
وائل
ہاشم
سعید
سہم
ہصیص
جمح
کعب
عدی
رزاح
قرط
عبداللہ
ریاح
عبدالعزی
نفیل
سعد ابن جمح ہیں سے تھا۔ امیہ ابن خلف و دشمن رسول اللہ ابی ابن خلف وجمیل ابن معمر ابن حبیب ابن وہب جسکے حق میں آیہ ماجعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ نازل ہوئی تھی۔ بسبب بنی حذاونہیں سے ہیں ۱۲
عمرو ابن العاص نے مصر کو فتح کیا تھا۔ اور وہاں امیر مقرر ہوا۔ اور وہیں اسکی وفات ہوئی۔ جامع عتیق وہاں اسنے تعمیر کرائی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ محراب بنانے کے وقت اسی صحابی کو اسنے کھڑا کیا۔ اسکی اولاد کو عمریین کہتے ہیں۔ قضاعی نے اپنی کتاب خطط میں لکھا ہے۔ کہ اُنکے مکان جامع معلوم فسطاط میں ہیں ۱۲
بنو سہم ہصیص قبیلہ قریش کا بطن ہے۔ سعد و سعید سہم کے لڑکے تھے۔ قیس ابن عدی جسکے حق میں کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں کی عزت قیس ابن عدی جیسی ہے۔ بنی سعد میں سے تھا۔ اسکے لڑکے کا نام حارث تھا۔ جسکے حق میں آیت افرئیت من اتخذ الٰہہ ہواہ نازل ہوئی۔ الزہر شاعر عمرو ابن عاص جسکا ذکر پہلے گذر چکا ہے انہیں میں سے تھا ۱۲

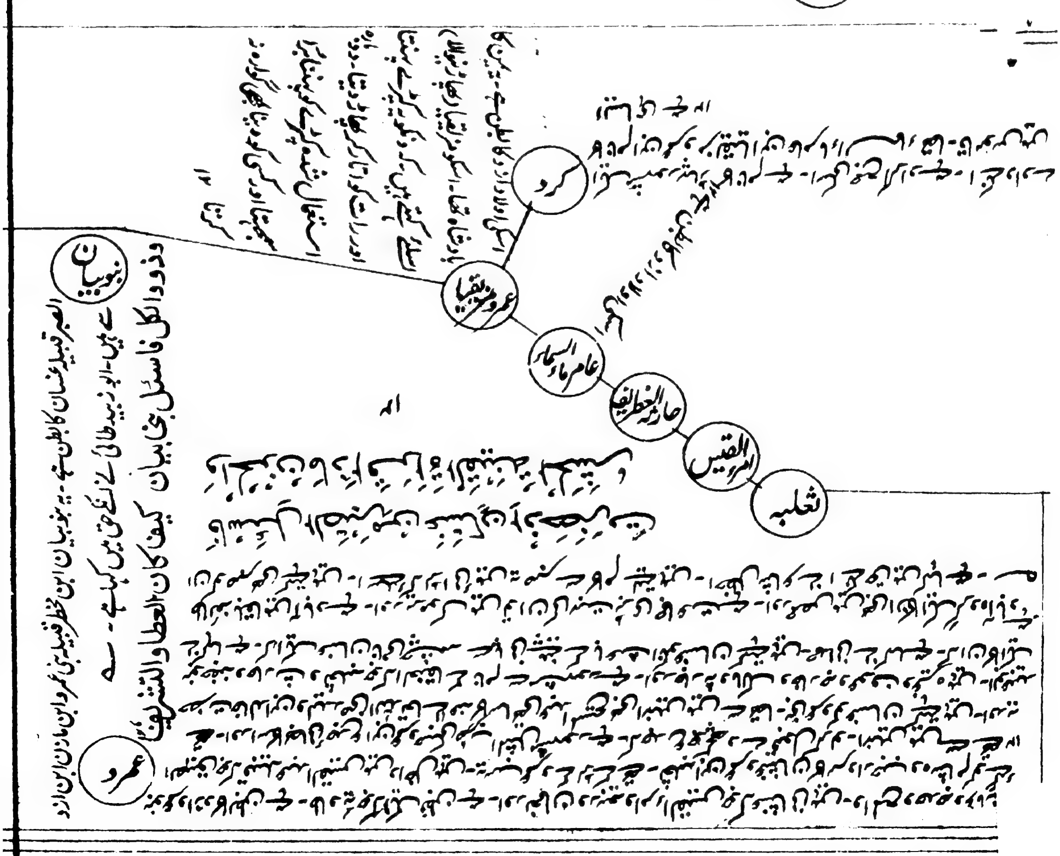
بنونبہان
عمرو
عمرو مزیقیا
کرد
عامر ماء السماء
حارثۃ الغطریف
امرؤ القیس
ثعلبہ
العمر قبیلہ غسان کا بطن ہے۔ یہ بنونبہان ابن نظر قبیلہ بنی عمرو ابن مازن ابن ازد سے ہیں۔ ابو زبید طائی نے انکے حق میں کہا ہے
ودودوا لکل فاسئل بنی نبہان کیف کان العطاء والتشریف

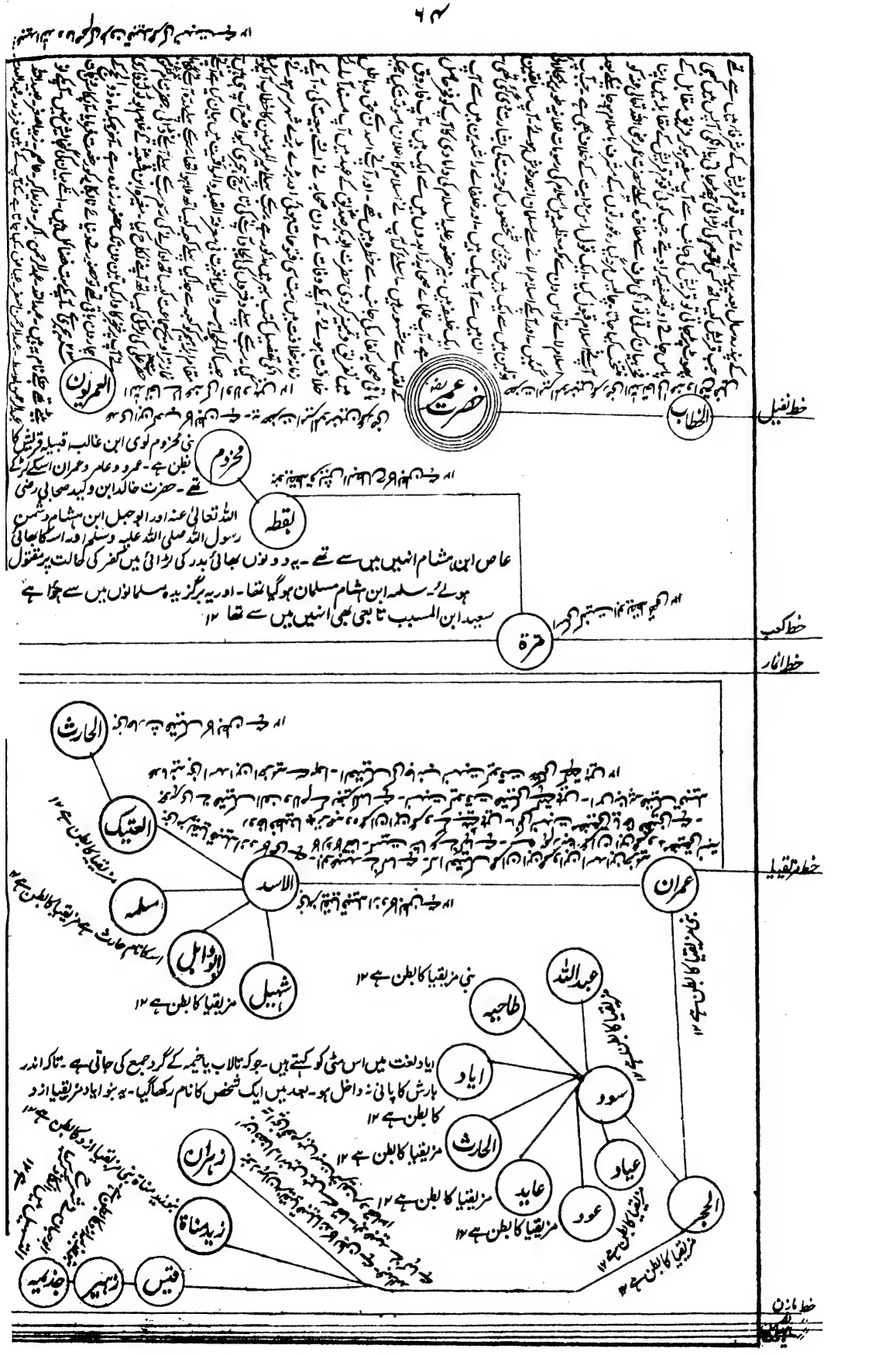
خطِ فضیل
خطِ کعب
خطِ انمار
خطِ تقیبا
خطِ مازن
حضرت عمر رضی اللہ عنہ
الخطاب
العمریون
مخزوم
بقطہ
مرۃ
الحارث
العتیک
الاسد
عمران
سلمہ
ابو وائل
شہیل
عبد اللہ
طاحیہ
ایاد
سود
الحارث
عاید
عیاد
عود
الجحر
زہران
زید مناۃ
قیس
زہیر
جذیمہ

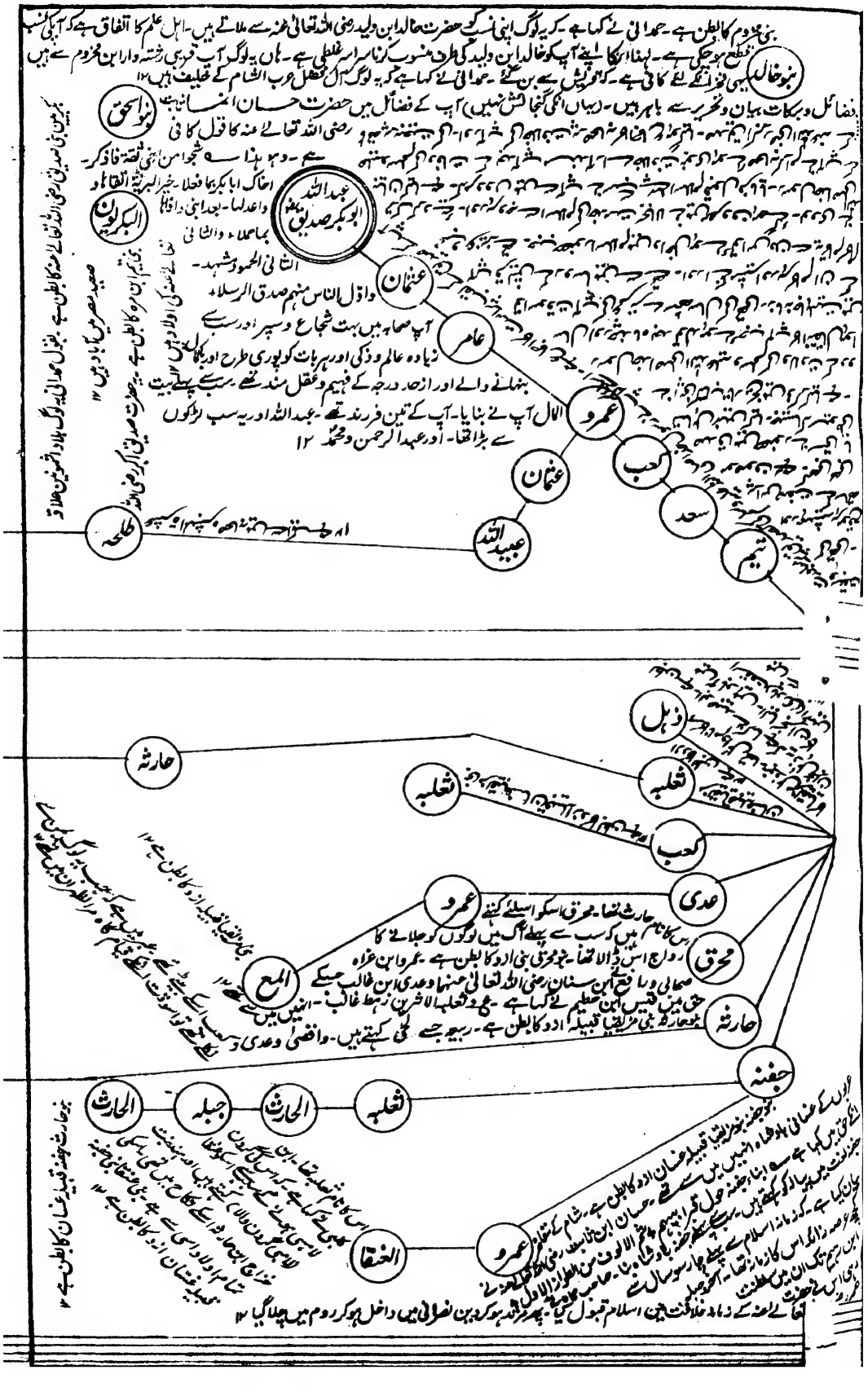
بنو خالد
بنو اسحق
عبد اللہ
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
البکریون
عثمان
عامر
عمرو
لعب
سعد
تیم
عثمان
عبید اللہ
طلحہ
ذہل
ثعلبہ
حارثہ
لعب
عدی
عمرو
محرق
المع
حارثہ
جفنہ
ثعلبہ
الحارث
جبلہ
الحارث
الغطفا
عمرو

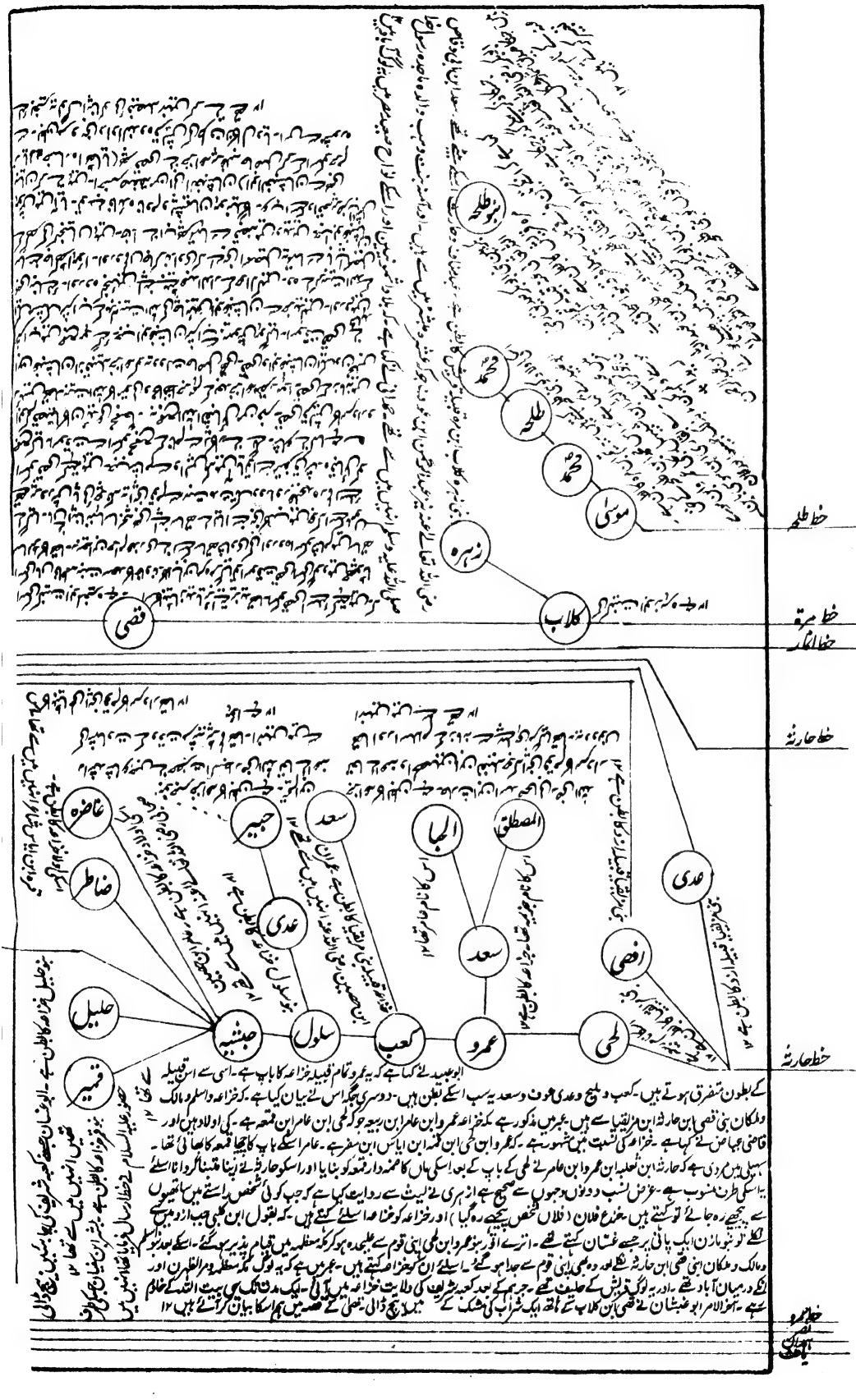

کے بطون متفرق ہوتے ہیں۔ کعب و بلیح و عدی حوف و سعد یہ سب اسکے بطن ہیں۔ دوسری جگہ اس نے بیان کیا ہے۔ کہ خزاعہ و اسلوم و مالک ولکمان بنی قصی ابن حارثہ ابن مرالقیا سے ہیں۔ عمر میں مذکور ہے۔ کہ خزاعہ عمرو ابن عامر ابن ربیعہ جو کہ لحی ابن عامر ابن قمعہ ہے۔ کی اولاد ہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے۔ خزاعہ کی نسبت میں مشہور ہے۔ کہ عمرو ابن لحی ابن قمعہ ابن الیاس ابن مضر ہے۔ عامر اسکے باپ کا چچا قمعہ کا کھائی تھا۔ سہیلی میں مروی ہے کہ حارثہ ابن ثعلبہ ابن عمرو ابن عامر نے لحی کے باپ کے بعد اسکی ماں کا عہدہ دار قمعہ کو بنایا اور اسکو حارثہ نے اپنا متبنیٰ کرلیا اسلئے یہ اسکی طرف منسوب ہے۔ غرض نسب دونوں وجہوں سے صحیح ہے ازہری نے لیث سے روایت کیا ہے کہ جب کوئی شخص راستے میں ساتھیوں سے پیچھے رہ جائے تو کہتے ہیں۔ غزع فلان (فلاں شخص پیچھے رہ گیا) اور خزاعہ کو خزاعہ اسلئے کہتے ہیں۔ کہ بقول ابن کلبی جب ازد میں لڑکے تو شیوازن ایک پانی پر جسے غسان کہتے تھے۔ اترے اور بنو عمرو ابن لحی اپنی قوم سے علیحدہ ہو کر مکہ معظمہ میں قیام پذیر ہوگئے۔ اسکے بعد بنو مالک و لکمان اپنی قوم ابن حارثہ سے نکلے اور وہ بھی اپنی قوم سے جدا ہوگئے۔ اسلئے ان کو خزاعہ کہتے ہیں۔ عمر میں ہے کہ یہ لوگ مکہ معظمہ و مرالظہران اور لکے درمیان آباد تھے۔ اور یہ لوگ قریش کے حلیف تھے۔ جرہم کے بعد کعبہ شریف کی ولایت خزاعہ میں آئی۔ ایک مدت تک یہی بیت اللہ کے خادم رہے۔ آخر الامر ابو غبشان نے قصی ابن کلاب سے ایک شراب کی مشک کے عوض میں اسکا بیان کرتے ہیں ۱۲

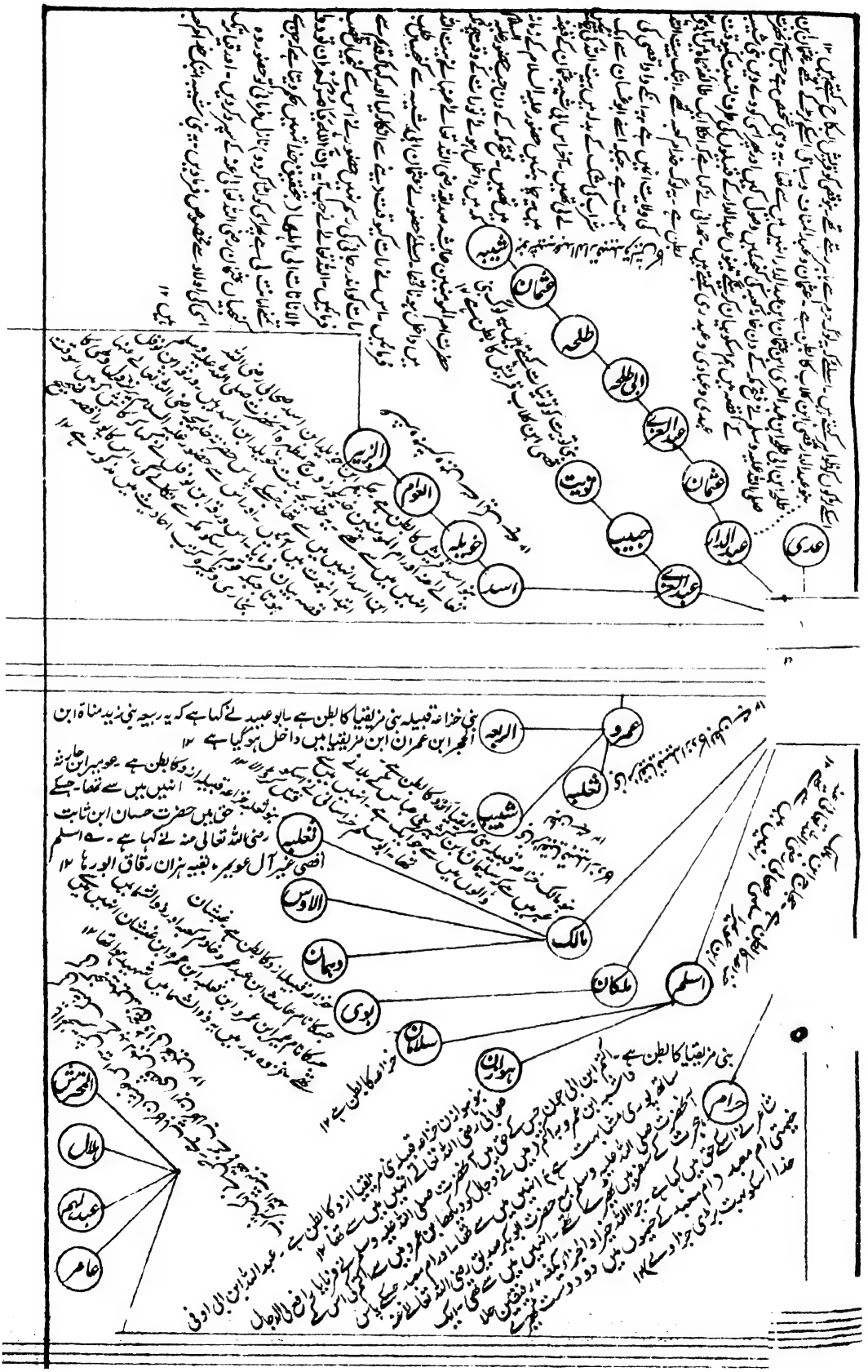
عدی
عبدالدار
عثمان
عبدالعزیٰ
ابی طلحہ
طلحہ
عثمان
شیبہ
جبیب
تویت
اسد
غنیہ
العوام
الزبیر
عمرو
ثعلبہ
الربعہ
شیبہ
ثعلبہ
مالک
الاوس
دیبان
بوی
سلمان
اسلم
ملکان
ہوزان
حرام
المحرش
ہلال
عبدیلیل
عامر

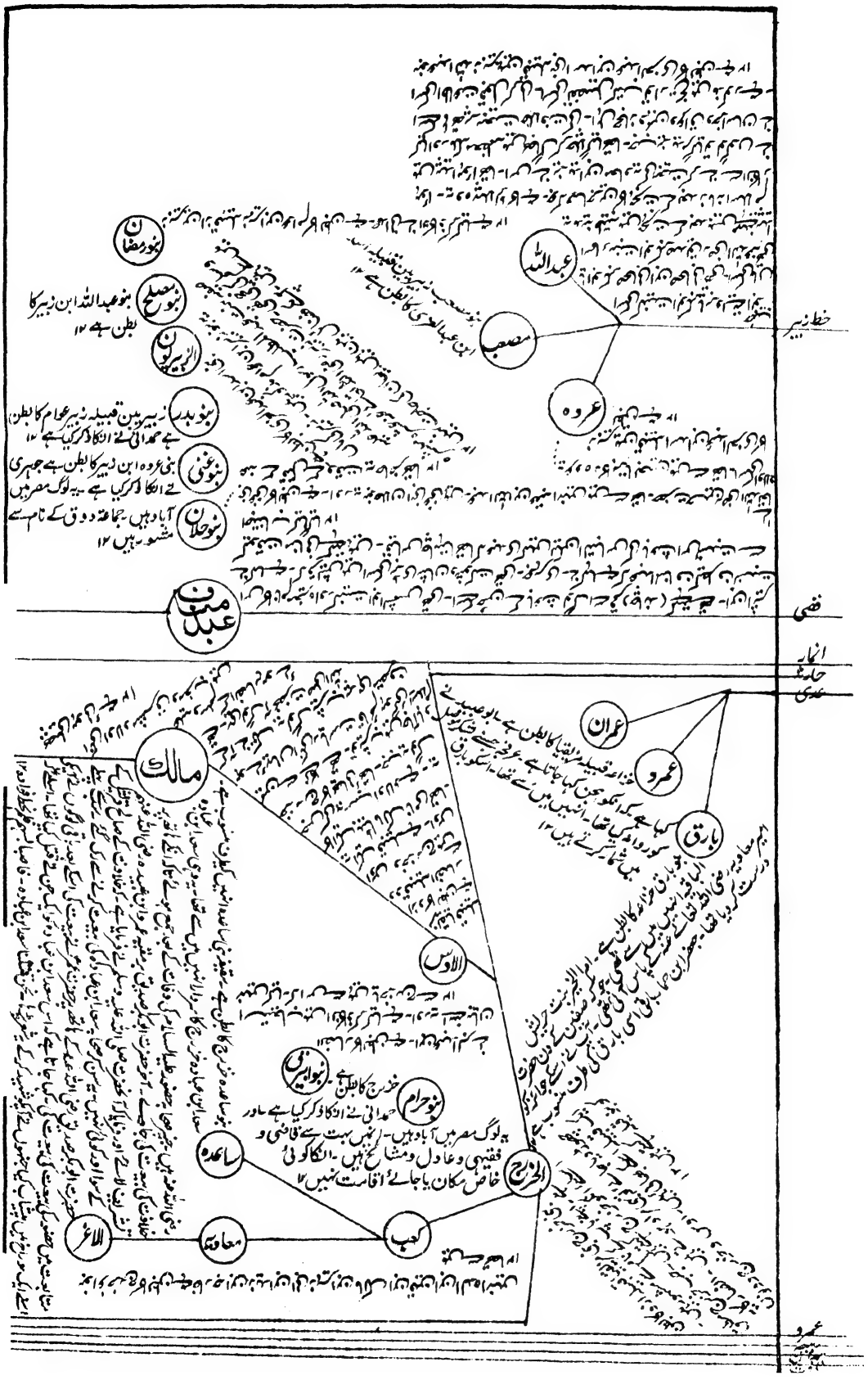

نوفل
المطلب
عبد شمس
امیہ
حبیب
نوفل
عبد العزیٰ
ربیعہ
امیہ
عبد شمس
ہاشم
عوف
الحارث
عوف
خارجہ
عمرو
ثعلبہ
تیم اللہ
مالک
عمرو
عدی
النجار
عوف
سالم
عتر
زید
عصم
العجلان
عوف
فزارہ
ثعلبہ
مرضخہ
عوف
الشاب
رئیم
عوف
الحلیف
عنزہ

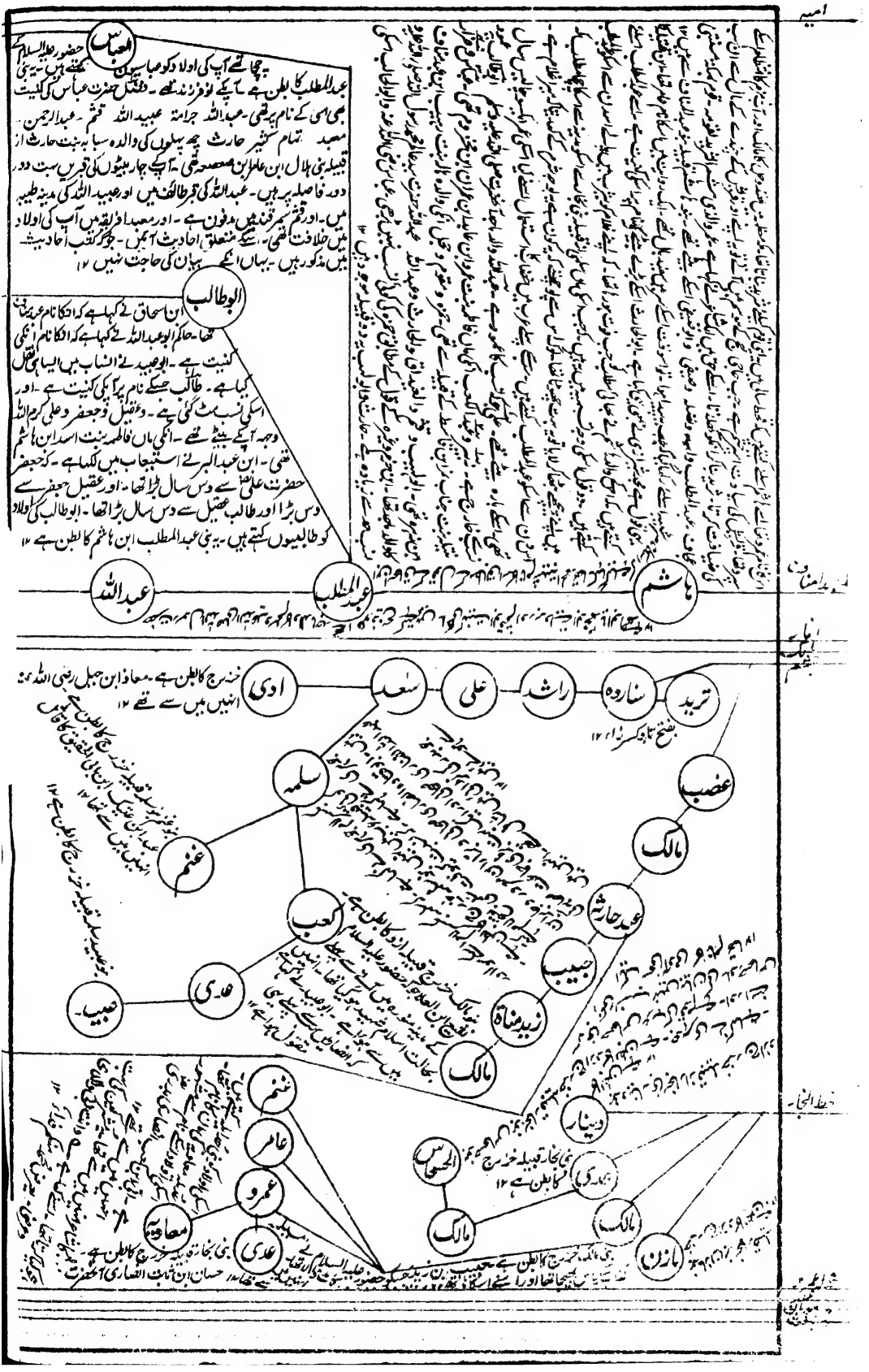
امیہ
ہاشم
عبد المطلب
عبد اللہ
ابو طالب
عباس
ترید
سنارہ
راشد
علی
سعد
ادی
عضب
مالک
عبد حارثہ
حبیب
زید مناۃ
مالک
سلمہ
عنم
کعب
عدی
حبیب
دینار
الحجاس
مالک
مازن
عنم
عامر
عمرو
عدی
معاویہ

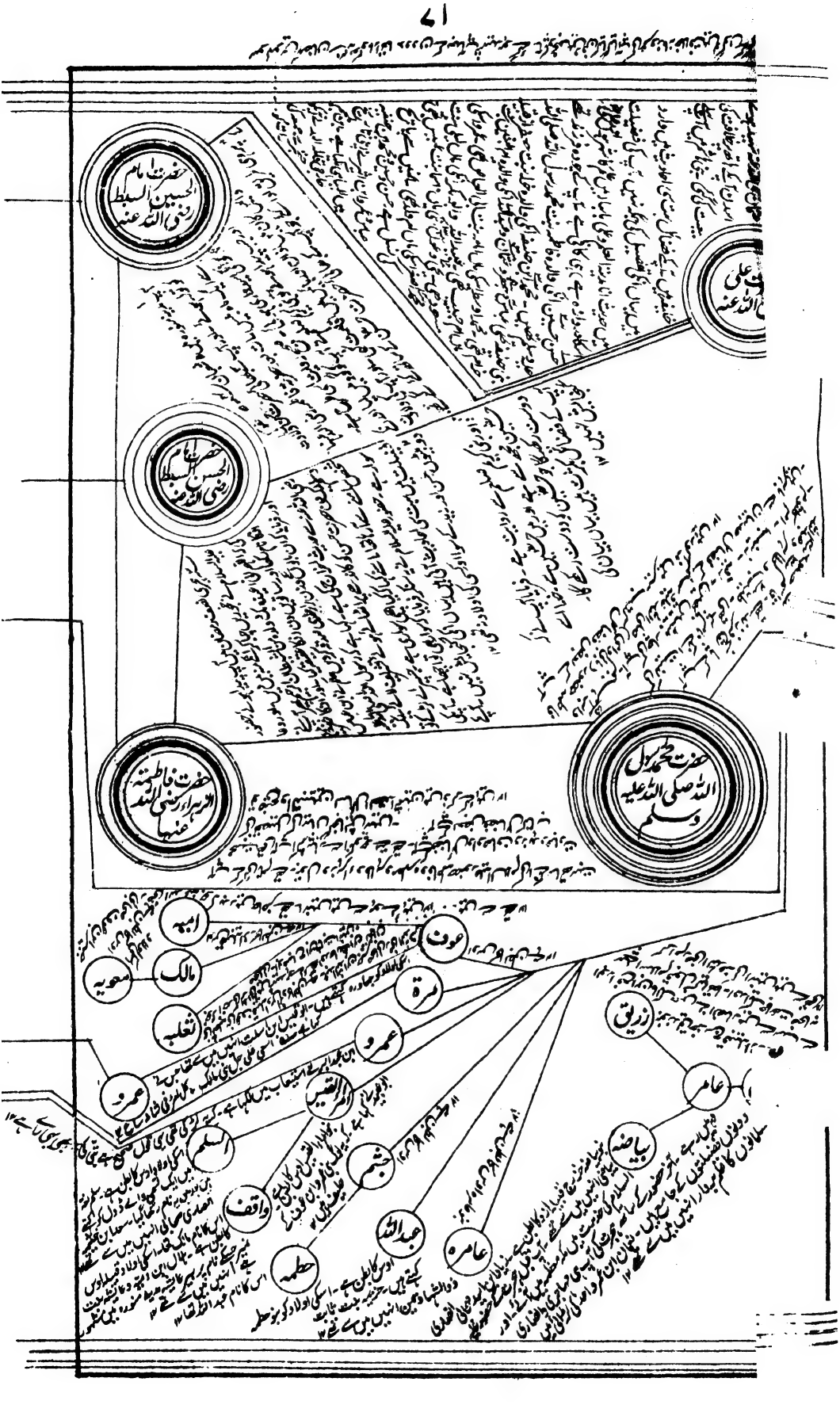
حضرت امام الحسین السبط رضی اللہ عنہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ
حضرت امام الحسین السبط رضی اللہ عنہ
حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امیہ
عوف
معویہ
مالک
ثعلبہ
مرۃ
عمرو
زریق
عامر
عمرو
اسلم
واقف
جشم
عبد اللہ
عامرہ
بیاضہ
حطمہ

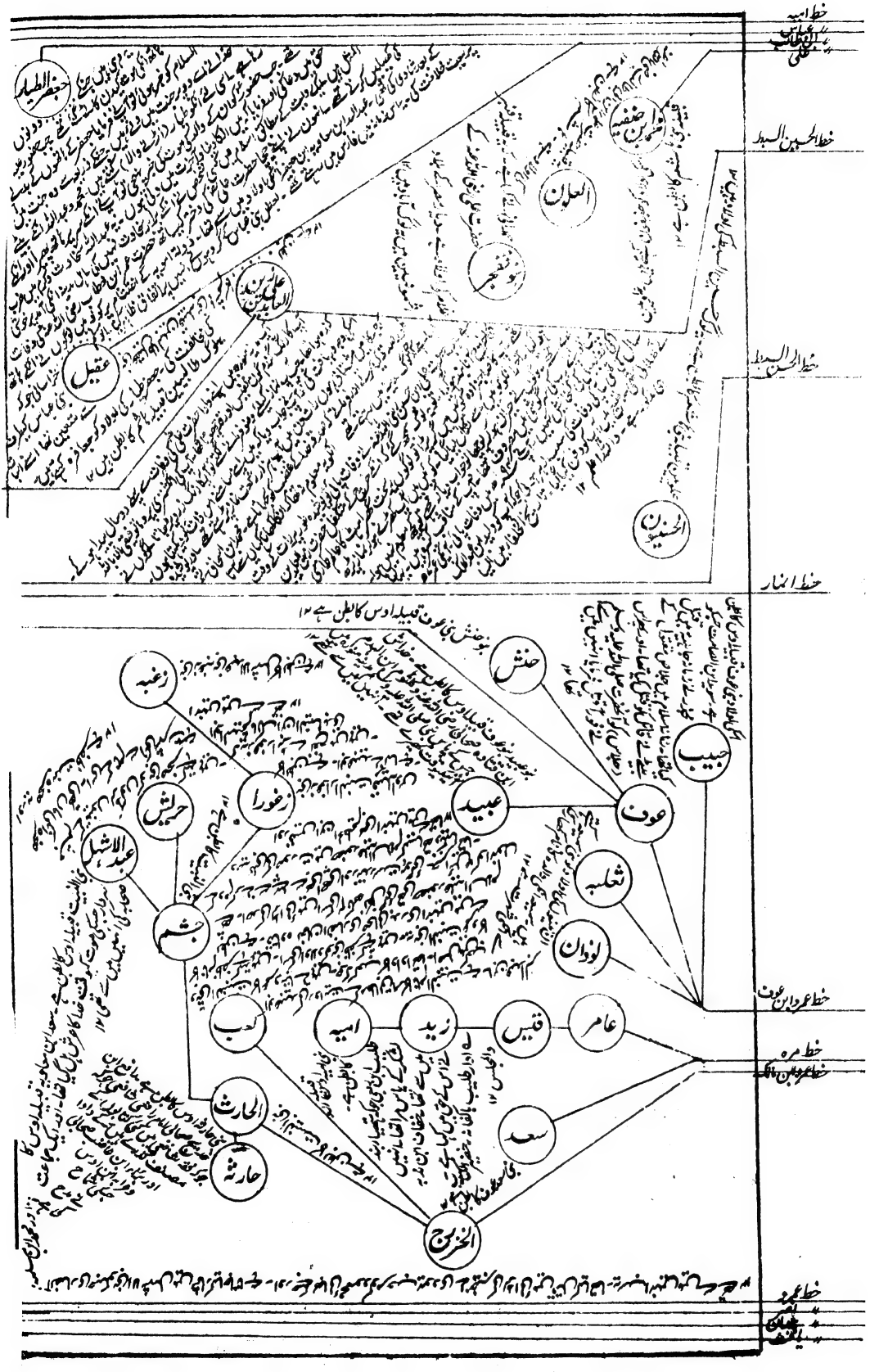
خط ابیہ
خط الحسین السبط
خط الحسن السبط
خط انمار
خط عمرو ابن عوف
خط مرہ
خط عمرو ابن مالک
حضرت الیاس
عقیل
العلان
الحسین
عبید
عوف
جبیل
حنش
زغبہ
زعورا
حریش
عبد الاشہل
جشم
ثعلبہ
لوذان
کعب
امیہ
زید
قیس
عامر
الحارث
حارثہ
سعد
الخزرج

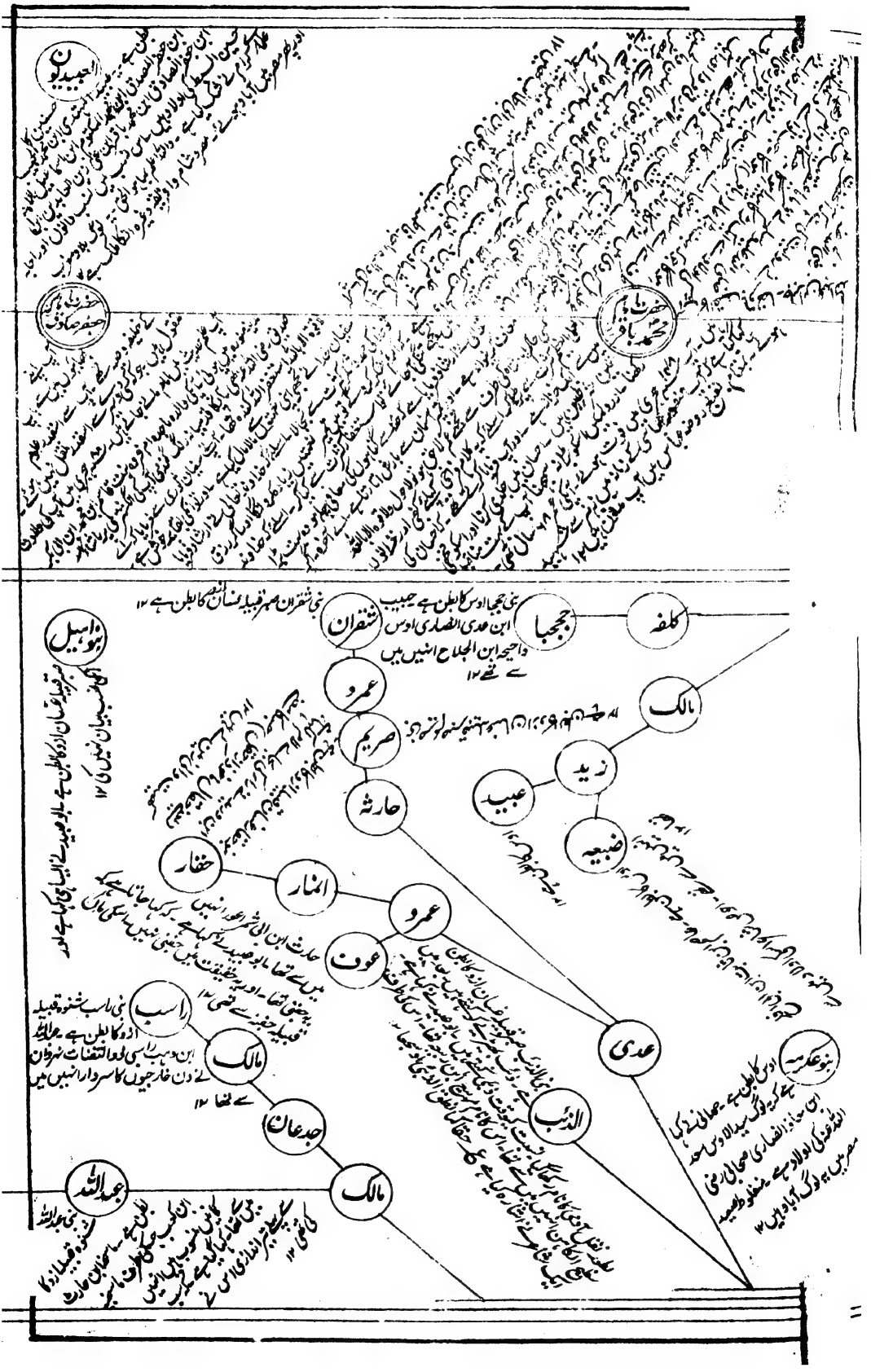
العبیدیون
حضرت امام جعفر صادق
حضرت امام محمد باقر
بنو اسبل
اشقران
حجبا
کلفہ
عمرو
صریم
حارثہ
مالک
زید
عبید
ضبیعہ
حقار
انمار
عمرو
عوف
عدی
راسب
مالک
جدعان
مالک
عبداللہ
الذئب
بنو عدیہ

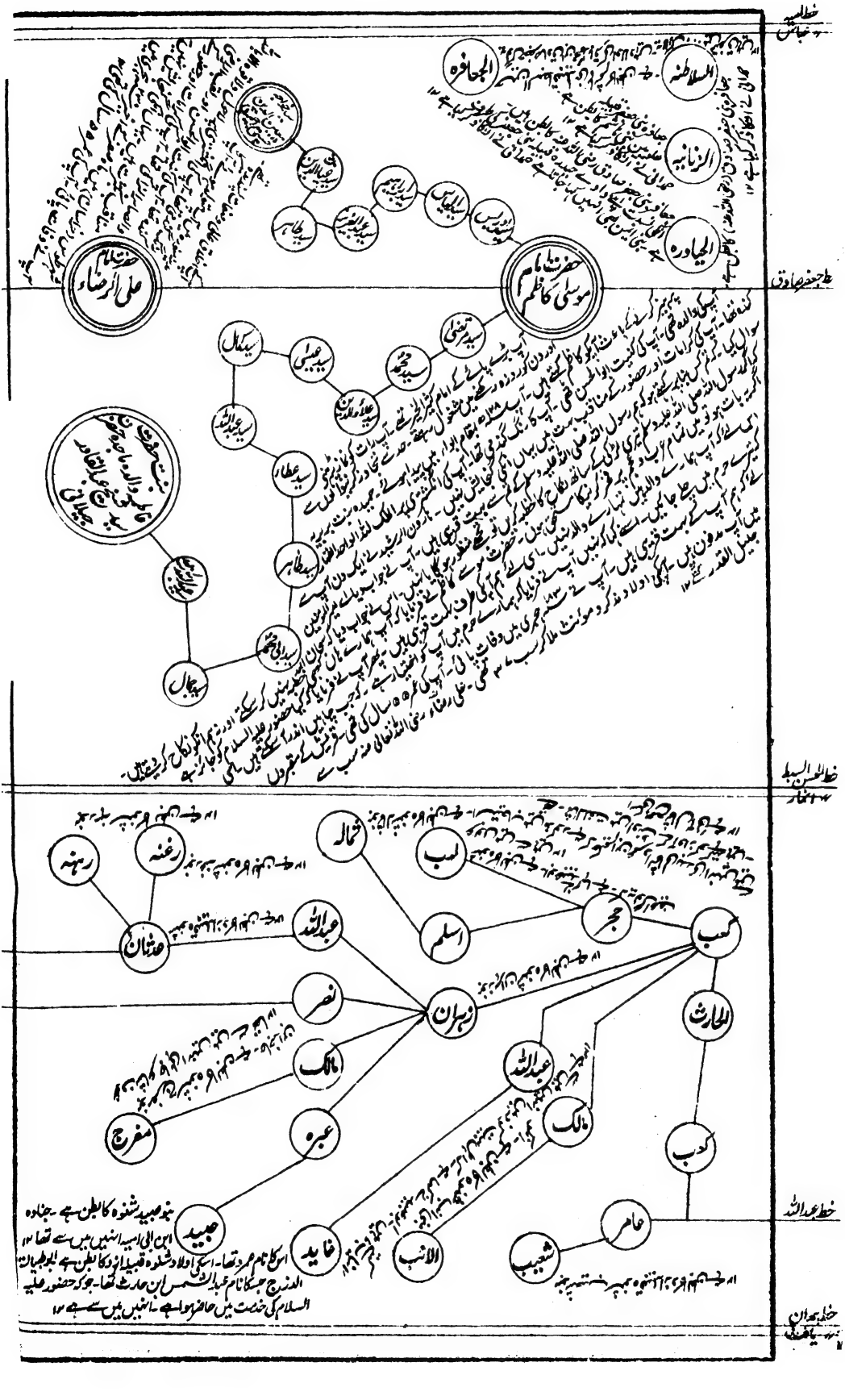
خط عباس
خط جعفر صادق
خط الحسن السبط
خط عبداللہ
خط عبدالرحمان
السلطنہ
الجعافرہ
النسابہ
الجیادرہ
حضرت امام موسیٰ کاظم
حضرت امام علی الرضا
سید قاسم
سید حمزہ
سید اسمٰعیل
سید محمد
سید عیسیٰ
سید کمال
سید عبداللہ
سید عطار
سید طاہر
سید ابی فضل
سید جمال
فاطمہ بنت حضرت والد ماجد غوث الاعظم سید شیخ عبدالقادر جیلانی
لب
شمال
اسلم
حجر
کعب
رغنہ
رہنہ
عثمان
عبداللہ
نصر
زبیران
الحارث
مالک
عبد
مفرج
جبید
عبداللہ
مالک
کعب
عامر
شعیب
الانب
غاید

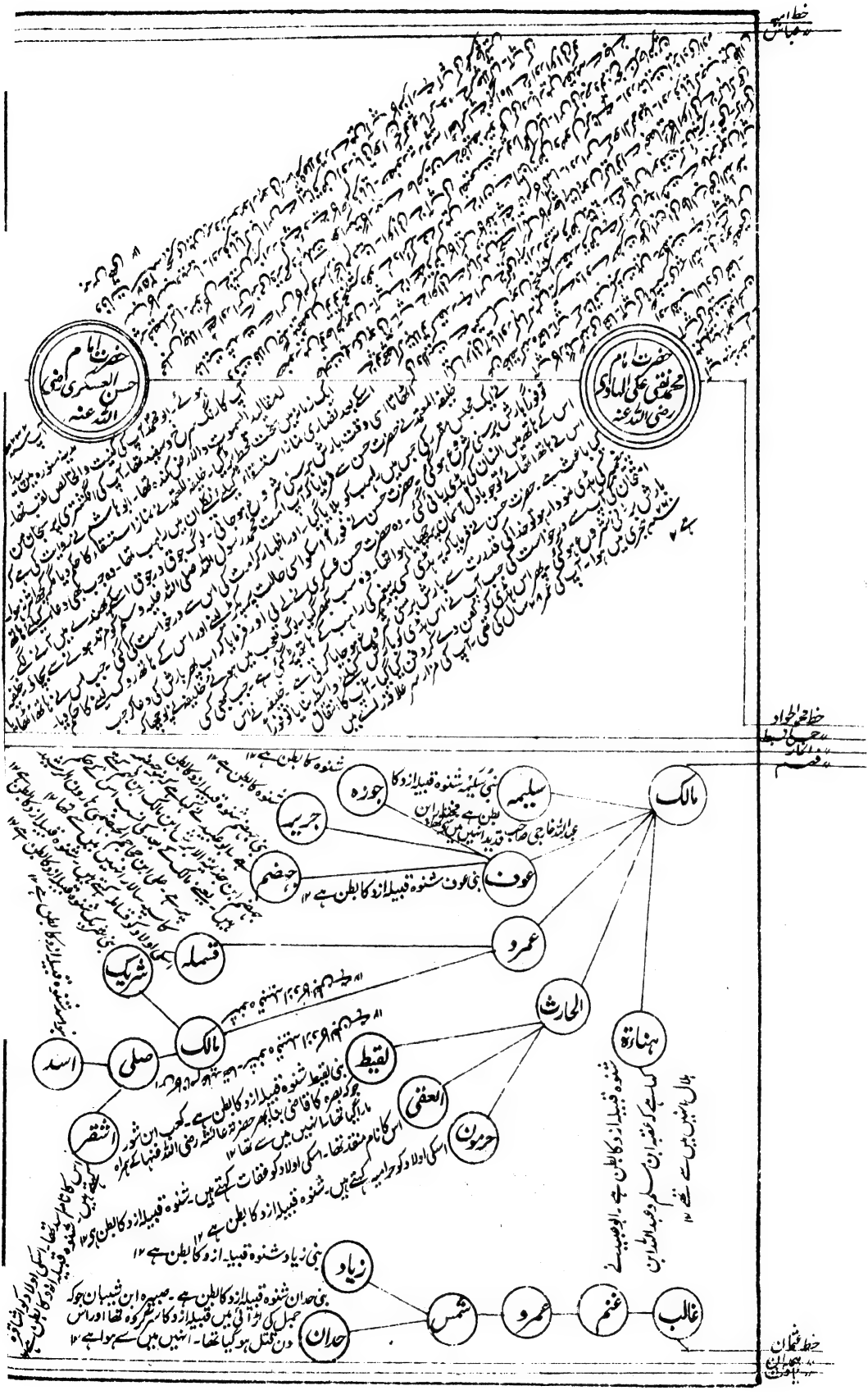
حضرت امام حسن العسکری رضی اللہ عنہ
حضرت امام محمد تقی علی الہادی رضی اللہ عنہ
مالک
سلیمہ
جوزہ
جریر
عوف
حضم
عمرو
قسملہ
شریک
مالک
الحارث
لقیط
العقی
حرمون
صلی
اسد
اشقر
مہنارہ
زیاد
حدان
شمس
عمرو
غنم
غالب

حضرت امام محمد المہدی

باپ کی وفات کے وقت ان کی عمر پانچ سال کی تھی آپ میانہ قد چہرہ دانتخوبصورت بلند بینی کشادہ پیشانی تھے۔ شیعہ کا گمان ہے کہ آپ تہ خانہ میں غائب ہوگئے کسی کو آپ کا علم نہیں کہ کہاں ہیں۔ آپ کی حفاظت میں پاسبان کھڑے رہتے ہیں۔ آپ کا زمانہ غیبوبت ۲۶۵ھ جبری تھا قیامت کے پہلے آپ کا خروج ہوگا اور آپ جہاد کریں گے۔ دو دفعہ آپ غائب ہوں گے۔ ایک غیبوبت بہت لاسبی ہوگی۔ علماء کرام کا اسپر اتفاق ہے۔ کہ مہدی آخر زمانہ میں آئے گا جو کہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کرے گا۔ ان کے خروج کے متعلق کثرت سے احادیث منقول ہیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ۱۲

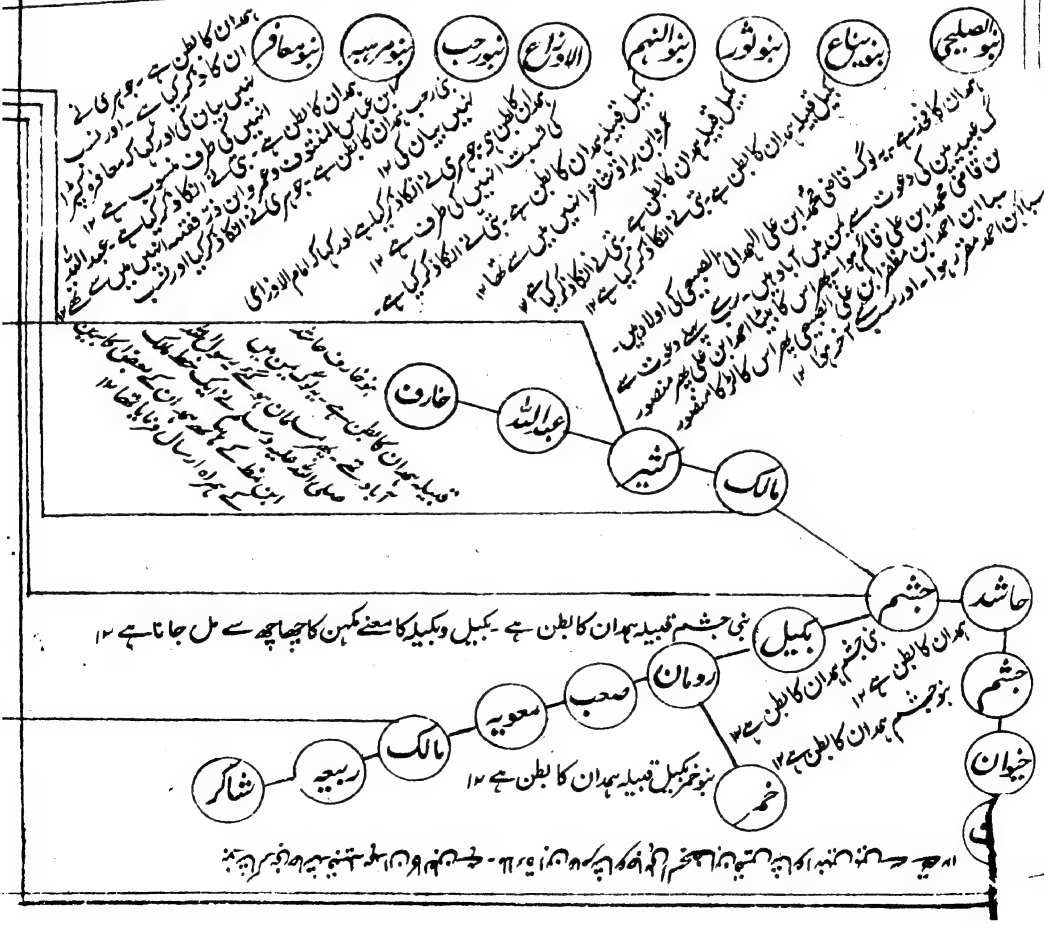

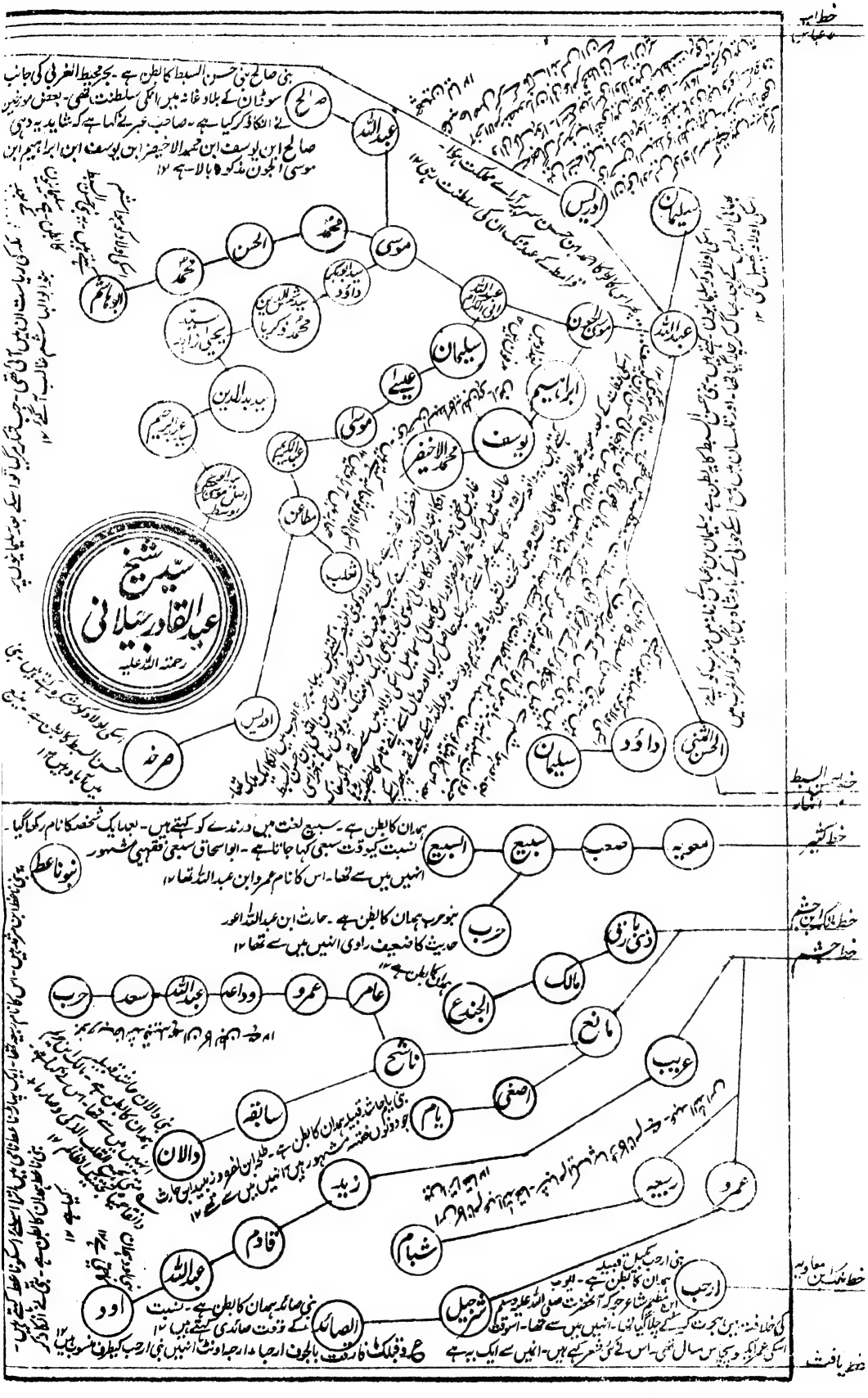
سید شیخ
عبدالقادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ
صالح
عبداللہ
موسیٰ
محمد
الحسن
محمد
ابوہاشم
داؤد
سید ابوبکر
سید شمس الدین محمد ذکریا
یحییٰ
سید بدرالدین
سید عبدالرحیم
ابوصالح موسیٰ جنگی دوست
ادریس
مرخہ
سلیمان
عیسیٰ
موسیٰ
عبدالکریم
مطاعن
ثعلب
ابراہیم
یوسف
محمد الاخیر
الحسن المثنیٰ
داؤد
سلیمان
عبداللہ
ادریس
سلیمان
خط السبط
خط کثیر
خط ابن عم چشم
خط چشم
خط ابن معاویہ
خط یافث
السبیع
سبیع
صعب
معویہ
نبونا عط
حرب
ذی یامن
رزق
مالک
الجذع
عامر
عمرو
وداعہ
عبداللہ
سعد
حرب
ناشح
مانع
عیب
اصغی
یام
سابقہ
والان
زید
قادم
عبداللہ
اود
عمرو
ربیعہ
شبام
ارحب
شرجیل
الصائد

ئی۔ ایام تشریق (ماہ ذوالحج) کے اخیر ۳۵ھ میں آپ مظلوم ہو کر شہید ہوئے۔ ایک روایت میں آپ کی شہادت جمعہ کے دن بتاریخ ۱۸ ذوالحج ہوئی اور

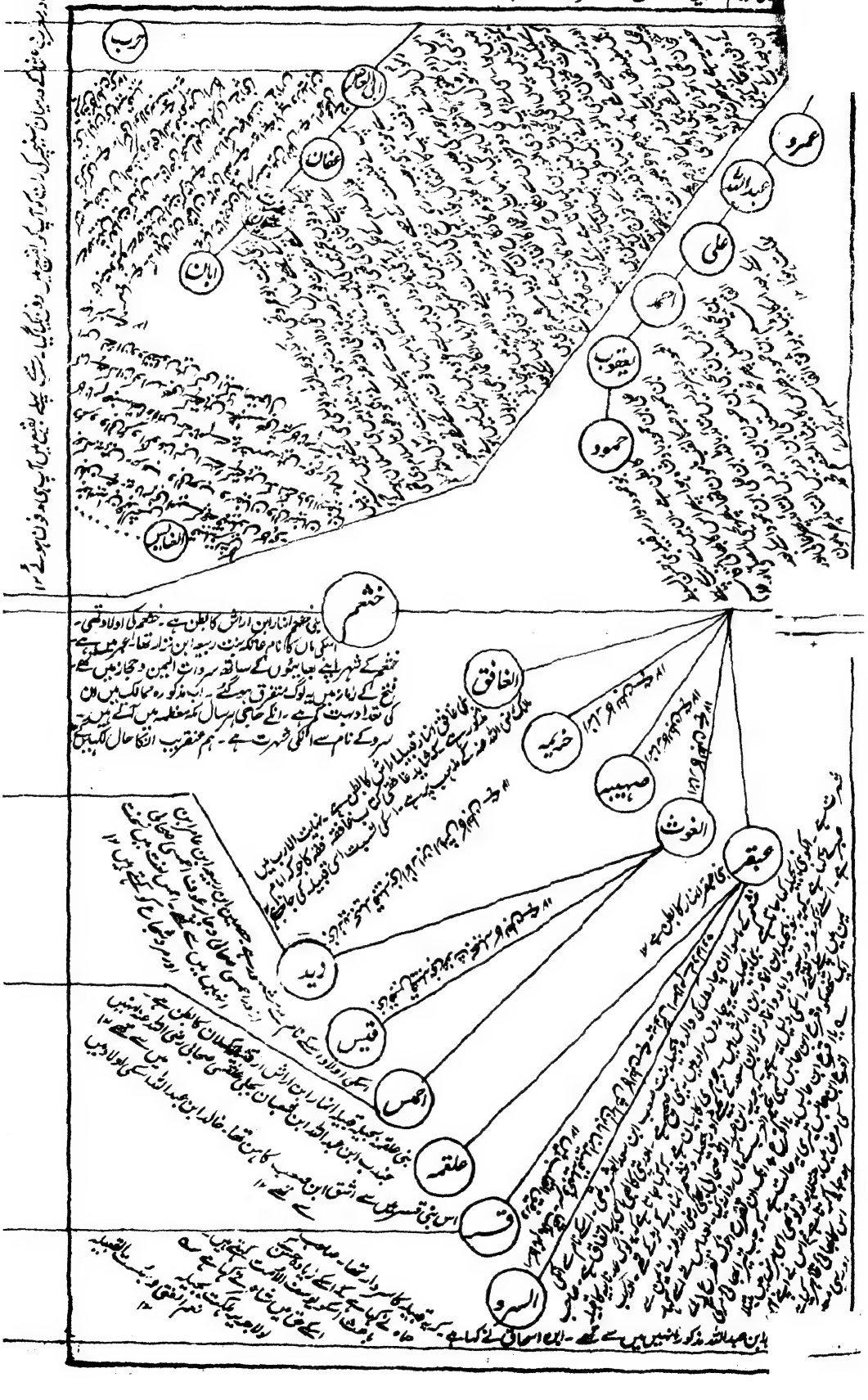

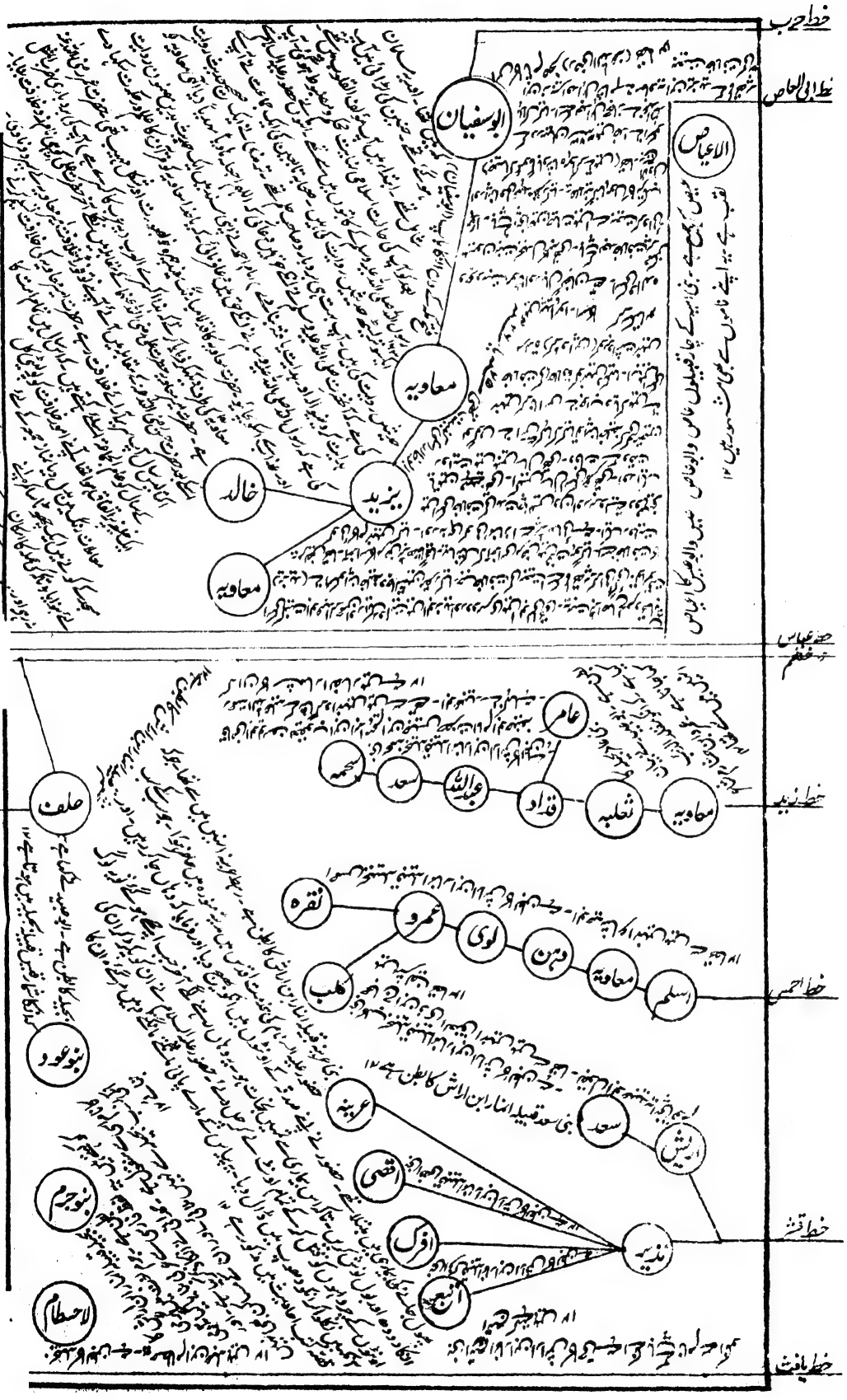
خط حرب
خط ابی العاص
ابوسفیان
الاعیاص
معاویہ
یزید
خالد
معاویہ
خط عباس
خط غضم
خط زید
حلف
معاویہ
ثعلبہ
قتاد
عبداللہ
سعد
عام
خط الحسی
اسلم
معاویہ
وہن
لوی
عمرو
کلب
نقرہ
خط قشیر
بنو عود
عریبہ
سعد
ایش
اقصی
افرک
نذیر
بنو جرم
لاحطام

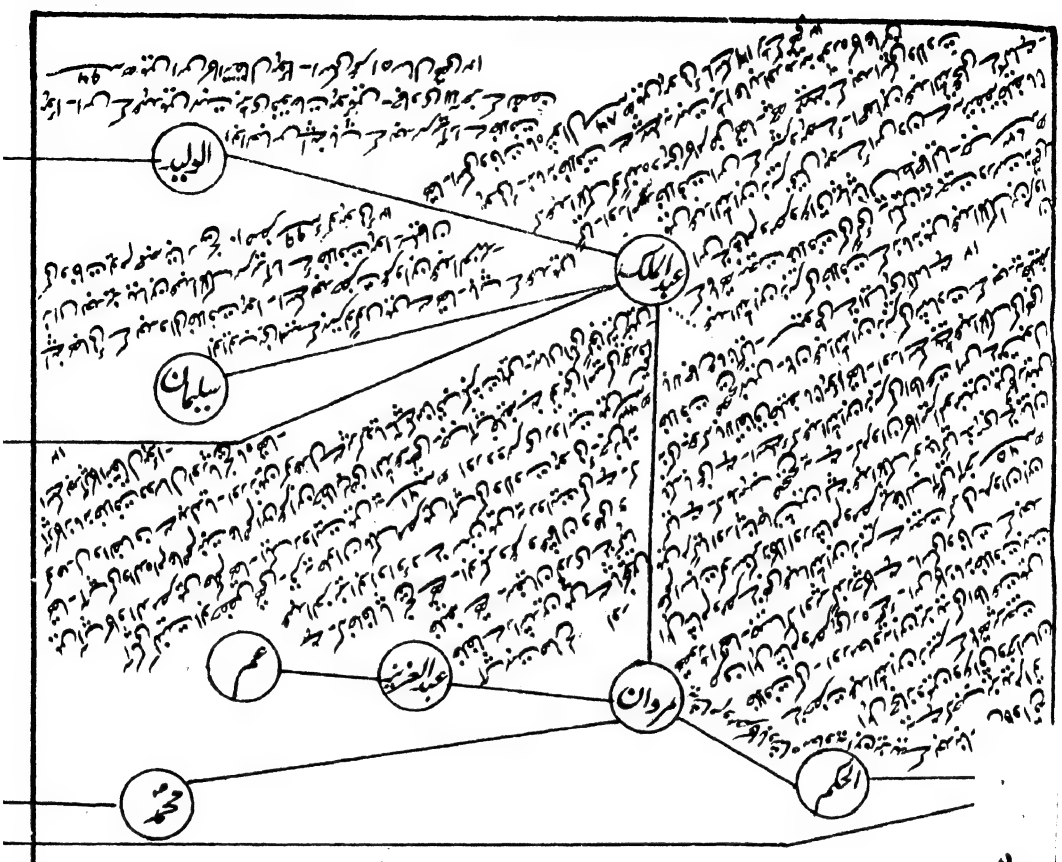
الولید
عبدالملک
سلیمان
عمر
عبدالعزیز
مروان
الحکم
محمد

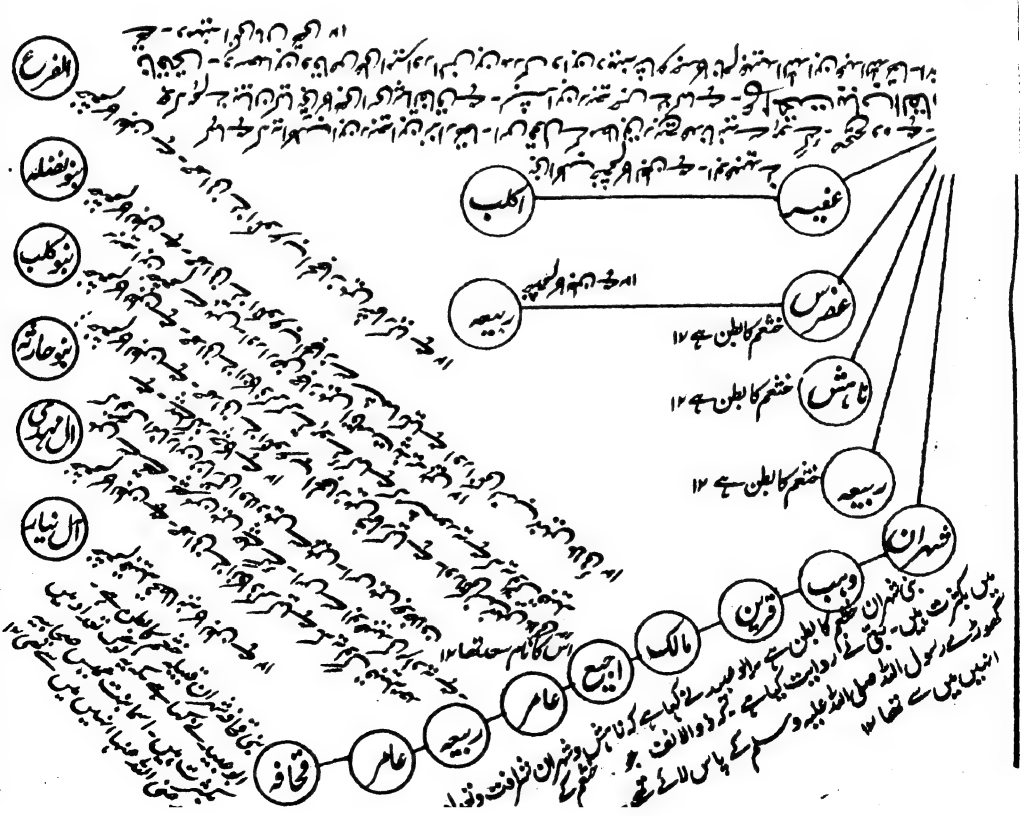
افرع
عفیر
اکلب
ربیعہ
عصر
ہاشم
ربیعہ
شہران
بنو فضلہ
بنو کلب
بنو حارثہ
آل مہدی
آل نیار
وہب
قرین
مالک
ایجع
عامر
ربیعہ
عامر
قحافہ

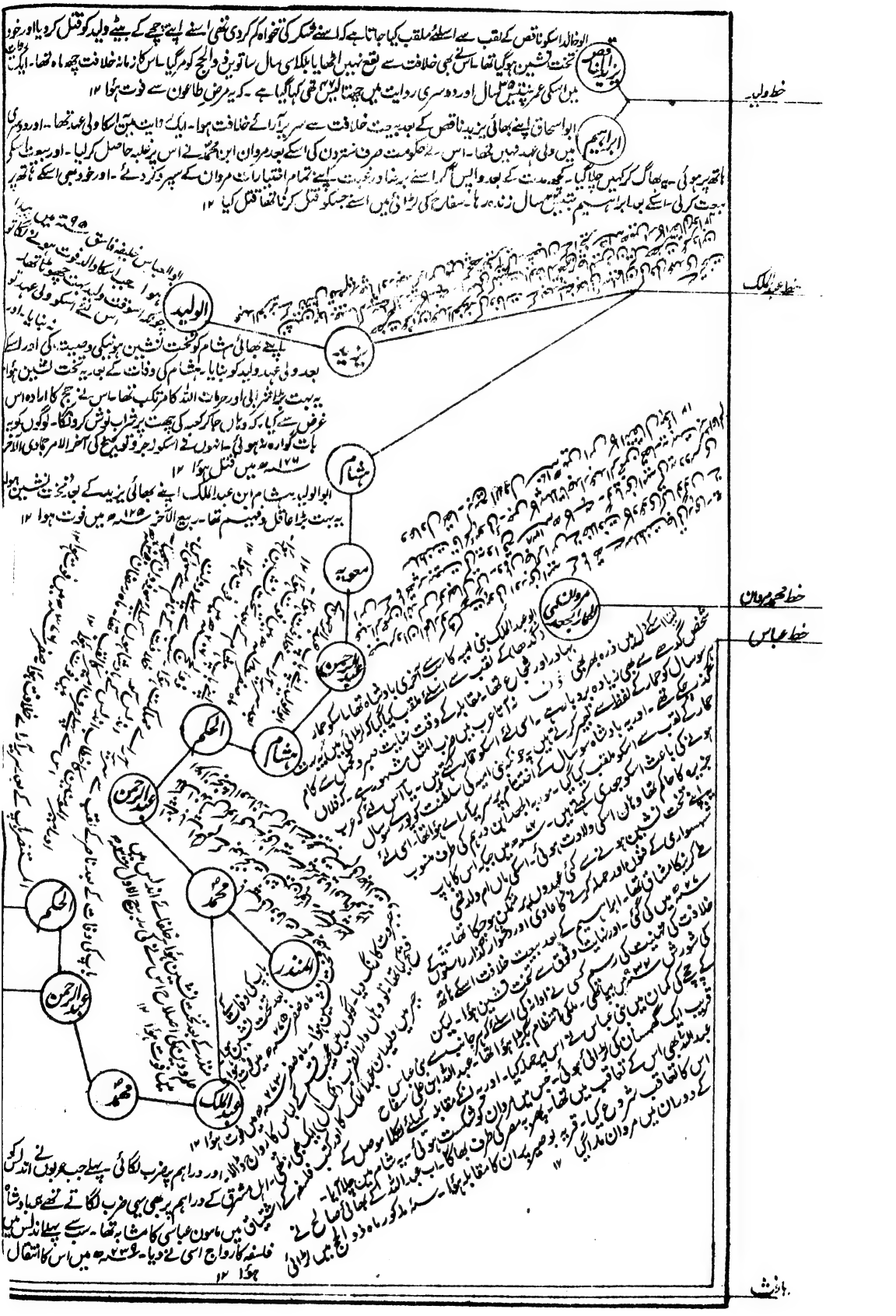
یزید ناقص
ابراہیم
خط ولید
الولید
یزید
ہشام
خط عبدالملک
معویہ
محمد
مروان ثانی
خط محمد مروان
خط عباس
الحکم
عبدالرحمن
محمد
المنذر
الحکم
عبدالرحمن
محمد
عبدالملک
بانث

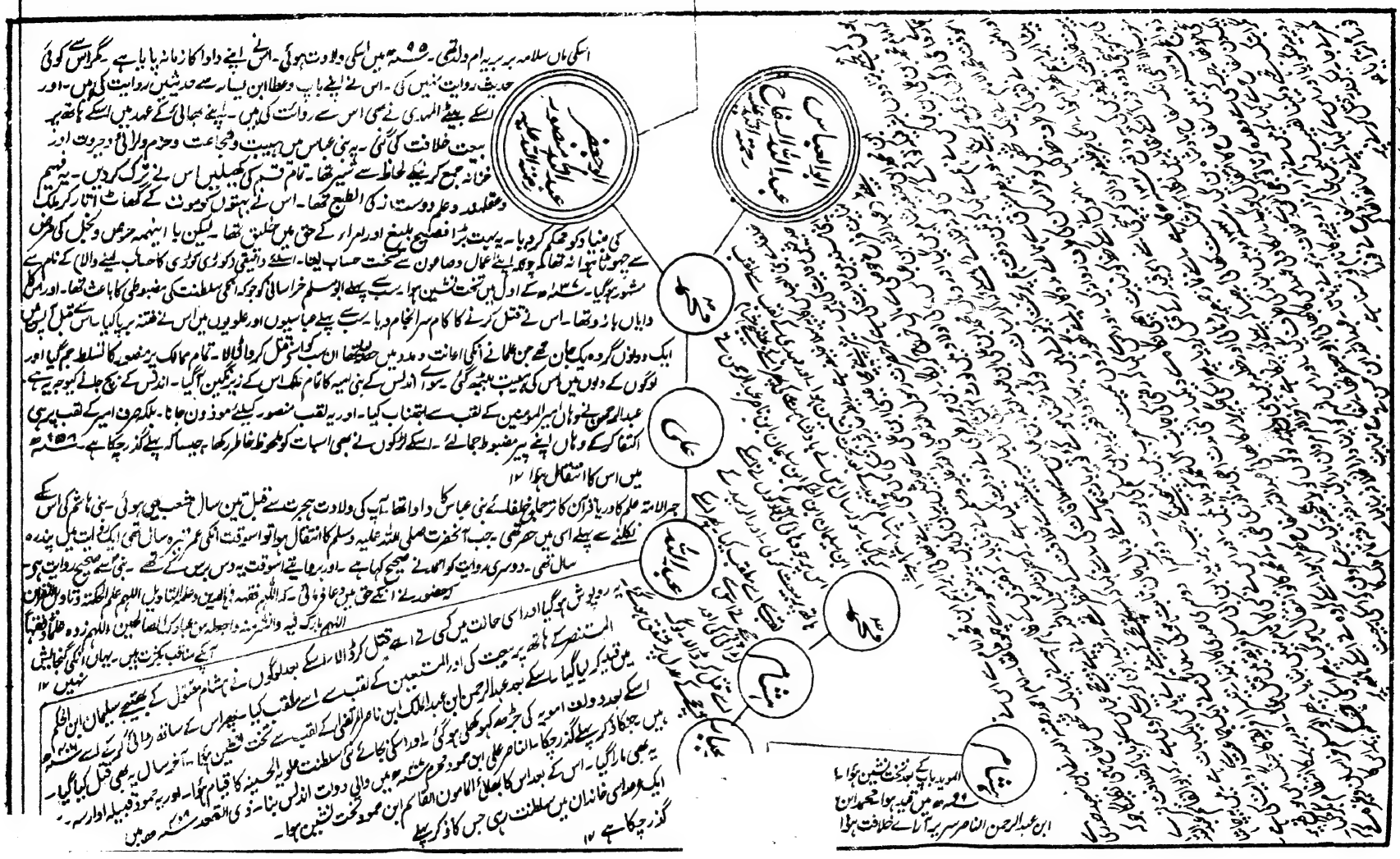

اسکی ماں سلامہ بربریہ ام ولد تھی۔ ۹۵ھ میں اسکی ولادت ہوئی۔ اس نے اپنے دادا کا زمانہ پایا ہے۔ مگر اس سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ اس نے اپنے باپ وعطا ابن یسار سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور اسکے بیٹے المہدی نے بھی اس سے روایت کی ہیں۔ اپنے بھائی کے عہد میں اسکے ہاتھ پر بیعت خلافت کی گئی۔ یہ بنی عباس میں ہیبت وشجاعت وحزم ودانائی ودیروت اور غزانہ جمع کرنیکے لحاظ سے نسیر تھا۔ تمام قوم کی کھیلیں اس نے ترک کردیں۔ یہ فہیم ومتعلم وعلم دوست نرمی الطبع تھا۔ اس نے بہتوں کو موت کے گھاٹ اتار کر ملک کی بنیاد کو محکم کردیا۔ یہ بہت بڑا فصیح بلیغ اور اسرار کے حق میں خلیق تھا۔ لیکن یا اینہمہ حرص وبخل کی غرض سے چھوٹا ہوا نہ تھا کہ چھوٹے اپنے عمال وصاحبوں سے سخت حساب لیتا۔ اسلئے دانیق (کوڑی کوڑی کا حساب لینے والا) کے نام سے مشہور ہوگیا۔ ۱۳۶ھ کے اوائل میں تخت نشین ہوا۔ سب سے پہلے ابومسلم خراسانی کو جو کہ انکی سلطنت کی مضبوطی کا باعث تھا۔ اور اس کا دایاں ہاتھ تھا۔ اس نے قتل کرنے کا کام سرانجام دیا۔ سب سے پہلے عباسیوں اور علویوں میں اس نے فتنہ برپا کیا۔ اس سے قبل آپس میں ایک دوسرے کو دوست جان کر جن عمال نے انکی اعانت ومدد میں حصہ لیا تھا ان سب کو اسنے قتل کروا ڈالا۔ تمام ممالک پر منصور کا تسلط جم گیا اور لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت بیٹھ گئی۔ سوائے اندلس کے بنی امیہ کا تمام ملک اس کے زیر نگین آگیا۔ اندلس کے بچ جانے کی وجہ یہ ہے کہ عبدالرحمن نے وہاں امیر المومنین کے لقب سے اجتناب کیا۔ اور یہ لقب منصور کیلئے موزوں جانا۔ بلکہ صرف امیر کے لقب پر ہی اکتفا کرکے وہاں اپنے پیر مضبوط جمائے۔ اسکے لڑکوں نے بھی اسبات کو ملحوظ خاطر رکھا جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔ ۱۵۸ھ میں اس کا انتقال ہوا ۱۲

جبر الامۃ علم کا دریا ذکر ان کا سزاوار خلفائے بنی عباس کا دادا تھا۔ آپ کی ولادت ہجرت سے قبل تین سال شعب میں ہوئی۔ بنی ہاشم کی اس کے نکلنے سے پہلے اسی میں حصر تھی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو اسوقت انکی عمر تیرہ سال تھی۔ ایک قول یہ پندرہ سال تھی۔ دوسری روایت کو احمد نے صحیح کہا ہے۔ اور بروایتے اسوقت یہ دس برس کے تھے۔ نبی سے صحیح روایت ہی کہ حضور نے انکے حق میں دعا فرمائی۔ کہ اللھم فقھہ فی الدین وعلمہ التاویل اللھم علم الحکمۃ وناول القرآن اللھم بارک فیہ وانشر منہ واجعلہ من عبادک المصلحین واللھم زدہ علما وفقہا یہ روپوش ہوگیا اور اسی حالت میں کسی نے اسے قتل کرڈالا۔ اسکے بعد لوگوں نے ہاشم مقتول کے بھتیجے سلیمان ابن الحکم المستنصر کے ہاتھ پر بیعت کی اور المستعین کے لقب سے اسے ملقب کیا۔ پھر اس کے ساتھ رائی لڑے سے مسلم میں قید کرلیا گیا۔ اسکے بعد عبدالرحمن ابن عبدالملک ابن ناصر الاقصی کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ آخر سال یہ بھی قتل کیا گیا۔ اسکے بعد دولت امویہ کی جڑ پھر کھوکھلی ہوگئی۔ اور اسکی بجائے کئی سلطنت علویہ الحسینہ کا قیام ہوا۔ جو یہ ہیں جنکا ذکر پہلے گذر چکا۔ الناصر علی ابن حمود محرم ۴۴۷ھ میں والی دولت الاندلس بنا۔ ذی القعدہ ۴۴۸ھ میں یہ بھی مارا گیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی المامون القاسم ابن حمود تخت نشین ہوا۔ یہ ایک عباسی خاندان میں سلطنت رہی جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے ۱۲

حاشیہ پہلے ہتھیار بندوں کو ننگی تلواروں اور نیزوں کے ساتھ اپنے سامنے چلانے کی رسم اسنے ڈالی اسکے عباسوں نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا اس کے نقل میں

ابو العباس احمد امت معین باللہ
ابو عبد اللہ محمد معتز باللہ
ابو الفضل جعفر المتوکل علی اللہ
اسحٰق محمد نصیر للہ
ابو جعفر المنتصر باللہ
ابو جعفر ہارون الواثق باللہ

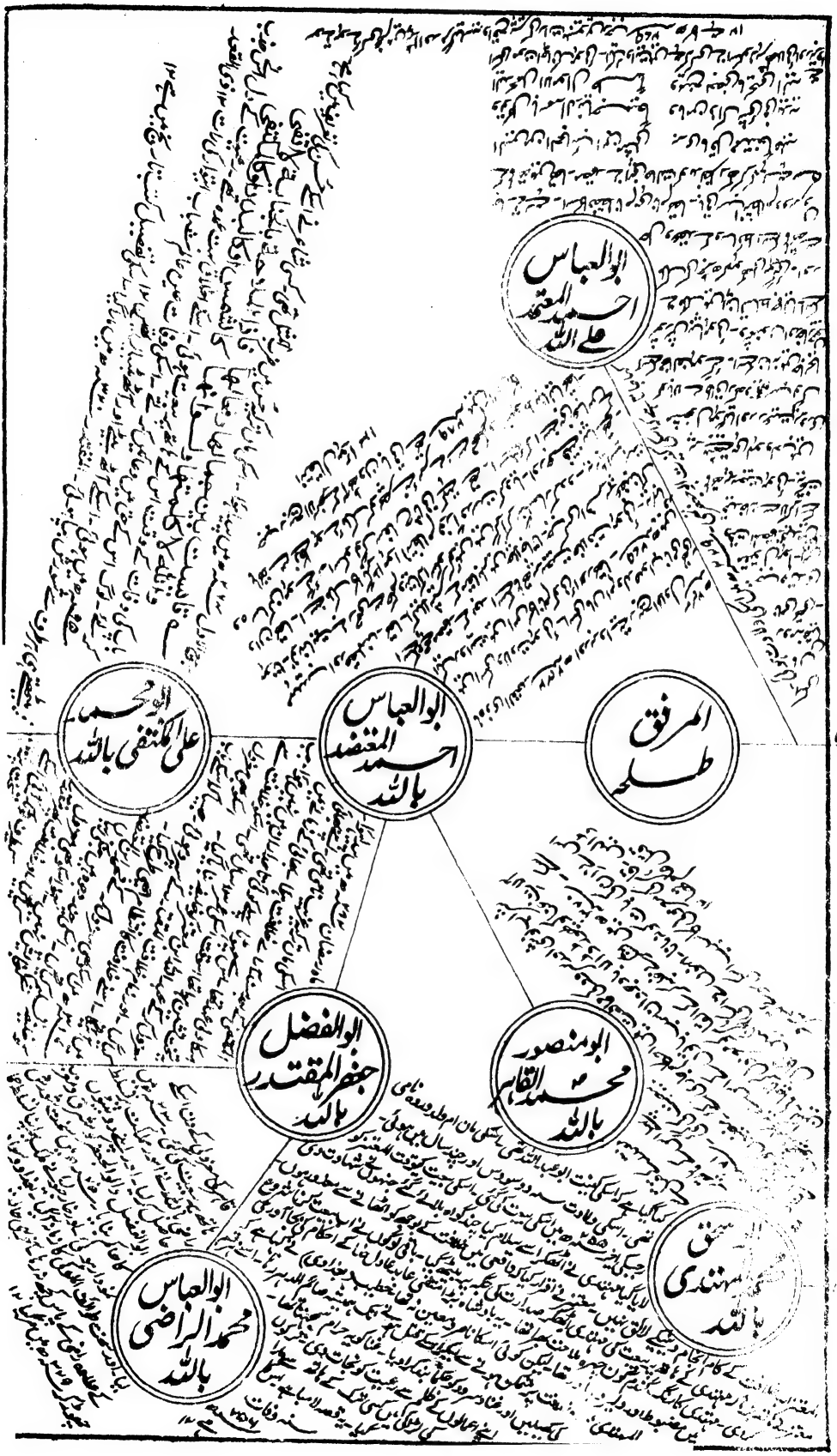
ابو العباس احمد المعتضد باللہ
ابو العباس احمد المعتضد باللہ
ابو محمد علی المکتفی باللہ
امرق طلحہ
ابو الفضل جعفر المقتدر باللہ
ابو منصور محمد القاہر باللہ
ابو العباس محمد الراضی باللہ

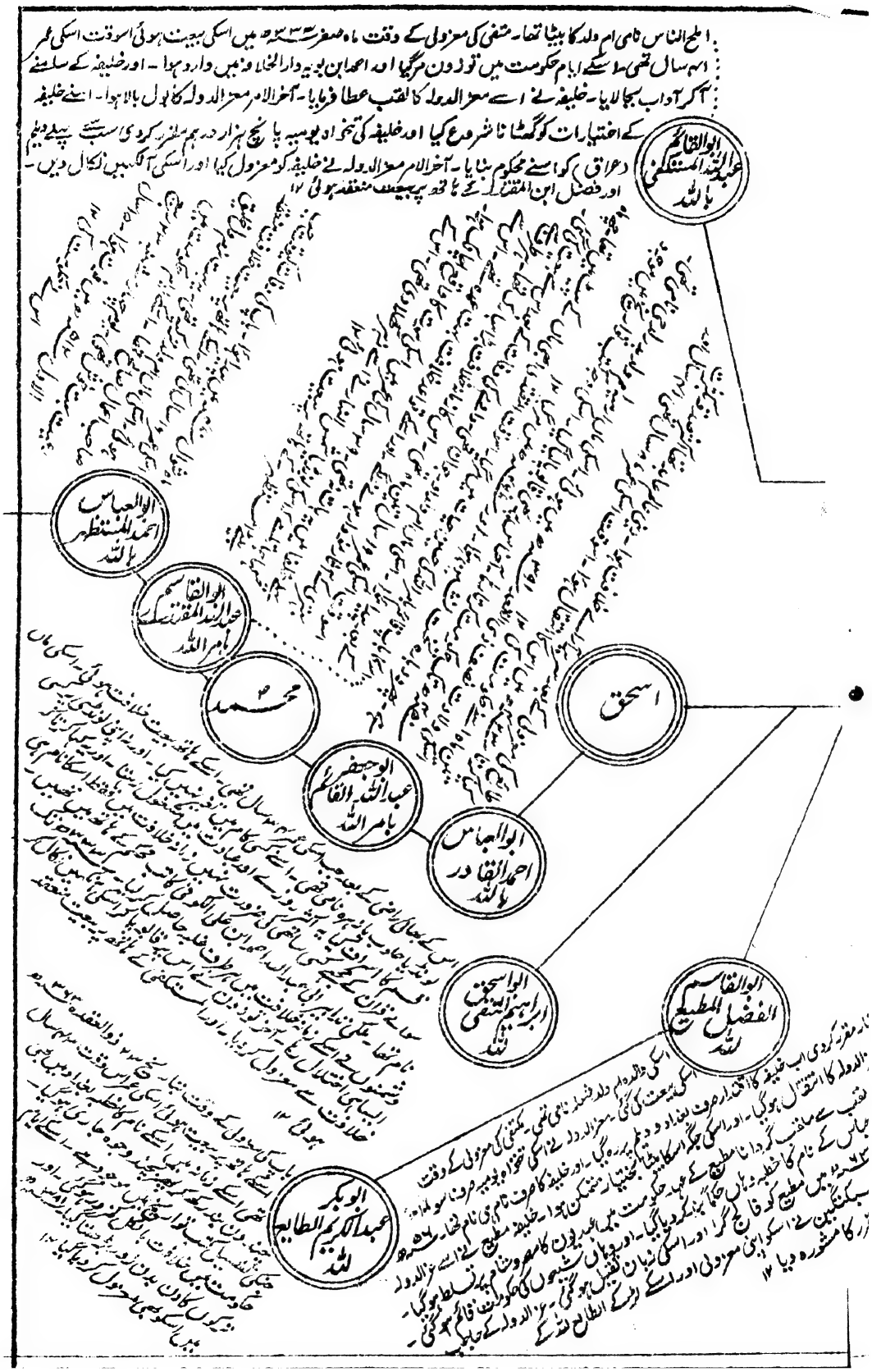
ابو القاسم الفضل المطیع للہ
ابو بکر عبد الکریم الطائع للہ
ابو القاسم عبد اللہ القادر باللہ
ابو العباس احمد القائم بامر اللہ
ابو جعفر عبد اللہ الذخیر
محمد
اسحق
ابو العباس احمد المستظہر باللہ
ابو القاسم عبد اللہ المقتدی بامر اللہ
ابو العباس احمد المستنصر باللہ
ابو القاسم عبد اللہ المستکفی باللہ

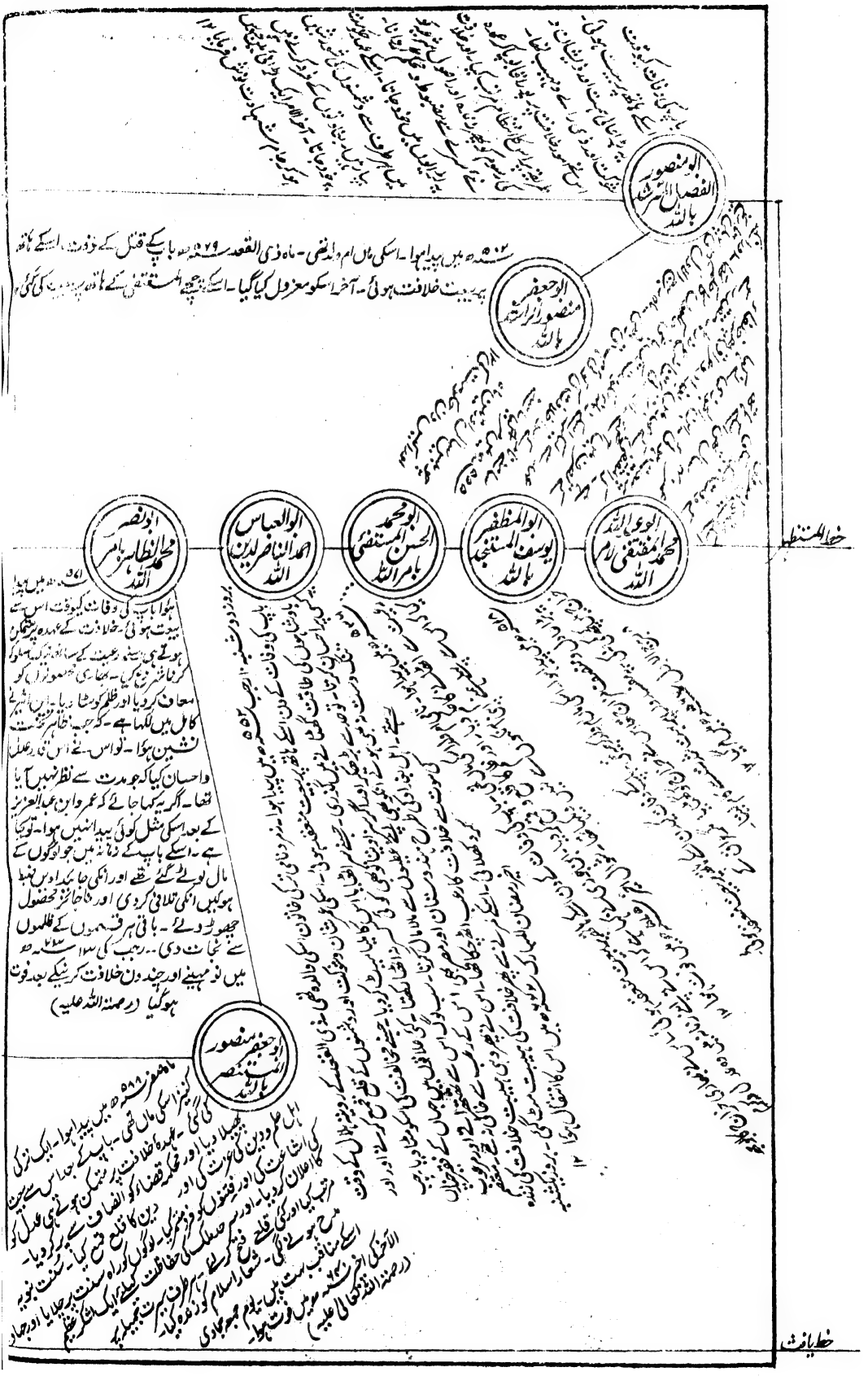
الفضل الرشید بالله
الوجعفر منصور المقتدر بالله
الوالعباس احمد الناصر لدین الله
ابوالمظفر یوسف المستنجد بالله
الوعبدالله محمد مقتفی لامر الله
خط المستظہر
خلافت

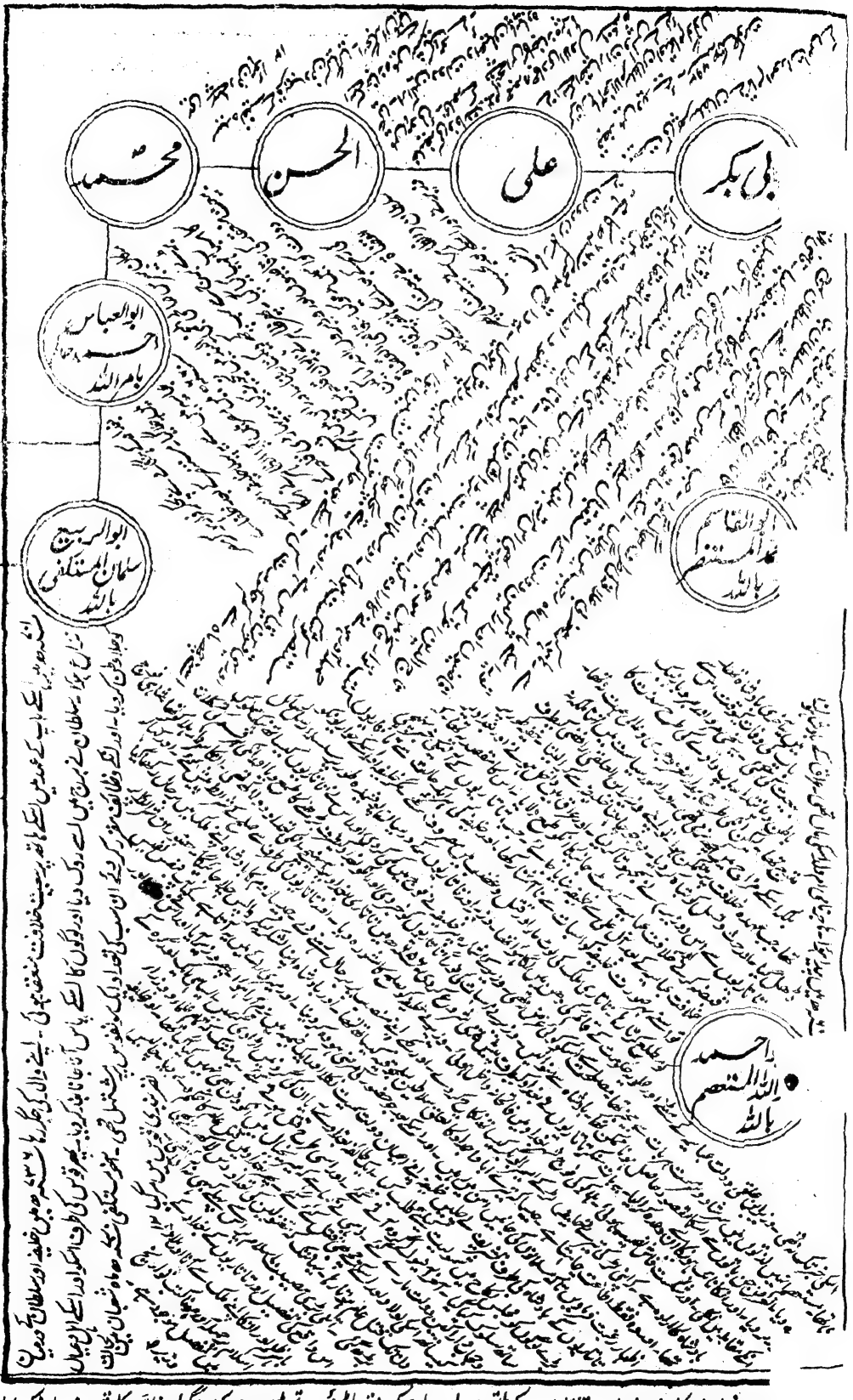

بھی اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہوا۔ اور تاتاریوں کے ہاتھ سے طرح طرح کی اذیتیں اٹھائیں۔ تھوڑی مدت کے بعد مرگیا۔ خدا اس کا یہ قصور معاف کرے اور نہ

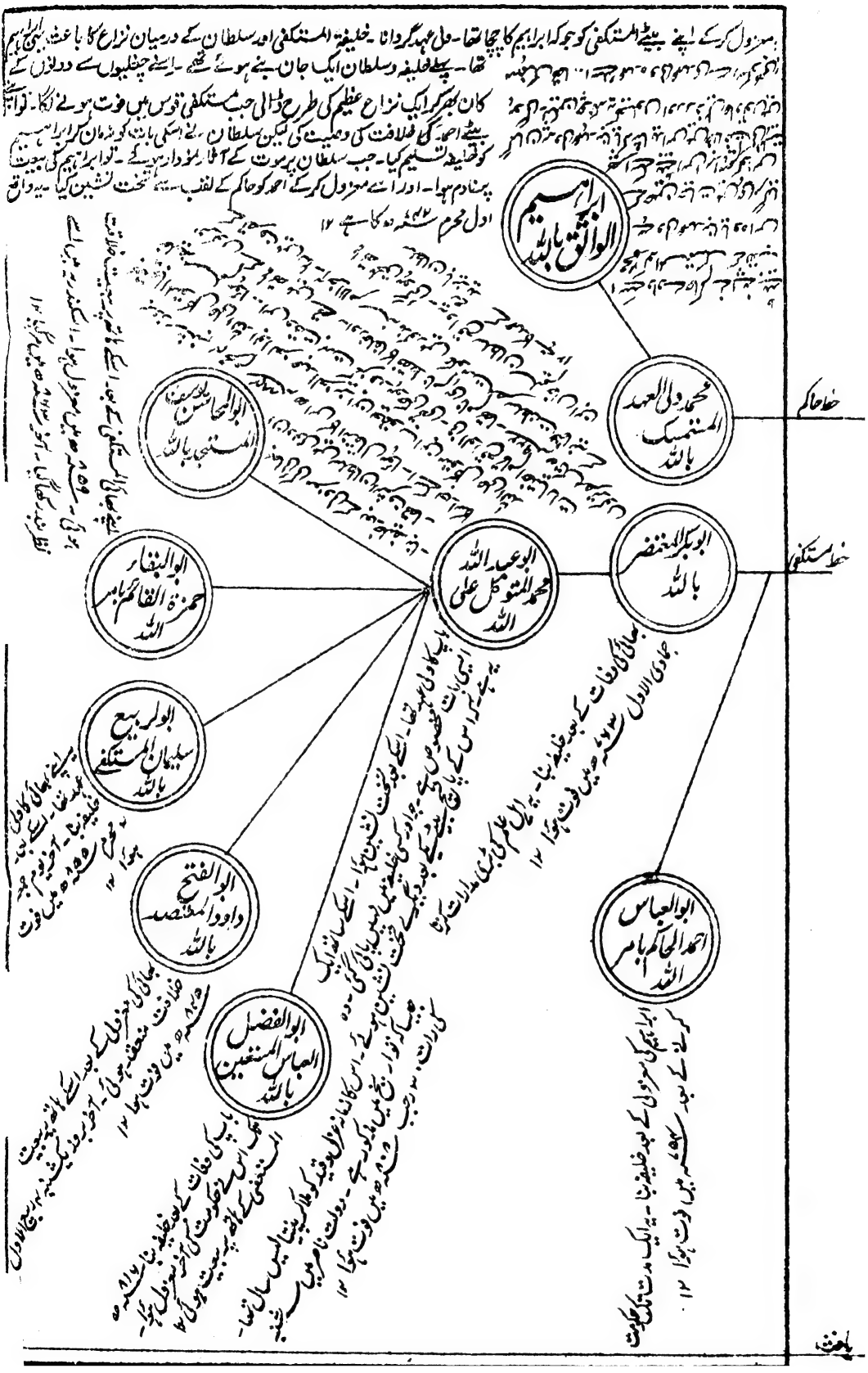
خط حاکم
خط مستکفی
ابراہیم الواثق باللہ
محمد ولی العہد المستمسک باللہ
ابوالمحاسن یوسف المستنجد باللہ
ابوالبقاء حمزۃ القائم بامر اللہ
ابوعبداللہ محمد المتوکل علی اللہ
ابوبکر المقتضر باللہ
ابوالربیع سلیمان المستکفی باللہ
ابوالفتح داود المعتصد باللہ
ابوالفضل العباس المستعین باللہ
ابوالعباس احمد الحاکم بامر اللہ

سلاطین آل عثمان خلد اللہ تعالےٰ ملکہم کے بیان میں۔ یہ نام جو ذیل میں مندرجہ ہیں یہ قدیم ترکی زبان میں ہیں۔ یہ کسی ضبط میں نہ تھے آخر ہم اس طور انکو ضبط میں لائے

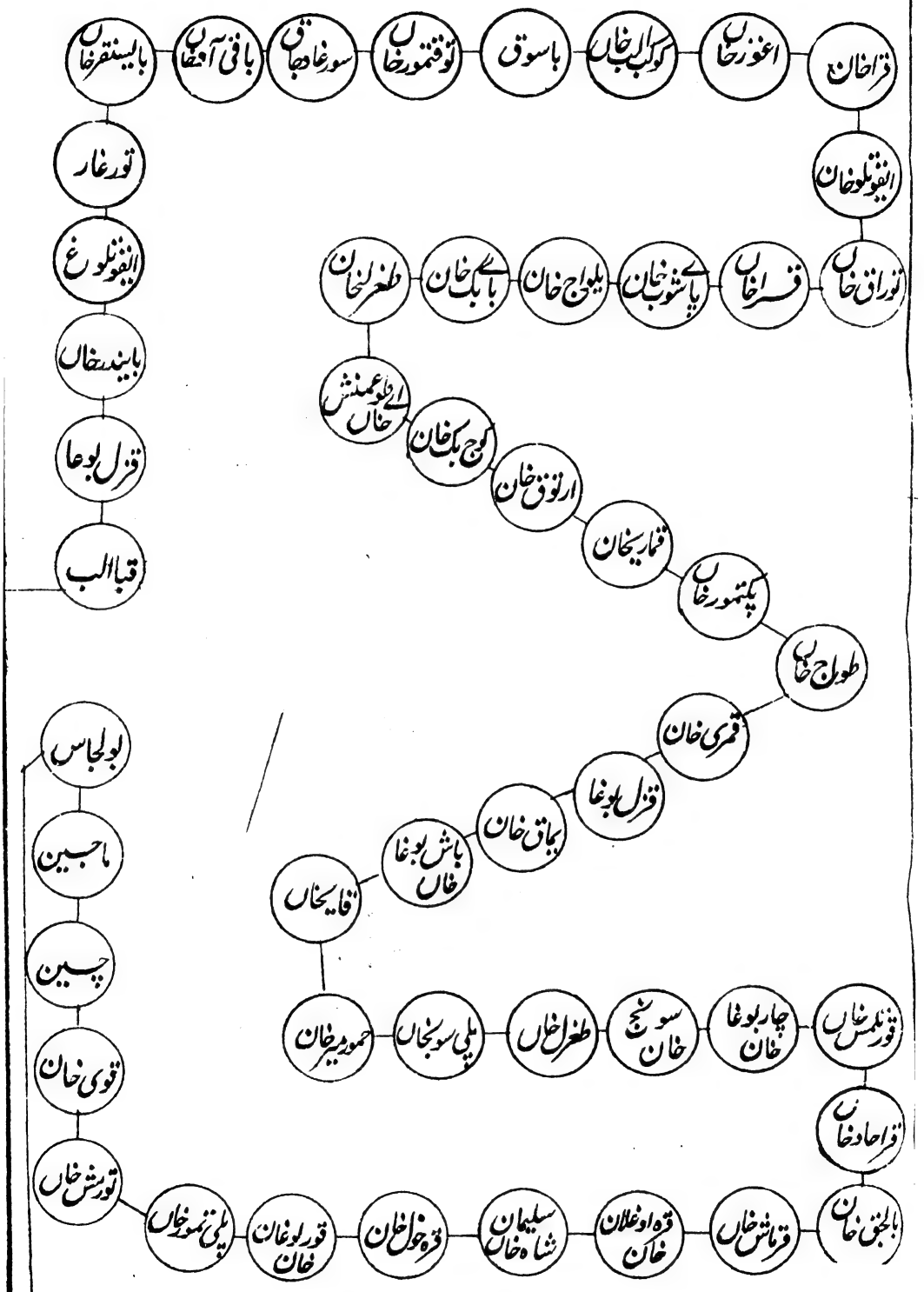

۱۲۷۸ء میں پیدا ہوا۔ اپنے باپ کے بعد سریر آرائے مملکت ہوا۔ ۳۵ سال اس نے حکومت کی۔ ۸۳ سال اس کی کل عمر تھی۔ بروسہ کو فتح کر کے اس نے اپنا دار الخلافہ بنایا۔ اس نے بہت سے شہر و قلعے فتح کئے۔ جہاد و فتح بلاد میں باپ سے بھی بڑھ گیا۔ اس نے اپنی سلطنت کو اور بھی وسیع اور اپنا بول بالا کیا۔ نصاریٰ اور باقی کفار عساکر اسلامیہ کے اترنے کے لئے جمع ہوئے۔ اور اس نے ان کے حملے کو مسلمانوں کے ملک سے روک لیا۔ دشمنوں نے اس بات پر اتفاق کیا۔ کہ بلاد روم ایلی سے چلکر اناطیہ تک اس پر حملہ کیا جائے۔ تاکہ سلطان اورخان کو اس کے محل میں قتل کریں سلیمان کا نہایت ہوشیار لڑکا مراد بک نامی تھا۔ اس نے سلطان سے اذن چاہا کہ میں دشمنوں کے اناطیہ پہنچنے سے پہلے ہی ایلی کی جانب پیشقدمی کر کے ان کو روک لیتا ہوں۔ باپ نے لڑکے کی نجابت و شجاعت و قابلیت کو دیکھ کر ایک جرار لشکر جس میں بڑے بڑے مشہور بہادر اور نامی شجاع تھے۔ اس کے ہمراہ کر دیا۔ یہ لشکر روم ایلی کی جانب بڑھا اور لشکر کفار سے جا مزاحم ہوا۔ دشمن کو ان کی آمد کی کوئی اطلاع نہ ہوئی۔ اور وہ اُس وقت اناطولیہ کی طرف عبور کرنا چاہتے تھے۔ وہاں دونوں لشکروں میں جنگ عظیم ہوا جس میں کفار کے بے حساب آدمی مارے گئے۔ اور باقی ماندہ نے قلعوں میں جا پناہ لی۔ مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا۔ اور ان کے بے حساب آدمی قتل و قید کئے۔ خدا نے اسلام کو فتح عنایت فرمائی اور نصاریٰ کو بُری طرح شکست و ذلت نصیب ہوئی۔ مسلمانوں نے چند قلعے فتح کر لئے۔ اب خوشی خوشی مراد بک اپنے باپ کی طرف لوٹا۔ سلطان اورخان نے بہت لڑائیں کیں اور کفار کا بڑا بھاری دشمن تھا۔ اچھی زندگی بسر کی۔ اور اپنا نیک کام پیچھے چھوڑ گیا۔ ۷۶۱ھ میں اس کا انتقال ہوا۔ تاریخ مذکور میں ایسا ہی ہے۔

۸۲۶ھ میں پیدا ہوا جب تخت نشین ہوا۔ تو اس وقت اس کی عمر ۱۸ سال تھی۔ اس نے ۳۱ برس سلطنت کی۔ یہ بہت بڑا شجاع و جری صف شکن حملہ آور تھا۔ یہ فراخ دل سے انعام دیتا۔ اس نے بڑی فتوحات کر کے ملک کو کشادہ کیا۔ اور دین کی اشاعت کی۔ اور کفار کو سخت ذلیل کیا یہ ہمیشہ کفار سے جہاد کرتا رہا۔ آخر جب اس کا بیٹا سلطان محمد بڑا ہوا۔ تو اس نے بیٹے کی قابلیت کو دیکھ کر تخت نشین کر دیا۔ اور خود گوشہ نشینی اختیار کی۔ تاریخ مذکور میں ایسا ہی ہے۔

۸۲۶ھ میں مستقل بادشاہ ہوا۔ ۷۷۷ھ میں اس کا تولد ہوا۔ اس کی عمر ۳۹ سال تھی اس ۹ سال حکومت کی۔ یہ بڑا بہادر اور جری مجاہد فی سبیل اللہ تھا۔ اس نے چند قلعے و شہر فتح کئے۔ اس نے اپنی جان کو غزا کے لئے وقف کر دیا۔ اس نے بڑے مدرسے جاری کئے اور کئی نیک کام میں بڑا حصہ لیا۔ سب سے پہلے عثمانیوں میں سے اس نے حرمین الشریفین کے خدام کے لئے وظائف مقرر کئے۔ ۸۲۵ھ میں فوت ہوا۔

السلطان بایزید خان

غازی ۸۵۶ھ میں پیدا ہوا۔ جب تخت نشین ہوا تو اس وقت اس کی عمر تیس سال تھی۔ اس کی کل عمر ۶۲ سال تھی سلاطین عثمانیہ میں اس کا نام روشن و ہویدا ہوا۔ اس نے بہت سے قلعے اور ملک فتح کئے۔ اس کے بھائی سلطان جم نے اسکے ساتھ لڑائی کی جس میں سلطان جم کو شکست ہوئی اور یہ فرار ہو کر مصر میں چلا گیا وہاں سے ایک لشکر لیکر واپس آیا۔ اور پھر لڑائی کی اور پھر دوبارہ شکست اُٹھائی۔ اور بھاگ کر ۸۸۷ھ میں نصاریٰ سے جا ملا۔ سلطان بایزید نے ایک غلام کو حجام کی صورت میں اس کے پاس بھیجا۔ جب سلطان جم نے اس غلام کو دیکھا تو اسکی طرف انگشت کرنے لگا۔ اور اس کا کام دریافت کیا اور حجامت کرنے کو کہا۔ اس حجام نے سلطان جم کا سر نہر آنود استرے سے مونڈا جسکی زہر سلطان کے جسم میں سرایت کر گئی۔ اور سلطان مر گیا۔ رحمۃ اللہ تعالےٰ۔ سلطان بایزید نے بہت نیک کام کئے۔ اس کے چند بیٹے تھے جو سب بادشاہ بنے اور اسکے پوتے بھی تھے۔ سلطان جہانشاہ و سلطان احمد و سلطان قورقود و سلطان محمود و سلطان عبداللہ و سلطان علم شاہ ... اُنہیں میں سے تھے یعنی سب سے نجیب و ہوشیار سلطان سلیم خان تھا جب یہ سب بڑے ہوئے۔ تو والد نے ان کو مناسب عالیہ بلاد روم کی طرف بھیجا سب سے بڑے بیٹے احمد کو اماسیہ کا بمع اسکے متعلقات کے بادشاہ بنایا اور اسکے ولی عہد بنانے کی توقع کی مگر جو خدا کو منظور ہو رہی ہوتا ہے اور سلطان جہان شاہ کو ولایت قرمان کا بمع اس کے متعلقات کے گورنر بنایا اور ایسا ہی سلطان قورقود کو مملکت منیشاوہ بمعہ اسکے متعلقات کے حاکم گردانا۔ اور سلطان سلیم کے لئے ملک طرابزون مخصوص کیا خدا کے علم میں اس نے بادشاہ ہونا تھا۔ باقی بایزید کے بیٹے اپنے اپنے ملکوں پر قابض ہو گئے۔ اور سلطان بایزید کو مرض نقرس لاحق ہو گیا۔ جو کہ سلاطین آل عثمان میں بکثرت پایا جاتا ہے سلطان ضعیف ہو گیا اور نقل و حرکت و سفر ترک کر دیا۔ چونکہ لشکر ایک مدت سے بیکار پڑا ہوا اکتا گیا تھا اس لئے لشکر نے ایک قوی مضبوط سلطان کی تلاش کی جو کہ نقل حرکت کا پورا کام سرانجام دے۔ بایں صفت موصوف سوائے سلطان سلیم کے اور کوئی نہ تھا۔ یہ اپنے سب بھائیوں سے بیدار مغز و ہوشیار تھا لشکر کا میلان اسکی طرف ہو گیا۔ اُس نے بھی لشکر کا دل اپنے حسن اخلاق و الطاف کی بدولت لے لیا۔ آخر الامر اپنے والد کے مقابلہ میں نکلا لیکن شکست کھائی۔ پھر دوبارہ مقابلہ کے لئے آیا۔ سلطان بایزید نے جب دیکھا کہ ارکان دولت اور لشکر کے دل سلطان کی طرف میلان ہیں۔ اس پر وزراء نے بھی یہی مشورہ دیا۔ کہ آپ سلطان سلیم کو تخت نشین کر دیں۔ اور خود اپنی بقیہ عمر آرام سے اور نہ میں گذاریں۔ جہانگہ آپ کی ہر قسم کی عزت و تعظیم ہو گی وزراء کے مشورہ سے سلطان کو اب سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ سوجھا کہ سلطان سلیم کو تخت نشین کر کے خود گوشہ نشینی اختیار کر لے

السلطان سلیم خان

بایزید نے اپنے بیٹے سلیم کو بلا کر عنان سلطنت اسکے ہاتھ میں دی۔ اور خود معہ چند خواص کے اور نہ کی جانب روانہ ہوا۔ جب قریہ جورلو میں پہنچا تو وہاں اُس کو کسی نے شہید کر ڈالا۔ یہ واقعہ ۹۱۸ھ کا ہے کذا فی تاریخ مکہ۔

اس نے عجم کی طاقت کو گھٹایا۔ اور مصر و تمام عرب اپنی قلم رو میں داخل کر لیا۔ ۸۷۲ھ امامیہ میں پیدا ہوا۔ ۹۱۸ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس نے کل ۹ سال حکومت کی اس لئے کہ یہ بڑا خون ریز سفاک و ظالم تھا۔ اور خدا تعالےٰ نے ظالم کی عمر گھٹا دینا ابتداء سے اپنی عادت میں جاری رکھا ہے۔ یہ سلطان بہت جابر و ظالم تھا۔ سزا دینے میں بڑی بے رحمی سے کام لیتا۔ لوگوں کے حالات کی تفتیش کرتا اور لڑائی کا بڑا دلیر و زبردست تھا۔ ملکی حالات کے تجسس میں رہتا۔ جب سلطان سلیم تخت نشین ہوا تو اس کے مقابلہ میں اس کا بھائی سلطان احمد نکلا دونوں بھائیوں میں بڑی لڑائی ہونیکے بعد سلطان احمد کو شکست ہوئی۔ سلطان احمد کا لشکر بھاگ گیا یہ اکیلا بمعہ تھوڑے سے لشکر سے میدان میں کھڑا رہا۔ اسکو قید کر کے سلطان سلیم کے پاس لائے اس نے اس کو بتاریخ ۹ صفر ۹۱۹ھ پھانسی کی سزا دی۔ سلطان قورقود بھاگا۔ مگر بھاگنے نے اس کو کوئی نفع نہ پہنچایا۔ آخر قید ہو کر بھائی کے حکم سے پھانسی دیا گیا۔ اور یہی سلوک سلطان محمد بن سلطان شاہنشاہ و سلطان عثمان ابن سلطان علم شاہ اور سلطان مصطفےٰ و سلطان اورخان و سلطان سلیمان سلطان محمود کی اولاد کے ساتھ کیا۔ ان کے چھ لڑکوں کو جو کہ ابھی گھوارے میں تھے۔ ایک ہی رات میں بمقام بورسا پھانسی دیدیا تمام شہر اس رات میں بے دردی کا عالم دیکھ رو اور چلا رہا تھا۔ جب سلطان سلیم کو ملکی کھٹکا نہ رہا۔ اس نے دوسرے بادشاہوں پر حملے شروع کر دیئے۔ اور کئی ملک فتح کر کے ان پر قبضہ کر لیا۔ اس نے شاہ اسمٰعیل ابن شاہ حیدر سے لڑائی کی جب مقابلہ ہوا۔ تو شاہ اسماعیل کو شکست ہوئی۔ سلطان نے اس کے بعد مراجعت کی۔ اور مصر کی طرف متوجہ ہوا۔ دولت چراکسہ کو شکست دیکر حلب و شام و مصر وغیرہ پر کئی شدید لڑائیوں کے بعد قابض ہو گیا۔ اور دولت چراکسہ کا اب سے خاتمہ ہی ہو گیا۔ یہ تمام ممالک ترکی کے ساتھ ملحق ہو گئے۔ آخر ۹۲۶ھ میں مر گیا۔ کذا فی تاریخ مذکور۔

۹۵۳ھ میں پیدا ہوا۔ ۹۷۴ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس سال اس نے حکومت کی۔ یہ سلطان بڑا مہیب و قصہ کا [illegible] اور علم میں شہرتھا اس نے بڑے بڑے آثار چھوڑے ہیں۔ ۱۰۰۳ھ میں فوت ہوا۔

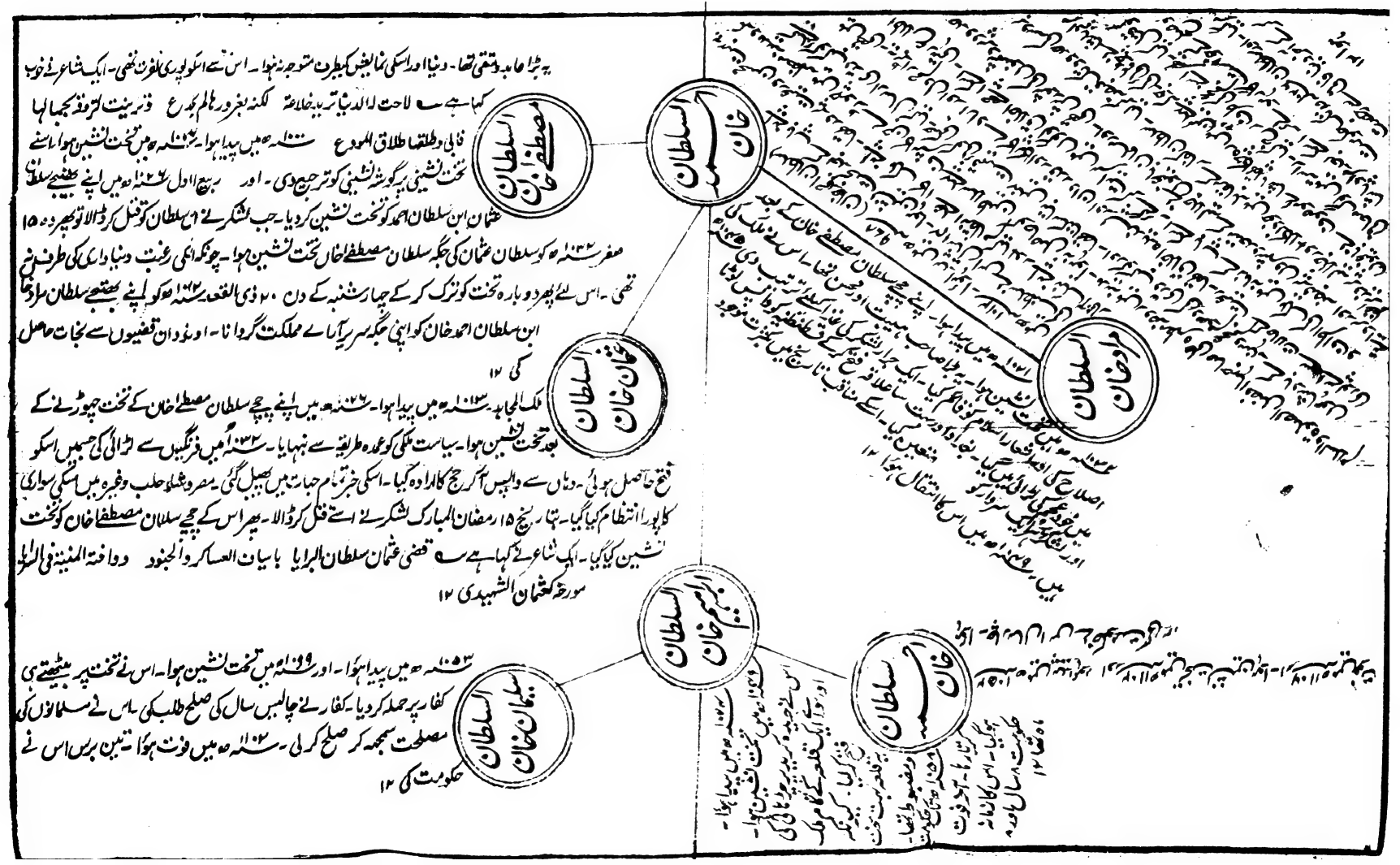

السلطان مراد خان

۱۱۷۱ھ میں پیدا ہوا۔ ۱۱۸۷ھ میں تخت نشین ہوا۔ یہ بڑا صاحب ہیبت اور محسن تھا۔ اس نے ملک کی اصلاح کی اور ۱۲۰۳ھ میں وفات پائی ۱۲

السلطان محمد خان

۱۱۸۷ھ میں پیدا ہوا۔ یہ بڑا صاحب ہیبت اور محسن تھا۔ اس نے ملک کی اصلاح کی اور ۱۲۰۳ھ میں وفات پائی ۱۲

السلطان بایزید یلدرم خان

۱۳۵۴ء میں پیدا ہوا۔ ۱۳۸۹ء میں تخت نشین ہوا۔ یہ بڑا صاحب ہیبت اور محسن تھا۔ اس نے ملک کی اصلاح کی اور ۱۴۰۳ء میں وفات پائی ۱۲

السلطان موسیٰ خان

۱۴۰۳ء میں تخت نشین ہوا۔ ایک جزیرہ کی لڑائی میں غائب ہو گیا۔ بعد اوہ دوست سا علاقہ فتح کیا۔ اسکے نام کا سکہ بھی جاری ہوا۔ ۱۴۱۰ء میں اس کا انتقال ہوا ۱۲

السلطان محمد خان

۱۴۱۰ء میں تخت نشین ہوا۔ ایک جزیرہ کی لڑائی میں غائب ہو گیا۔ بعد اوہ دوست سا علاقہ فتح کیا۔ اسکے نام کا سکہ بھی جاری ہوا۔ ۱۴۱۳ء میں اس کا انتقال ہوا ۱۲

السلطان مراد خان

۱۴۱۳ء میں تخت نشین ہوا۔ یہ بڑا صاحب ہیبت اور محسن تھا۔ اس نے ملک کی اصلاح کی اور ۱۴۵۱ء میں وفات پائی ۱۲

السلطان بایزید خان

۱۴۵۱ء میں پیدا ہوا۔ ۱۴۸۱ء میں تخت نشین ہوا۔ اس کا زمانہ حکومت ۱۸ سال رہا۔ ۱۵۰۱ء میں وفات پائی ۱۲

السلطان سلیم خان

۱۴۶۷ء میں پیدا ہوا۔ ۱۵۱۲ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے چالیس سال کی صلح طلب کی۔ اس نے مسلمانوں کی مصلحت سمجھ کر صلح کر لی۔ ۱۵۲۰ء میں فوت ہوا۔ تین برس اس نے حکومت کی ۱۲

السلطان سلیمان خان

۱۵۰۳ء میں پیدا ہوا۔ اور ۱۵۲۹ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے تخت پر بیٹھتے ہی کفار پر حملہ کر دیا۔ کفار نے چالیس سال کی صلح طلب کی۔ اس نے مسلمانوں کی مصلحت سمجھ کر صلح کر لی۔ ۱۵۶۶ء میں فوت ہوا۔ تین برس اس نے حکومت کی ۱۲

السلطان احمد خان

۱۶۷۳ء میں پیدا ہوا۔ ۱۶۹۱ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے تخت پر بیٹھتے ہی کفار پر حملہ کر دیا۔ کفار نے چالیس سال کی صلح طلب کی۔ اس نے مسلمانوں کی مصلحت سمجھ کر صلح کر لی۔ ۱۷۰۳ء میں فوت ہوا۔ تین برس اس نے حکومت کی ۱۲

السلطان مصطفےٰ خان

۱۷۰۷ء میں پیدا ہوا۔ ۱۷۳۰ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے تخت پر بیٹھتے ہی کفار پر حملہ کر دیا۔ کفار نے چالیس سال کی صلح طلب کی۔ اس نے مسلمانوں کی مصلحت سمجھ کر صلح کر لی۔ ۱۷۵۴ء میں فوت ہوا۔ تین برس اس نے حکومت کی ۱۲

السلطان عثمان خان

۱۷۱۸ء میں پیدا ہوا۔ ۱۷۵۴ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے تخت پر بیٹھتے ہی کفار پر حملہ کر دیا۔ کفار نے چالیس سال کی صلح طلب کی۔ اس نے مسلمانوں کی مصلحت سمجھ کر صلح کر لی۔ ۱۷۵۷ء میں فوت ہوا۔ تین برس اس نے حکومت کی ۱۲

السلطان مصطفےٰ خان

۱۷۲۸ء میں پیدا ہوا۔ ۱۷۵۷ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے تخت پر بیٹھتے ہی کفار پر حملہ کر دیا۔ کفار نے چالیس سال کی صلح طلب کی۔ اس نے مسلمانوں کی مصلحت سمجھ کر صلح کر لی۔ ۱۷۷۴ء میں فوت ہوا۔ تین برس اس نے حکومت کی ۱۲

یہ بڑا عابد و متقی تھا۔ دنیا اور اسکی نمائش کیطرف متوجہ نہ ہوا۔ اس نے اسکو پوری نفرت تھی۔ ایک شاعر نے خوب کہا ہے ؎ لاحت لاالدنیا تریہ خلاعۃ لکنہ بغرور ہالم یخدع وزینت لہ وقد بجہا لہا فابی وطلقہا طلاق الممدوع

۱۱۰۰ھ میں پیدا ہوا۔ ۱۱۲۳ھ میں تخت نشین ہوا اس نے تخت نشینی پر گوشہ نشینی کو ترجیح دی۔ اور ربیع الاول ۱۱۶۷ھ میں اپنے بھتیجے سلطان عثمان ابن سلطان احمد کو تخت نشین کر دیا۔ جب لشکر نے اس سلطان کو قتل کر ڈالا تو پھر ۱۵ صفر ۱۱۶۸ھ کو سلطان عثمان کی جگہ سلطان مصطفےٰ خاں تخت نشین ہوا۔ چونکہ انکی رغبت دنیا داری کی طرف نہ تھی۔ اس لئے پھر دوبارہ تخت کو ترک کر کے چہارشنبہ کے دن ۲۰ ذی القعدہ ۱۱۶۸ھ کو اپنے بھتیجے سلطان مراد ابن سلطان احمد خان کو اپنی جگہ سریر آرائے مملکت کروانا۔ اور دنیوی قضیوں سے نجات حاصل کی ۱۲

ملک المجاہد ۱۱۳۳ھ میں پیدا ہوا۔ ۱۱۶۸ھ میں اپنے چچے سلطان مصطفےٰ خان کے تخت چھوڑنے کے بعد تخت نشین ہوا۔ سیاست ملکی کو عمدہ طریقہ سے نبھایا۔ ۱۱۷۲ھ میں فرنگیوں سے لڑائی کی جسمیں اسکو فتح حاصل ہوئی۔ وہاں سے واپس آکر حج کا ارادہ کیا۔ اسکی خبر تمام جہاز میں پھیل گئی۔ مصر و شام و حلب وغیرہ میں اسکی سواری کا پورا انتظام کیا گیا۔ تہا۔ رہیج ۱۵ رمضان المبارک لشکر نے اسے قتل کر ڈالا۔ پھر اس کے چچے سلطان مصطفےٰ خان کو تخت نشین کیا گیا۔ ایک شاعر نے کہا ہے ؎ قضی عثمان سلطان البرایا باسیاف العساکر والجنود ووافتہ المنیۃ فی الرابا مورخہ کعثمان الشہیدی ۱۲

السلطان محمد خان
السلطان احمد خان
السلطان عبدالمجید خان
السلطان محمود خان
السلطان عبدالعزیز خان
السلطان مصطفےٰ خان
السلطان عثمان خان
السلطان مصطفےٰ خان
السلطان محمود خان
السلطان سلیم خان
السلطان مصطفےٰ خان
السلطان عبدالحمید خان

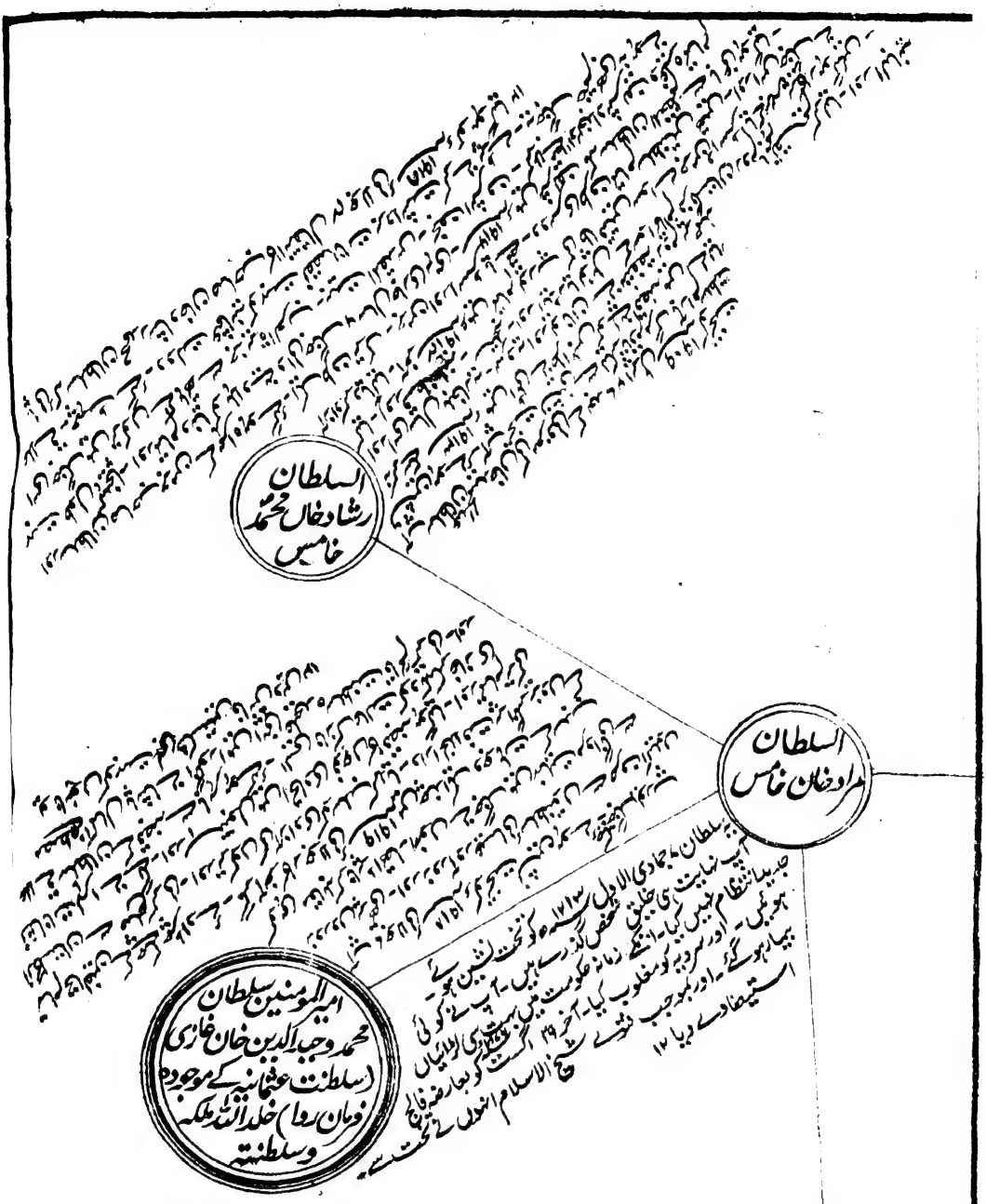

آپ سلطان ۲ جمادی الاول ۱۲۷۳ھ کو تخت نشین ہوئے۔ آپ نہایت ہی خلیق شخص تھے۔ آپ سے کوئی جدید انتظام نہیں کیا۔ انکے زمانہ حکومت میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ اور سرویہ کو مغلوب کیا۔ آخر ۲۹ اگست ۱۹۰۱ء کو بعارضہ فالج پیدا ہوگئے۔ اور بمجبور شیخ الاسلام انھوں نے تخت سے استعفا دے دیا ۱۲

یہ سلطان ۱۲۹۳ھ میں تخت نشین ہوئے۔ آپ کے عہد حکومت میں سرویا اور مانٹی نیگرو کو جنگ کے دوران میں پے در پے شکستیں دی گئیں۔ اور ترک سرویہ کے مالک ہوگئے۔ انہوں نے ملکی انتظام میں بہت بڑی بڑی اصلاحیں کیں نوج کو مزید ترقی دی۔ حجاز ریلوے مکہ معظمہ سے لیکر دمشق تک تیار کرائی۔ غرضیکہ سلطنت عثمانیہ کو بہت ترقی ہوئی۔ اور ہمیشہ کفاروں کو شکست دیتے رہے۔ فتح ہمیشہ ان کے قدموں پر رہی۔ دولت عثمانیہ میں آپ جیسا باہمت کوئی سلطان نہیں گذرا۔ آخر ۲۷ اپریل ۱۹۰۹ء مطابق ۱۳۲۷ھ کو آپ معزول کر دیے گئے۔ اور قصر بلدیز میں محصور کیے گئے۔ جہاں آپ ۱۱ فروری ۱۹۱۸ء کو انتقال کر گئے ۱۲

ساتواں باب اُن قبائل کے بیان میں کہ جن کا ذکر نسابوں نے تو کیا ہے لیکن اُن کو کسی معینہ قبیلہ سے نہیں ملایا

میں خدا کے بھروسے سے شروع کرتا ہوں۔ (بنی اسعد) بروزن فعل۔ عرب کا ایک بطن ہے جوہری نے صحاح بن اسفاد ذکر کیا ہے لیکن ان کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا۔

(بنی زبیعہ) اسد کا بطن ہے۔ جوہری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ کس قبیلہ بنی اسد میں ہے۔ (آل جحو) عرب کا بطن ہے۔ بلاد مغرب میں جربہ کے راستہ پر قالس کے نواح میں آباد ہے۔ مسالک الابصار میں ان کا ذکر ہے لیکن کسی خاص قبیلہ سے نہیں ملایا گیا۔ اور کہا ہے کہ ان میں بہت سے مشائخ ہیں۔ وغیرہ وغیرہ بھی انہیں مشائخ سے ہیں۔ (آل سلطان) حمدانی نے ان کو عرب بریۃ الحجاز میں شمار کیا ہے۔ اور کسی خاص قبیلہ سے ان کی نسب نہیں ملائی۔ عرب کے آل مری کے حلیفوں میں سے ان کو شمار کیا ہے۔ (آل ظفیر) حمدانی نے عرب البریہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور کسی قبیلہ کے ساتھ ان کو نہیں ملایا۔ اور کہا ہے۔ کہ یہ آل مری عرب الشام کے خلفا ہیں۔ (آل عیسیٰ) حمدانی نے عرب الحجاز سے ان کو شمار کیا ہے۔ اور کسی قبیلہ کی طرف ان کی نسب نہیں کی۔ نہایت الارب نے جس آل عیسیٰ کا پہلے ذکر کیا ہے۔ ان میں سے یہ نہیں۔ (آل غزی) عرب بریہ الحجاز کا بطن ہے حمدانی نے ان کو عرب بریۃ الحجاز سے شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب نہیں بیان کی۔ (آل نطاح) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا شمار عرب العذار قبیلہ عرب المسیب جو کہ بلاد عراق میں آباد ہیں۔ میں کیا ہے۔ اور ان کی نسبت کسی قبیلہ کی طرف نہیں کی۔ پھر حمدانی نے لکھا ہے کہ عرب العذار خلفا اور ملوک تاتار کی اطاعت نہیں کیا کرتے تھے۔ اس لئے کہ یہ لوگ اپنے نیستانوں کی پناہ میں اپنی عمریں مزے سے سیر کیا کرتے۔ (آل ابی فضل) آل ربیعہ عرب الشام کے حلیف ہیں۔ حمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کی نسب نہیں بیان کی بعض نے کہا ہے۔ کہ یہ لوگ سعد العشیرہ کی طرف منسوب ہے۔ اور بعض نے ان کو بنی ہلال سے ملایا ہے۔ (اولاد ابی طالب) افریقہ کے عربوں کا بطن ہے۔ تعوب افریقہ کے امراء اولاد ابی الیل سے ان کی عداوت ہے۔ مسالک الابصار میں ہے۔ کہ ان کے کئی قبائل ہیں۔ (اولاد الدویریہ) عرب کا بطن ہے۔ بنی زید ابن حرام ابن جذام کے حلیف ہیں۔ جوف میں آباد ہیں۔ حمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کسی قبیلہ سے ان کو نہیں ملایا۔ (اولاد صورت) عرب کا بطن ہے۔ بلاد مغرب کی غربی جانب بشری کے متصل آل حجر و کعوب کے درمیان یہ لوگ آباد ہیں۔ صاحب عبر نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ یہ چھوٹا سا طائفہ ہے۔ (البرجان) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کسی قبیلہ کی طرف ان کی نسبت نہیں کی۔ اور اس نے ان کو عرب نطاح قبیلہ عرب بریۃ الحجاز میں شمار کیا ہے۔ مسالک الابصار میں ہے کہ شہر بریک و نعام جو کہ وادی منیع کے قریب ہیں یہ وادی ایسی ہے کہ اگر اس کا راستہ کسی چھوٹی سی چیز سے بند کیا جائے۔ تو کوئی شخص اندر نہیں جا سکتا اور احسی و قطیف کے سواروں کا راستہ بھی یہی ہے۔ جو کہ بحرین سے مکہ معظمہ کو جاتے ہیں۔ ان کے حق میں کسی نے کہا ہے ؎

لعلك توطيني نعاما واهله وان بان بالحجاج عنه طريقي

(الحجور) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر عرب بطائح العراقی میں کیا ہے۔ اور ان کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا اور کہا کہ یہ لوگ مشیخہ ابن زریق قبیلہ سنبس میں آباد ہیں۔ اور یہ لوگ اپنے نیستانوں کی پناہ میں رہنے اور خلفا کی اطاعت نہیں کرتے تھے۔ آخر میں انہوں نے مکانوں کی رہائش اختیار کی اور اہل مدر اور ان کی اقامت وہیں نیستان میں ہی رہی۔ خدا تعالےٰ کہیں سے ان کو رزق پہنچا دیتا تھا۔ (الحدار یہ) عرب جو کہ بعد بجاۃ میں آباد ہیں۔ ان کا بطن ہے۔ شہابی نے ان کا ذکر اپنی کتاب التعریف میں کیا ہے اور ان کی نسب نہیں بیان کی۔ اور کہا ہے۔ ان کا ایک شیخ سمرہ ابن مالک نامی تھا۔ بڑا ذی اقتدار اور صاحب شان و شوکت تھا۔ حبشیوں اور سوڈانیوں سے ہمیشہ برسرپیکار رہتا۔ اور ان کے مال و قیدی پکڑ لاتا۔ ان سے بڑے بڑے نشانات و افعال محمودہ باقی

ہیں۔ اور اس نے ذکر کیا ہے۔ کہ سلطان نے اس کو قبیلہ عربان جو کہ قوس و مشور کے متصل ہے ..... فتح کیا تھا (الحلیلہ) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے عرب العارض میں ان کا شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ اور کہا ہے۔ کہ العارض وشم کے درے ہے۔ اور وشم وہ ہے۔ کہ جہاں کہ آل فضل کی انتہا ہے جب کہ آل فضل بر (جنگل) میں پھیلے تھے۔ (الخرسان) عرب کا بطن ہے۔ ان کو عرب بریۃ الحجاز آل مری عرب الشام میں شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب نہیں بیان کی۔ (اللدّاس) عرب کا بطن ہے۔ یمن میں آباد ہے۔ شہابی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (الربعیون) عرب کا بطن ہے حمدانی نے ان کا شمار بن زید ابن حرام ابن جزام میں کیا جو کہ جوف آباد میں بسا ہوا ہے اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں کی۔ (الرداليون) عرب کا بطن ہے۔ ان کو اصدف بنی زید ابن حرام ابن جذام شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسبت کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ ان کے مساکن بنی زید کے ساتھ جوف میں ہیں۔ (الرفیدات) جوہری نے کہا ہے۔ کہ یہ لوگ عرب کا ہی رفیدہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ لوگ لخم کا ہی ہیں۔ نابغہ کی مراد اس شعر میں یہی لوگ ہیں ؎ سقاني الرفيدات من سودي ومن عمي ۔ (الزراق) عرب بریۃ الحجاز کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کو اصدف آل مری عرب الشام سے شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (السرحیین) عرب کا بطن ہے حمدانی نے ان کو خلفاء آل فضل سے شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (الضبیبات) عرب بریۃ الحجاز کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کو آل فضل کے خلیفوں میں سے شمار کیا۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (العائذ) حمدانی نے کہا ہے کہ یہ لوگ عرب میں بکثرت ہیں۔ مصر میں عائذ جذام اور حجاز میں عائذ ربیعہ مشہور ہیں۔ اور عائذ قریر کا شمار ثعلبہ میں اس وقت سے ہونے لگا جب کہ ثعلبہ و جذام فرار ہوتے تھے۔ (العقفان) عرب بریۃ الحجاز کا بطن ارض برک و نعام میں آباد ہے حمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا۔ (العتق) عبر میں ہے کہ یہ حجر حمیر اور حجر ابن ذی رعین ہے اور سعد العشیرہ قبیلہ کنانہ ابن خزیمہ کا بطن ہے۔ ابن حزم نے کہا ہے۔ کہ ان کو عتق اس لئے کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برسر پیکار ہوا۔ خدا نے حضور علیہ السلام کو فتح دی۔ یہ قید ہوئے۔ حضور نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ اس وقت سے ان کو العتق (آزاد شدہ) کہتے ہیں۔ کتاب کے ابتدا میں گذر چکا ہے۔ کہ سوائے تین قبائل کے جو کہ تنوخ و غسان و العتق ہیں باقی تمام عرب ایک ہی باپ کی اولاد ہے۔ زید الحارث العتقی صحابی انہیں میں سے تھا۔ عبد الرحمن ابن قاسم امام مالک رضی اللہ عنہ کا ساتھی بھی انہیں میں سے تھا۔ (المرابدہ) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کو بریک و نعام اور اس کے حوالی عرب الجزع میں سے شمار کیا ہے۔ اور اس نے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (العنیمیون) عرب کا بطن ہے۔ حمدانی ان کو ثعلبہ قبیلہ طے شامیوں کا جو کہ مصر کے متصل ہیں۔ سے شمار کیا۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی تنوخ) جوہری نے کہا ہے کہ یہ یمن یعنی قحطانیہ کا حی ہے۔ اس نے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں بیان کیا۔ المؤتمر صاحب حماۃ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے۔ کہ یہ لوگ قضاعہ میں سے ہیں۔ ابو عبید نے کہا ہے۔ کہ یہ تین بطن نزار و احلاف و فہم ہیں۔ اور ان کو بنی تنوخ اس لئے کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ شام کے مقام تنوخ میں مالک بن زہیر ابن عمر ابن فہم ابن تیم اللہ ابن اسد ابن وبرہ ابن تغلب ابن حلوان اور مالک ابن فہم مالک ابن زہیر کے چچے کے پاس اقامت پذیر ہوئے تھے۔ ابن سعید نے کہا ہے۔ کہ بعض لوگ ضجاعمہ و دوس کو جو کہ بحرین میں رہتے تھے۔ تنوخ کہتے ہیں۔ حمدانی نے کہا ہے۔ کہ معرہ جو کہ شام میں ہیں۔ تنوخ کے ساتھی تھے۔ یعنے ان کی کثیر جماعت انہیں کی وجہ سے منع ہوئی ہے۔ (الاحلاف) تنوخ کا فرقہ ہے۔ اور یہ عرب کے عام جیوان میں سے ہیں۔ (الحارثہ) عرب کا بطن ہے حمدانی نے ان کو مصر کے عربوں میں شمار کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنو برید) عرب کا بطن خزاعہ کے احلاف میں سے ہے۔ (بنی بیاضہ) عرب کا بطن ہے۔ قطیا مشرقی مصر شام کی حدود پر یہ لوگ آباد ہیں۔ حمدانی نے ان کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا (بنی جارم) عرب کا بطن ہے جوہری نے ان کا ذکر کیا ہے مگر کسی قبیلہ سے ان کی نسب نہیں ملائی۔ اور بعض کے قول والحازمی عمید ہا سے اس نے استشہاد پکڑ لیا ہے۔ (بنی جرم) عامۃ قبیلہ

قحطانیہ یا عدنانیہ پڑا اختلاف الرائے ہے۔ (بنی حارثہ) عرب کا لبطن ہے۔ ہمدانی نے ان کو آل مرو کے احلاف میں سے شمار کرتے ہوئے کسی قبیلہ سے ان کی نسب نہیں ملائی۔ (بنی حارثہ) بھی عرب کا لبطن ہے۔ ہمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کسی خاص قبیلہ سے ان کی نسب نہیں ملائی۔ اور کہا ہے کہ یہ لوگ بجنبین ہیں۔ اور شام میں اقامت پذیر ہیں۔ (بنی حدان) بنی سعد کا لبطن ہے ہمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے یہ نہیں بتایا کہ یہ کن سعود میں سے ہیں۔ (بنی حلیحہ) عرب کا لبطن ہے ہمدانی ان کو عرب الحجاز میں شمار کرتے ہوئے کسی قبیلہ سے ان کی نسب نہیں ملائی۔ (بنی حماص) عرب کا لبطن ہے۔ دیار مصر کے مشرقی برّ (جنگل) سیوطیہ میں آباد ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ لخم قبیلہ قحطان سے ہیں۔ اور مشہور شہر شرق حماس انہیں کی طرف منسوب ہے۔ (بنی حی) عرب کا لبطن ہے۔ ہمدانی نے آل فضل عرب الشام سے شمار کرتے ہوئے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی خلیفہ) جنیبین مالک ابن خبیب کے رہط کا لبطن ہے۔ یہ لوگ وقہلیہ و مرتاحیہ دیار مصر میں آباد ہیں۔ ہمدانی نے کہا ہے کہ یہ لوگ بنی حصین کے حلیف بنی عبید کے مقابلہ میں ہیں۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ ہر ہیط میں حراز نامی ان کا ایک موضع ہے۔ (بنی رعین) عرب کا لبطن ہے۔ قضائی نے ان کو اپنی خطط میں بیان کیا ہے۔ کہ یہ لوگ ان میں سے ہیں۔ جو کہ فتح مصر کے وقت مصر میں گئے اور وہیں مختلط ہو گئے تھے۔ اور اس نے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی رمیم) عرب کا لبطن ہے۔ ہمدانی نے ان کو آل فضل عرب شام کے احلاف میں سے شمار کرتے ہوئے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی (بنی زبید) عرب کا لبطن ہے۔ غوطہ دمشق میں آباد ہیں۔ مسالک الابصار میں ان کا ذکر ہے۔ لیکن یہ پتہ نہیں کہ کس زبید سے ہیں (بنی سعد) عرب صرف کا لبطن ہے۔ ہمدانی نے کہا ہے۔ کہ یہ لوگ جذام سے ہیں۔ اور اس نے یہ نہیں بتایا۔ کہ یہ کس سعد جذام کے قبائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ (بنی سماک) عرب کا لبطن ہے۔ ہمدانی نے بحیرہ کے عربوں میں سے جو کہ ہرقہ سے عقبہ کبیر تک آباد ہیں۔ ان کو شمار کیا ہے اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی شکل) عرب کا لبطن ہے۔ جوہری نے ان کا ذکر کرتے ہوئے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی شما) عرب کا لبطن آل ربیعہ عرب الشام کے خلفاء میں سے ہیں۔ ہمدانی ان کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی شمر) عرب کا لبطن ہے۔ اجا و سلمی لام کے جوار میں آباد ہیں۔ ہمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی صدر) صدریہ بھی عرب کا لبطن ہے۔ صدریہ شام سے مصر تک خشکی کا راستہ ہے۔ ہمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے ان کی نسب کسی قبیلہ سے نہیں ملائی۔ (بنی عائذ) قریہ کا لبطن ہے ہمدانی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے قریہ کو کسی قبیلہ سے نہیں ملایا۔ (بنی عمر) عرب کا لبطن مصر میں آباد ہے۔ (بنی کلب) عرب کا لبطن دیار مصر۔ نہایت الارب کے مصنف نے کہا ہے۔ کہ یہ مجھے معلوم نہیں ہوا۔ یہ پہلے لبطون سے ہیں۔ یا ان کلب سے ہیں۔ جن کا ذکر پیچھے آیا ہے۔

آٹھواں باب اُن قبائل کے بیان میں کہ جن میں نسبا ہوں کا اختلاف ہے کہ یہ عرب سے ہیں یا نہیں

خدا کے بھروسے سے شروع کرتا ہوں۔ (البربر) ایک بڑا جیل بلاد مغرب اور بعض مصر میں آباد ہیں۔ ان کی نسب میں بہت اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ عربی ہیں۔ آگے اس میں بھی اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ اوزاع سے ہیں جو کہ یمن میں آباد ہے۔ اور بعض نے کہا ہے۔ کہ یہ غسان وغیرہ سے ہیں۔ سیل عرم کے زمانہ میں یہ لوگ پراگندہ ہوتے تھے مسعودی نے ایسا ہی کہا ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ ابرہہ ذوالمنار یمن نے جب عرب سے لڑائی کی تھی۔ تو وہ ان سے پیچھے رہ گیا تھا۔ ایک روایت ہے کہ یہ لقمان ابن حمیر ابن سبا کی اولاد ہیں۔ جب اس نے اپنی اولاد کا ایک گروہ مغرب میں بایں غرض روانہ کیا تھا کہ وہ جا کر آبادی کریں۔ تو ان کی وہاں نسل پھیل گئی۔ اور یہ لوگ قبیلہ لخم جذام سے ہیں۔ جو کہ فلسطین ملک شام میں آباد تھے۔ اور فارس

کے کسی بادشاہ نے انہیں وہاں سے نکلنے پر مجبور کیا۔ آخر یہ لوگ مصر میں وارد ہوئے۔ تو وہاں کے بادشاہوں نے وہاں اقامت پذیر ہونے سے ان کو روکا۔ بعض نے کہا ہے کہ افشان ابن ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ حمدانی نے کہا ہے کہ یہ لوگ برابن قیدار ابن اسماعیل ابن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اور اس (برابن قیدار) نے بادشاہی کے کام شروع کر دیئے۔ تو باپ نے ناراض ہو کر اُسے گھر سے نکال دیا۔ اور کہا کہ اے بربر چلا جا تو بربر ہو گیا۔ ایک روایت میں یہ لوگ بربر ابن تملی ابن مازیغ ابن کنعان ابن حام ابن نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اور بروائتے تمثیلاً ابن مارماب ابن عمرو ابن عملاق ابن اود ابن ارم ابن سام ابن نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اور بروائتے اخلاط ابن کنعان والعمالیق کی اولاد ہیں۔ اور ایک روایت میں حمیر و مصر و قبط سے ہیں اور ایک روایت میں بنی اسرائیل کے بادشاہ جالوت کی اولاد ہیں۔ اس کے سوا بھی اقوال ہیں۔ یہ بہت سے قبائل اور بڑے بڑے شعوب اور متفرق طوائف ہیں۔ (ابرانش) بربر کا بطن ہے یہ لوگ برانش ابن بربر کی اولاد ہیں۔ (بنی لواتہ) اپنے باپ لواتہ کے نام سے مشہور ہیں۔ بتر ابن بربر کا بطن ہے۔ یہ لواتہ اصغر ابن لواتہ اکبر ابن زحیک ابن مادغش ابن بربر کی اولاد ہیں۔ اس کے سوا بھی اقوال ہیں۔ ان کے بہت سے بطن ہیں۔ (البلاریہ) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے (بنی ابی کثیر) لواتہ بربر کا بطن ہے (بنی اردواحہ) برانس قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی امرات) زناتہ کے قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی الجلاس) جد خاص لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے (بنی الحجاج) مزورہ قبیلہ لواتہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی الحکم) مزورہ قبیلہ لواتہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی الشعریہ) حمدانی نے کہا ہے۔ یہ لواتہ کے حلیف ہیں۔ (بنی اردیہ) برانس قبیلہ بربر کا بطن ہے اور اردیہ ابن برنس ابن بربر کی اولاد ہیں۔ اپنے باپ کے نام سے مشہور ہیں۔ (بنی اروبغ) برانس قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ ان کو اوربغہ کہتے ہیں۔ (اولاد زعازع) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے (الحماسنہ) بنی زریعہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (الضیاعنہ) بنی زریعہ قبیلہ لواتہ کا بطن ہے۔ (القراطسہ) بنی مزدش قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی برکین) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے (بنی حمار) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی دیکان) مکلاتہ قبیلہ بتر بربر کا بطن ہے۔ (بنی روحین) لواتہ کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (بنی زریہ) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی زمور) بتر قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی زناتہ) بتر قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ اپنے باپ کے نام سے مشہور ہیں۔ (بنی زنارہ) اپنے باپ کے نام سے مشہور ہیں۔ لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی زوارہ) کتامہ قبیلہ برانس بربر کا بطن ہے۔ (بنی زوارہ) اپنے باپ کے نام سے مشہور ہیں۔ نحریہ قبیلہ ببربر کا بطن ہے۔ (بنی زواغہ) اپنے باپ کے نام سے مشہور ہیں۔ ضریسہ البتر قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی زوبلیہ) اپنے باپ کے نام سے مشہور ہیں۔ بربر کا بطن ہے۔ (بنی زید) زریہ قبیلہ لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی زیری) صنہاجہ قبیلہ برانس بربر کا بطن ہے۔ (بنی سدانہ) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی سومانہ) بتر قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ عبر میں ان کا ذکر ہے۔ (بنی شمدن) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی صالح) زنارہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی صہاجہ) البرانس قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی ضریسہ) البتر قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی عامر) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی عبدالحق) بنی مرین قبیلہ زناتہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی عبدالواد) زناتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی عبید) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی عجیشہ) برانس قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی عرہان) زنارہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی علی) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی غراوسین) مزورہ قبیلہ لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی غمارہ) مصمودہ قبیلہ برانس بربر کا بطن ہے (بنی قطران) ہوارہ قبیلہ بربر یامیر کا باختلاف آراء کا بطن ہے۔ (بنی قطوفہ) لواتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے (بنی کتامہ برانس قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی کریب) ہوارہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی محدول) لواتہ کا بطن ہے (بنی مدرش) ہوارہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی مختار) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی مرین) زناتہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی مزاتہ) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی مسلم) زنارہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (مصفوفہ) مرد بیس زنارہ قبیلہ بربر کا بطن ہے (بنی مصلہ) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی مصمودہ) برانس قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ (بنی مغیلہ) بنی فاتن ضربہ قبیلہ بتر بربر کا بطن ہے۔ عبر میں ان کا ذکر ہے۔ (بنی نور) بنی بلال قبیلہ لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی ہسلورہ) برانس قبیلہ بربر کا بطن ہے (بنی نہاد

مصمودہ قبیلہ بربر کا بطن ہے۔ ابوحفص مہدی ابن تومرت کا ساتھی انہیں میں سے ہے۔ (ہوارہ) اور لغیہ قبیلہ برانس بربر کا بطن ہے۔ اور اور لیغ ابن برنس ابن بربر کی اولاد ہیں۔ حمدانی نے کہا ہے۔ کہ یہ لوگ برابن قیدار ابن اسماعیل ابن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں عرب میں ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ یمنی عرب ہیں۔ فتارہ کہتے ہیں کہ یہ عاملہ سے ہیں۔ جو کہ قضاعہ کا ایک بطن ہے اور کبھی یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ المسور ابن السکاسک ابن وائل ابن حمیر کی اولاد ہیں۔ اور کبھی یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ السکاسک ابن اشدس ابن کندہ کی اولاد ہیں۔ مغرب میں ان کا بہت بڑا گروہ آباد ہے۔ ان کے بہت سے گروہ ہیں۔ حمدانی نے بعض کا ذکر کیا ہے۔ (بنی واہلہ) لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی یکنی) لواتہ کا بطن ہے۔ حمدانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (الوسوہ) کہا جاتا ہے۔ کہ الوسوہ لواتہ کا بطن ہے۔ (بنی ہلال) لواتہ کا بطن ہے۔ ان کے بہت سے بطن ہیں۔ (بنی جدوخاص) بنی ہلال قبیلہ لواتہ کا بطن ہے۔ اپنے باپ کے نام سے ان کی شہرت ہے۔ (بنی جدیدی) لواتہ کا بطن ہے۔

۔ نانواں باب قبل از اسلام عربوں کے دینوں اور ان کے علوم کے بیان میں

مخفی نہ رہے (خطاب) سب کو توحید پر محکم رکھے) کہ عربوں کے دین مختلف تھے۔ ایک گروہ ان کا دہر کو مؤثر بالذات تسلیم کرتا۔ اور صانع کو اپنی مصنوعات سے معطل قرار دیتا۔ خدا نے ان کا یہ قول قرآن میں بیان فرمایا ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ جو کچھ ہے دنیا ہی ہے ہم مرتے اور زندہ ہوتے ہیں۔ اور دہر (زمانہ) کے سوا کوئی ہمیں نہیں مارتا۔ اس کا پورا بیان اور اس کا جواب اہل علم کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور عربوں کا ایک گروہ خدا کو تو مانتا لیکن قیامت کا منکر تھا۔ خدا نے ان کی تردید آیہ اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ۔ کیا انسان اس طرف خیال نہیں کرتا۔ کہ ہم نے اس کو نطفہ سے بنایا۔ جب وہ بالکل بیکار تھا۔ اور ہمارے لئے مثالیں تراشتا ہے۔ اور اپنی پیدائش کو بھول گیا ہے اور کہتا ہے کہ بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے۔ تو کہدے کہ ان کو وہ زندہ کریگا جس نے ان کو پہلے زندہ کیا۔ وہ ہر چیز کو بہتر جانتا ہے اس آیہ کا شان نزول اور اس کی دلالت کی وجہ التوضیح والتبیین لمسائل العقد الثمین میں پوری وضاحت سے درج ہے۔ اور ان کا دیگر گروہ بتوں کی پوجا کرتا۔ سب سے پہلے عرب کے لئے عمرو ابن ربیعہ نے جسے لحی ابوخزاعہ کہتے ہیں جیسا کہ کتاب مذکور میں بیان کیا ہے۔ بت بنایا۔ قبیلہ کلب کے بت کا نام وُدّ تھا۔ یہ ایک بہت بڑے قد کے آدمی کی طرح بنایا ہوا تھا اس پر دو کپڑے پہنائے ہوئے تھے۔ ایک چادر تھی اور ایک روپہ کا دوپٹا۔ اور ایک تلوار اُس کی کمر پر باندھی ہوئی اور ایک ہاتھ کمان لئے کھڑا تھا۔ اور قبیلہ ہذیل کے بُت کا نام سواع تھا۔ اس کے حق میں شاعر نے کہا ہے۔ ؎

تراهم حول قبلهم عكوفا ۔۔۔ كما عكفت هذيل على سواع

اور قبیلہ مذحج کے بت کا نام یغوث اور ہمدان کا بت یعوق اور یہ ایک شہر جوان میں نصب کیا ہوا تھا۔ ہمدان اور ان کے متعلقین اس کی پرستش کرتے۔ اور نسر حمیر کا بُت ملک سبا کے موضع بلخ میں تھا۔ اس کی حمیر اور ان کے متعلقین پوجا کرتے دونوں اس کے زمانہ تک اسی ضلالت میں منہمک رہے۔ آخر اس نے ان کو توبہ کرائی۔ یہ پانچ بت وہی ہیں۔ جو کہ قوم نوح علیہ السلام کے زمانہ میں تھے ان سے عربوں کے ہاتھ میں آنے کی کیفیت کتاب کے ابتداء میں گذر چکی ہے۔ قریش کے بت کعبہ اور اُس کے نواح میں نصب تھے۔ ان کا سب سے بڑا بت ہبل تھا۔ جو کہ سُرخ عقیق سے انسان کی شکل پر بنایا ہوا تھا۔ اس کا دایاں ہاتھ ٹوٹا ہوا تھا۔ ایسا ہی قریش کو ملا۔ انہوں نے وہ ہاتھ سونے کا نیا بنا کر اس کے ساتھ جوڑ دیا۔ یہ بُت سب سے پہلے خزیمہ ابن مدرکہ ابن الیاس ابن مضر نے نصب کیا تھا۔ اساف و نائلہ بھی ان کے بُت تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ کہ اساف قبیلہ کا ایک شخص تھا۔ جس کو اساف ابن یعلیٰ کہتے تھے۔ اور نائلہ زید ابن جرہم کی بیٹی تھی

اساف اس پر پہلے ہی عاشق ہو گیا۔ یہ دونوں حج کے لئے مکہ میں آئے۔ جب کعبہ میں دونوں داخل ہوئے۔ تو لوگوں کو وہاں نہ دیکھ کر انہوں نے کعبہ میں زنا کیا۔ خدا نے ان کو پتھر بنا دیا۔ لوگوں نے ان کو وہاں سے نکال کر باہر رکھ دیا تاکہ اور لوگوں کو عبرت حاصل ہو۔ جب کوئی زمانہ گذرا اور قریش میں بت پرستی کا رواج ہوا۔ تو قریش و خزرعہ نے ان (اساف و نائلہ) کی پرستش شروع کر دی۔ اور جو حاجی باہر سے آتے وہ بھی ان کو معبود جانتے۔ اور لات و عزیٰ و منات و ذوالخلیفہ و ذوالکفین و ذوالشرٰے وہبم و سعیر و الفلس و عم انس وغیرہ یہ سب عرب کے بت تھے۔ سب کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ جب خدا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور عرب میں اسلام کا چرچا ہوا۔ تو یہ سب بت کعبہ سے نکال دیئے گئے۔ اور عرب کا ایک گروہ یہودیہ اور ایک نصرانیہ اور ایک صابئیہ کی طرف جھکا ہوا تھا۔ یہ (صابئیہ) کے اعتقاد منجمین (ستارہ شناسوں) کی طرح تھے۔ یہ لوگ سبع سیارہ کو مؤثر بالذات مانتے اور یہ کہتے کہ فلاں ستارے کی برکت سے مینہ برستا ہے۔ اور ایک فرشتوں اور ایک جنوں کو اپنا معبود جانتا۔ غرضیکہ ابتداء سے چند رسومات چلے آتے تھے۔ جو کہ انہوں نے ان کو اپنے دین کی جزو سمجھا ہوا تھا۔ اسلام نے ان کے بعض افعال کو باقی رکھا۔ اور بعض کے کرنے سے ممانعت کر دی۔ یہ لوگ حج و عمرہ کرتے۔ اور احرام باندھ کر طواف کی رسم بجالاتے۔ اور صفا و مروہ میں سعی کرتے۔ اور تمام مواقف میں کھڑے ہوتے۔ اور جمروں کو رمی کرتے اور جو جنبی ہوتا وہ غسل کرتا۔ اور ہمیشہ کے مضمضہ و استنشاق (کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا) کی ان میں رسم تھی۔ اور یہ لوگ سر کے بالوں کی مانگ نکالتے۔ اور مسواک و استنجا کرتے۔ اور ناخن تراشتے۔ اور بغلوں کے بال اُتارتے۔ اور ماؤں اور بیٹیوں کے نکاح کو حرام سمجھتے۔ اسلام نے ان سکے ان سب رسومات کو بوجہ مخصوص باقی رکھا۔ اور یہ لوگ باپ کی عورت سے نکاح کرنا معیوب جانتے۔ اور اس کو خیزن کہتے اور چور کا ہاتھ کاٹ دیتے۔ اور دو بھینوں کا نکاح ایک وقت میں جائز سمجھتے اسلام نے اس کی ممانعت کر دی۔ اور یہ لوگ ظہار کو طلاق کہتے۔ اور عورت وفات کی عدت پورے سال بھر بیٹھتی۔ اور یہ لوگ اپنے مقدمات کا فیصلہ جبکہ ان پر مشکل آجاتا۔ تو اپنے کاہنوں سے فیصلہ کراتے۔ اور پرندوں سے فال پکڑتے۔ ان کے فال کے کئی طریق تھے کبھی تو پرندے کے نام سے فال لی جاتی۔ اور کبھی دائیں بائیں جانب اس کے پرواز سے اور کبھی اُس کے آواز اور کبھی اُس کی آواز کی مقدار سے اور کبھی اُس کے اترنے سے تفاول کرتے تھے۔ شریعت نے اس کو باطل ٹھیرایا۔ اور ان کے کئی علم تھے۔ (۱) علم انساب۔ (۲) علم نجوم۔ (۳) تاریخ۔ (۴) تعبیر خواب۔ اور ان کے ہاں علم قیافہ کا بھی رواج تھا۔ اس کے باہر ہی مدلج تھے۔ گم نام کا پتہ معلوم کر لیتے۔ اور یہ جان لیتے۔ کہ فلاں شخص فلاں جگہ چلا گیا ہے۔ اور بھی کئی قسم کے علوم کا رواج ان میں تھا۔ جو کہ اکثر مٹ چکے ہیں۔

دسواں باب عرب کے مفاخرات اور اُس کے اسباب میں۔

مخفی نہ رہے کہ عرب کے قبائل میں بہت سے فخر تھے۔ جو نہایت الارب میں لکھا ہے۔ میں اس پر ہی اکتفا کرتا ہوں ایک عمدہ بات جو اس میں حکایت کی جاتی ہے۔ یہ کہ کلبی نے روایت کیا ہے کہ کسریٰ نے ایک دن نعمان ابن منذر سے کہا کہ عرب میں کوئی ایسا بھی قبیلہ ہے۔ جس کو دوسرے پر فخر و شرف ہو۔ اس نے جواب دیا کہ ہاں ایسا ہے۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ کیا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ جس شخص کی نسب تین پشتوں سے متواتر رئیس چلے آتے ہوں۔ اور یہ شخص چوتھی جگہ پر رئیس ہو۔ اب یہ قبیلہ اس کی طرف منسوب ہوگا۔ اور یہ شریف سمجھا جائیگا۔ کسریٰ نے کہا کہ ایسے شخص کی تلاش کر اور اس کو میرے پاس لا۔ ایسے اشخاص اُس کو سوائے آل حذیفہ ابن بدر و آل ذی الجدین و آل اشعث ابن قیس ابن کندہ میں سے اور کہیں نہ ملے ان سب کو معہ اُن کے عساکر کے بلا کر کسریٰ کے پاس لایا۔ کسریٰ نے ان کی تعظیم و تکریم کی۔ اور ان کے مراتب معین کر کے کہا کہ تم میں سے

ہر ایک شخص اپنی قوم کے فضائل سچ سچ بیان کرے۔ سب سے پہلے حذیفہ ابن بدر اُٹھا۔ اور یہ بڑا لکچرار فصیح اللسان تھا۔ اور کہا کہ ہم قدیم سے شریف خاندان چلے آتے ہیں۔ اور ہم بڑے معزز اور شرفا کے پس ماندے ہیں۔ اس کے ساتھیوں نے کہا کہ کس لئے اس کی وجہ بیان کر۔ اس نے کہا کہ کیا ہم ایسے مضبوط ستون نہیں کہ کوئی ہمارے گرانے کا قدر نہیں کرسکتا۔ اور ہمیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ سب نے کہا۔ کہ تو نے سچ کہا۔ پھر ان کے شاعر نے اُٹھ کر کہا۔

شعر

فزارۃ بیت العز والعز فیھم	فزارۃ قیس حسب قیس نصالھا
لھا العزۃ القعساء والحسب الذی	بناہ لقیس فی القدیم رجالھا
فھیھات قداعی الفرون التی مضت	ماثر قیس مجدھا و فعالھا
وھل احدان قر یوما بکفہ	الی الشمس فی مجری النجوم ینالھا
فان یصلحوا یصلح لذالک جمیعھا	وان فسدوا یفسد من الناس حالھا

پھر اشعث ابن قیس نے اٹھ کر کہا کہ کیا عرب کو معلوم نہیں کہ ہم اکثر جنگ آزما رہتے اور بڑے بڑے معرکوں میں لڑتے اور بڑے خطرناک میدانوں میں مدد مانگنے والوں کی مدد کرتے ہیں اور یہ کہ ہم سخاوتوں کی معدن ہیں۔ سب نے کہا کہ کیسے۔ اس نے کہا۔ کہ اس لئے کہ ہم ملک کندہ کے رؤسا ہیں اور یہ کہ اطراف واکناف پر بھی قابض ہیں۔ اور اس کے بازو کو ہم ہی نے مضبوط کیا ہے۔ اور یہ کہ اصل سردار ہم ہی ہیں۔ پھر ان کے شاعر نے اُٹھ کر یہ شعر پڑھے۔

اذا قست ابیات الرجال ببیتنا	وجدت لھا فضلا علی من یفاخر
فقال کلانا لوانا نخطت	ینا فرنا فیھا فنحن نخاطر
تعالوا فقولوا یعلم الناس اینا	لہ الفضل مما اورثتہ الاکابر

پھر لبسطام شیبانی اٹھا اور کہنے لگا۔ کہ ہم ایسے فرزند ہیں۔ کہ ہمارے گھر ہمیشہ آباد رہینگے۔ اور ایسے باغ ہیں جو کہ ہمیشہ سرسبز رہیں گے۔ لوگوں نے کہا کہ کیسے اس نے کہا کہ اس لئے کہ ہم کسی سے بدلہ نہیں چھوڑتے۔ اور جابر بادشاہوں کو قتل کر دیتے اور بات کو پورے طور پر کہدیتے ہیں۔ اور یہ کہ ہم اور لوگوں میں سے بہت جھگڑالو ہیں۔ پھر اُن کے شاعر نے اُٹھ کر کہا۔

لعمری لبسطام احق بفضلھا	واول بیت العز عز القبائل
فسائل ابیت اللعن عن عز قومھا	اذا جد یوم الفخر کل مناقل
السنا اعز الناس قوما و نصرۃ	واضربھم للکبش بین القبائل
وقایع عزکلھا ربعیۃ	تذل لھا عزاز اقاب المحافل
اذا ذکرت لم ینکر الناس فضلھا	وعاذبھا من شرھا کل وائل
وانا ملوک الناس فی کل بلدۃ	اذا نزلت بالناس احدی النوازل

پھر صاحب ابن زرارہ تمیمی اٹھا اور کہنے لگا کہ عرب کو معلوم ہے ہم ہی دعامہ پانی کی نہریں اور لڑائیوں کے سپہ سالار ہیں لوگوں نے پوچھا کہ کیسے اس نے کہا اس لئے کہ ہم تعداد میں بکثرت ہیں۔ اور ہم نجیب و برگزیدہ فرزند ہیں۔ اور ہم ہی لوگوں کے متکفل اور ان کے غمخوار ہیں۔ پھر شاہم نے اٹھکر یہ شعر پڑھے۔

لقد علمت ابناء خندف اننا	لنا العز قدما فی الحظوب الاوائل
وانا کرام اھل مجد و ثروۃ	وعز قدیم لیس بالمتضائل
فکم منھم من سید ابن سید	اعز نجیب ذو فعال و نائل

فسائل ابیت اللعن عنا فاننا ۔۔۔ دعائم ھذا الناس عند الجلائل

پھر قیس ابن عاصم السعدی نے اُٹھ کر کہا کہ یہ تمام جانتے ہیں۔ کہ ہم ان میں سے کرم کے بلند ستون ہیں۔ اور آنے والی مصیبتوں میں ہم ہی مضبوط قدم رہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ کیسے اس نے جواب دیا کہ اس لئے کہ ہم بدلہ اچھی طرح لے لیتے اور اپنے پڑوسی کو نشر سے بچا لیتے ہیں۔ اور جب ہم کسی معرکہ میں نکلیں۔ تو اکتاتے نہیں۔ (حوصلہ سے کام لیتے ہیں) اور جب ہم اقامت پذیر ہوں۔ تو ہمارا کوئی قصد نہیں کر سکتا۔ پھر اُن کے شاعر نے اُٹھ کر یہ شعر پڑھے۔

لقد علمت قیس وخندف اننا ۔۔۔ وجل تمیم والجمیع لنا تری

بانا عماد فی البرور وانا ۔۔۔ لنا الشرف الضخم المرکب فی الذری

وانا لیوث الباس فی کل ماذق ۔۔۔ اذا جز بالبیض الجماجم والکلا

فمن ذا الیوم الفخر یعدل عاصما ۔۔۔ وقیسا اذا اکوت الی العلا

فمن ذا یفاخرنا قذاعی الجمیع فعالھم ۔۔۔ وقاموا الیوم الفخر مسعاہ من سعی

کسریٰ نے کہا کہ بلاشبہ یہ سرداری کا مستحق ہے۔ اور ان کی بخششوں پر ثنا کہی اور ان کو بڑے انعامات سے محظوظ کیا۔ اور ان کی مدح کی۔

گیارہواں باب عربوں کے زمانہ جاہلیت کی لڑائیوں اور اسلام کے ابتداء کے بیان میں

مخفی نہ رہے کہ زمانہ جاہلیت میں عربوں کی لڑائیاں شمار سے باہر ہیں۔ اور ان میں سے بعض معرکے مشہور ہیں۔ ان سب کی یہاں گنجائش نہیں۔ اجمالی طور پر ہم یہاں بعض کا ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک ایام البسوس ہیں۔ یہ عرب کی ایک بڑی لڑائی ہے جو کہ بنی بکر ابن وائل اور ابن تغلب میں ہوئی۔ اس لڑائی کا سبب یہ ہے۔ کہ کلیب ابن ربیعہ جس کے حق میں ضرب المثل ہے۔ اعز من کلیب (معد ن کلیب سے بھی زیادہ ذی عزت ہے) جب تمام قبیلہ معد نے جمع ہو کر اس کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا اور اس کو تاج و تخت کا مالک گردانا۔ تو یہ کلب لہو ولعب میں مشغول ہو کر قوم کی بہتری کو بھول گیا۔ یہ اپنے اعزاز میں اس قدر منہمک ہوا۔ اور اس قدر حکومت کے نشے میں آیا۔ کہ کسی شخص کو اپنی آگ کے مقابلہ میں آگ نہ جلانے دیتا۔ اور اس کے اونٹ کے ساتھ ملا کر کسی کا اونٹ پانی نہ پی سکتا۔ اور کلیب کے سامنے سے گذرنے کی کسی کو اجازت نہ ہوتی۔ اور اس کا احاطہ اس کے لئے مخصوص ہوتا کوئی دوسرا اُس میں اپنی چارپائی نہ چھوڑ سکتا۔ اور اس کے جنگل میں کوئی شکار نہ کر سکتا۔ اس کے پہلے اس کا باپ ربیعہ بھی اسی وصف کا آدمی تھا۔ جلیلہ بنت مرّہ ابن ذہل ابن شیبان جساس ابن مرہ جس کو حامی الجار (پڑوسیوں کا حامی کہتے ہیں) کی بہن اس کے نکاح میں تھی۔ کلیب نے باہر ایک حمایہ اوّل ربیع میں بنایا تھا۔ جس میں سوائے محارب کے کوئی ٹھیر نہ سکتا۔ ایک شخص سعد نامی قبیلہ جرم کا لبسوس بنت منقذ ابن عمرو ابن سعد ابن زید مناۃ ابن تمیم جساس ابن مرہ کی خالہ کے پاس ٹھیرا۔ جرمی کی ایک اونٹنی سراب نامی تھی۔ جو کہ جساس کی اونٹنیوں میں چرتی تھی۔ جو کہ ضرب المثل ہے۔ کہا جاتا ہے۔ اشأم من سراب واشأم من البسوس ایک دن کلیب اونٹوں اور ان کے چرواہوں کے ساتھ نکلا۔ اس کے اور جساس کے اونٹ ملے ہوئے تھے۔ اس نے سراب اونٹنی کو دیکھ کر اچھا نہ جانا۔ یہ دیکھ کر جساس جو کہ اس کے ہمراہ تھا کہا کہ یہ اونٹنی میرے پڑوسی جرمی کی ہے۔ کلیب نے یہ بات سنکر کہا کہ اس اونٹنی کو اس بیڑ میں نہ چرانا۔ جساس نے کہا کہ یہ اونٹنی میرے اونٹوں کے ساتھ ہی چرے گی۔ کلیب نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو میں اس کے پستانوں کو تیر سے چھید ڈالوں گا جساس نے جواب دیا۔ کہ اگر تو نے ایسا کیا تو میں اپنے نیزہ سے تجھے ہلاک کر ڈالوں گا۔ اس بات کے بعد دونوں جدا ہو گئے۔ کلیب نے اپنی عورت سے جا کر کہا۔ کہ کیا تجھے کوئی ایسا آدمی دیکھائی

دیتا ہے۔ جو کہ مجھ سے بڑھکے پڑوسی کی حمایت کرتا ہو۔ اس نے کہا۔ کہ اس وصف کے ساتھ موصوف سوائے جساس کے مجھے کوئی نظر نہیں آتا۔ پھر کلیب اطلاکی طرف آیا۔ اور دیکھا کہ جرمی کی اونٹنی اس کے اونٹوں کے ساتھ چر رہی ہے۔ تو اس نے فوراً تیار کر اس کے پستان چھید ڈالے۔ یہ اونٹنی چیختی چلاتی اپنے گھر دوڑی گئی۔ اور وہاں جاکر زور سے بڑبڑانے لگی۔ البسوس اس اونٹنی کی آواز اپنے ہمسائے کے گھر سے سُنکر باہر آئی۔ تو اونٹنی کا یہ حال دیکھ کر اُس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ پھر اونٹنی بڑبڑائی۔ تو جساس اس کا آواز سُنکر باہر نکلا۔ اور کہا کہ ٹھیر جا پھر چرنے کے لئے نہ جانا۔ جرمی یہ بات سُنکر بیٹھ گیا۔ اور ان سے کہا۔ کہ کلیب کے دونوں اونٹ جو کہ بے مثل ہیں۔ میں ان کو ہلاک کر ڈالوں گا۔ جساس نے کلیب کی لڑائی کا قصد کر لیا۔ کلیب کا ایک جاسوس یہ بات سن رہا تھا۔ اس نے اس بات کو کلیب تک پہنچا دیا۔ جساس ہمیشہ کلیب کی تاڑ میں رہتا۔ آخر ایک دن کلیب اپنے گھر سے باہر کو چلا۔ جب گھر سے دور چلا گیا۔ تو جساس بھی گھوڑے پر سوار ہو کر اپنا نیزہ ہاتھ میں لیکر اس کے تعاقب میں نکلا۔ اور کلیب کو پالیا۔ کلیب کھڑا ہو گیا۔ جساس نے اُس سے کہا۔ کہ اے کلیب دیکھنا تیرے پیچھے نیزہ ہے۔ کلیب نے کہا کہ اگر تو سچا ہے۔ تو میرے سامنے آجا۔ جساس نے کلیب کی نظر بچا کر نیزے سے اُس پر ایسا وار کیا۔ کہ وہ گھوڑے سے گر پڑا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اے جساس مجھے پانی کا ایک گھونٹ پلانا۔ جساس نے کہا کہ شبیب واحص جو کہ پانی کے چشمے تھے تو پیچھے چھوڑ آیا ہے۔ (یہاں کوئی پانی نہیں) اسی لڑائی کے متعلق عمرو ابن ایہم نے کہا ہے۔

وان کلیبا کان یظلم قومہ	فادرکہ مثل الذی تریانی
فلما جفاہ الرمح کف بن عمہ	تذکر ظلم الاھل ای او ان
وقال لجساس اغثنی بشربۃ	والا فحزنی من رایت مکانی
فقال نجاوزت الاحص ومائہ	وبطن شبیب وھو غیر دفان

بعض نے اس لڑائی کا سبب کچھ اور بیان کیا ہے۔ جب کلیب نے اپنا کیا پالیا۔ تو جساس نے اپنے ساتھی عمرو ابن حارث ابن ذہل ابن شیبان سے کہا کہ اسے پتھروں سے ڈھانپ دے۔ تاکہ درندوں کے کھانے سے بچ جائے۔ جب جساس کلیب کا کام تمام کر چکا تو گھوڑا دوڑاتا ہوا واپس آیا۔ جب دونوں سوار ہیں ظاہر ہوئیں اور جساس کے باپ نے جساس کو دیکھا تو کہنے لگا کہ آج میں جساس کو ایسی حالت میں دیکھتا ہوں۔ کہ قبل اس کے اس کی یہ حالت مجھے کبھی نظر نہیں آئی۔ جب جساس پہنچا۔ اور کلیب کے قتل کا واقع اپنے باپ سے بیان کیا۔ تو اس نے اس کو کلیب کے قتل پر ملامت کی۔ اور باپ کو قوم کی بربادی کا فکر لاحق ہو گیا۔ اور لڑائی کی تیاری میں لگ گیا۔ جب بیٹے کو باپ نے تیار دیکھا اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

ان تک قد خبیت علی حربا	بغیض الشیم بالماء القراح
جمعتہا یدیک علی کلیب	فلا وکل ولارث السلاح
سالبس ثوبہا واذود عینی	بھا عار المذلہ والفضاح

پھر اس نے اپنی قوم سے مدد کی درخواست کی قوم نے اُس کی درخواست منظور کی۔ قوم نے تیر چمکائے۔ اور تلواریں صاف کیں۔ اور نیزے بلند کئے۔ اور قوم کے مقابلہ کے لئے تیار ہوئے۔ اس وقت ہمام ابن مرہ جساس کا بھائی اور مہلہل کلیب کا بھائی شراب نوشی کر رہے تھے۔ جساس نے ہمام کی طرف ایک لونڈیا بھیجی۔ تاکہ اس کو اس بات کی اطلاع دے۔ لونڈیا وہاں پہنچی۔ اور ہمام کو اس حال سے مطلع کر دیا۔ مہلہل نے ہمام سے دریافت کیا کہ بتا لونڈیا نے تجھے کیا کہا۔ ان دونوں نے آپس میں عہد کیا ہوا تھا۔ کہ ایک دوسرے سے کوئی بات بھی نہ چھپائے گا۔ اس نے لونڈیا کی سب بات اُس کو بتا دی۔ یہ سنکر مہلہل نے اس سے کہا کہ تیرے بھائی کا کام بہت مشکل پڑ گیا ہے۔ آج شراب پی لے۔ کل تو دشمن کا مقابلہ ہے۔ پھر دونوں شراب نوشی میں مشغول ہوئے۔ ہمام کے دل میں ڈر لگا ہوا تھا جب مہلہل شراب سے مست ہوا تو ہمام اُٹھ کر اپنے گھر میں آیا۔ اور

سی وقت قوم میں چلا گیا۔ جب مہلہل کا نشہ دور ہوا۔ تو یہ بھی اپنے گھر پہنچا۔ تو دیکھا کہ عورتیں رونی چلاتی اور اپنے گریبان پھاڑتیں اور چہرے کو نوچتی ہیں۔ دوشیزہ لڑکیاں اور پردہ نشین عورتیں وغیرہ اُٹھ کر اس کے پاس جمع ہوگئیں۔ انہوں نے اس کو اشتعال دلایا۔ یہ بھی اپنے بال اکھیڑنے اور کپڑے پھاڑنے لگا۔ اور عورتوں کو چھوڑ دیا۔ جُوا بازی و شراب نوشی کو اپنے آپ پر حرام گردانا۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر قوم اُس کے پاس جمع ہوگئی۔ ان میں سے چند کس بنی شیبان کی طرف بھیجے اور مرہ ابن ذہل ابن شیبان کو اس کے پاس لائے۔ اس وقت یہ قوم کے ساتھ مشورہ کر رہا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا۔ کہ تم ایک ہولناک کام کے مرتکب ہوئے ہو۔ کہ اونٹنی کے بدلا میں تم نے کلیب کو مار کر قطع رحمی کی۔ اور آپس کے اتحاد کو تم نے ضرر پہنچایا۔ اب ہم تم سے چار چیزوں کے مستدعی ہیں۔ جن میں تمہاری اور ہماری دونوں کی بہتری ہے۔ یا تم کلیب کو زندہ کر دو۔ یا اس کا قاتل جساس ہمارے حوالے کر دو۔ تاکہ مقتول کے خون کا بدلہ پورا ہو جائے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ کلیب کے زندہ کرنے پر تو مجھے قدرت نہیں اور جساس کے متعلق یہ ہے کہ وہ ایک لڑکا جلدی سے وار کر بیٹھا ہے۔ پھر گھوڑا دوڑا کر کہیں چلا گیا ہے۔ اس کا ہمیں کوئی علم نہیں۔ کہ کہاں ہے۔ اور ہمام کے متعلق یہ ہے۔ کہ دس بیٹوں کا وہ باپ ہے۔ اور دس اُس کے بھائی ہیں۔ اور دس جوانوں کا وہ چچا ہے۔ جو کہ سب کے سب مشہور پہلوان شہسوار ہیں۔ اگر وہ ہمام کو تمہارے حوالہ کر دیں تو وہ پھر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اور میرے متعلق جو تم نے کہا ہے۔ تو میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر گھوڑے لڑائی کے لئے جمع ہوں۔ تو سب سے پہلا مقتول میں ہی ہونگا۔ میں موت کو منہ سے نہیں مانگتا۔ میں بھی تمہیں صرف دو باتیں کہتا ہوں۔ (۱) یہ کہ میرے بیٹے ہیں۔ ان میں سے جس کو مقتول کے بدلا چاہو پکڑ لو اور (۲) یہ کہ میں تمہیں سیاہ آنکھ اور سُرخ رنگ والی اونٹنی بدلا میں دیتا ہوں یہ بات سن کر قوم غضب ناک ہوئی۔ اور کہنے لگی۔ کہ کیا ہمارے جوان کے مقابلہ میں تو ہمیں ایک چھوٹے سے لڑکے سے راضی کرتا ہے اور کلیب کے خون کے بدلا میں تو ہمیں دودھ سے خوش کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت سے دونوں قوموں میں لڑائی چھڑ گئی جس نے چالیس سال تک طول کھینچا۔ مہلہل نے چند قصائد کلیب کے مرثیہ میں کہے ہیں جس میں اُس کا بدلہ طلب کرتا ہے۔ پہلی لڑائی میں بنی تغلب کو کامیابی ہوئی۔ دوسری لڑائی بھی انہوں نے جیت لی۔ اور بکر کے بڑے آدمی مارے گئے۔ جساس کا بھائی ہمام قتل ہوگیا۔ جب مہلہل اس کے پاس سے گذرا تو کہا کہ خدا کی قسم کلیب کے بعد بڑے آدمیوں میں سے تو ہی قتل ہوا ہے۔ اور خدا کی قسم بکر کو تمہارے بعد کبھی بہتری کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہمام کسی دوسری لڑائی میں مارا گیا تھا۔ اس کے بعد پھر کئی لڑائیاں ہوئیں۔ جن میں تغلب کا پلہ بھاری رہا۔ تغلب جساس کی بڑی تلاش کرتے اس کو باپ نے کہا۔ کہ تو شام میں اپنے ماموں کے پاس چلا جا۔ تاکہ بچ جائے۔ باپ کے بہت دفعہ اسرار کرنے سے پانچ آدمیوں کی معیت میں پوشیدہ طور پر شام کی جانب روانہ ہوا۔ اس کی خبر مہلہل کو پہنچ گئی۔ اس نے ابو نویرہ کو تیس بہادروں کی معیت میں اس کے تعاقب میں روانہ کیا۔ انہوں نے جساس کو راستہ میں پالیا۔ ان کی آپس میں لڑائی شروع ہوگئی۔ ابو نویرہ معہ اپنے ساتھیوں کے مارا گیا۔ صرف اُن کے دو آدمی زندہ رہے۔ جساس کو بھی سخت زخم آئے۔ آخر وہ انہیں زخموں سے ہلاک ہوگیا۔ اس کے بھی صرف دو ہی آدمی بچے۔ باقی سب مارے گئے۔ دونوں کے بقیۃ السیف اپنے اپنے گھر کو واپس لوٹے۔ جب مرہ کو اپنے بیٹے جساس کے مرجانے کی خبر پہنچی۔ اس نے کہا کہ اگر جساس لڑ کر نہ مرتا۔ تو مجھے بے شک غم ہوتا۔ اور اس بات سے بھی اُسے مطلع کیا گیا۔ کہ ابو نویرہ قوم کے سردار کو جساس نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے۔ اور نیز اس کے پندرہ ساتھیوں کا کام بھی صرف اُسی نے تمام کیا ہے۔ جس میں ہماری مدد بالکل اس کو نہیں پہنچی۔ اور ہم نے ابو نویرہ کے باقی ساتھیوں کو مارا ہے۔ باپ نے یہ بات سنکر کہا۔ کہ اب میرا دل تسلی میں آگیا ہے۔ اس کے سوا اور بھی واقعہ جساس کے قتل کا بیان کیا جاتا ہے۔ جب جساس قتل ہوا۔ تو اس کے باپ نے مہلہل سے کہا۔ کہ تو نے جساس کے قتل کرنے سے اپنے مقتول کا بدلہ لے لیا ہے۔ اب لڑائی سے رُک جا۔ اور صلح کر لے اس لئے کہ صلح میں دونوں قبیلوں کی بہتری ہے

اور دشمن کے لئے ایک خطرناک کھٹکا ہے۔ لیکن مہلہل کو یہ بات پسند نہ آئی۔ الحرث ابن عباد اب تک غیر جانب تھا۔ جب ہمام و جساس مرہ کے بیٹے قتل ہو چکے۔ تو اُس نے اپنے بیٹے بجیر کو ایک خط لکھ کر دیا کہ مہلہل کے پاس لے جا۔ اس میں لکھا کہ تو نے بڑی لڑائی کی۔ اور اپنے مقتول کا بدلہ لے لیا۔ اب میں اپنا بیٹا تیرے پاس بھیجتا ہوں۔ یا اپنے بھائی کے بدلے میں اس کو قتل کر ڈال اور پھر صلح کر لے۔ اور یا اس کو بھی چھوڑ دے۔ اور ویسے ہی صلح کر لے۔ دونوں قبیلوں کی آتش حرب و ضرب میں ایسے ایسے لوگ مارے گئے ہیں۔ کہ جن کا نہ مرنا قوم کے لئے بہتر تھا۔ جب مہلہل نے خط پڑھا۔ تو اُس نے بجیر کو قتل کر ڈالا۔ اور کہا کہ اس کی ہستی تو کلیب کے جوتے کے تسمے کے بدلے میں ہے۔ ایک روایت میں کچھ اور بھی بیان ہے۔ جب الحرث کو بیٹے کے قتل کی خبر پہنچی۔ تو اُس نے کہا کہ مقتول کو قتل ہونا مبارک ہو کہ اپنے پیچھے صلح کرا گیا۔ اور اس (الحرث) نے یہ سمجھا کہ مہلہل نے میرے بیٹے کو کفو سمجھ کر بھائی کے بدلہ میں قتل کیا ہے۔ مگر اسے بتایا گیا کہ مہلہل نے کلیب کے جوتے کے تسمے کا بدلہ تیرے بیٹے کو بتایا ہے۔ باپ یہ سُنکر بہت غصّہ میں آیا۔ اور اُس نے قصد کر لیا۔ کہ تغلب سے کبھی صلح نہ کرونگا۔ یہاں تک کہ زمین بول اُٹھے۔ اور یہ شعر پڑھا۔

قربا مربط النعامة منّی لقحت حرب وائل عن حیالی

یہ ایک لمبا قصیدہ ہے۔ کہ جس میں قربا مربط النعامة منی پچاس بیتوں میں دوہرایا گیا ہے۔ اور تمام بیت ایک سو کے قریب ہیں۔ یہ اپنے نعامہ گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ اُس زمانہ میں اس کی مثل اور کوئی گھوڑا نہ تھا۔ اس نے بکر کی کمان اپنے ہاتھ میں لی۔ اور لڑائی میں مصروف ہوا۔ اس لڑائی کے پہلے دن کو یوم تحلاق اللحم (سر منڈوانے کا دن) کہتے ہیں اس لئے کہ الحرث نے بکر سے کہا تھا۔ کہ لڑائی میں تم اپنی عورتوں کو بھی ساتھ لے چلو۔ تاکہ پیچھے رہ کر تمہاری مدد کریں۔ یعنے اگر دشمن کا کوئی زخمی پائیں۔ تو اس کو قتل کر ڈالیں۔ اور اگر تمہارا ساتھی زخمی ہو۔ تو اس کو کھلائیں پلائیں۔ اور اس کی تیمارداری میں مدد دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ عورتوں کو کیسے معلوم ہوگا۔ کہ یہ ہمارا آدمی اور یہ دشمن کا آدمی ہے تو اس نے کہا کہ تم سب اپنے سر منڈا ڈالو۔ تاکہ دشمن سے ممتاز رہو۔ اس لئے اس دن کو یوم تحلاق اللحم کہتے ہیں۔ سب نے اپنے سر منڈا لئے۔ الاجرا ابن ضبیعہ ان کا ساتھی جو کہ بڑا بہادر تھا۔ اُس نے کہا کہ میرا سر نہ مونڈو۔ میں تمہارے آگے رہ کر محارب کا مقابلہ کرونگا۔ اس نے اپنے وعدے کو پورا کیا۔ آخر یہ بھی زخمی ہو کر گھوڑے سے گر پڑا۔ جب بنی بکر کی عورتوں نے اسے دیکھا۔ تو انہوں نے سمجھا۔ کہ یہ زخمی بنی تغلب کا آدمی ہے۔ انہوں نے اس دھوکے میں اس کو آخر سانس بھی تمام کر دیئے۔ اس دن الحرث نے بڑی شدید لڑائی کی بنی تغلب کے بے حساب آدمی مارے گئے۔ اس دن الحرث نے مہلہل کو قید کر لیا۔ اس کا نام عدی تھا۔ وہ اسے پہچانتا نہیں تھا اس نے کہا کہ عدی کا مجھے پتہ دے۔ میں تجھے چھوڑ دونگا۔ مہلہل (جو کہ خود عدی ہی تھا) نے کہا کہ ہمارے درمیان خدا ضامن ہے اگر میں نے عدی کا پتہ تجھے دیا۔ تو تو میری جان رہا کر دیگا۔ اس نے اس بات کو منظور کیا۔ مہلہل نے کہا کہ عدی تو میں ہی ہوں۔ اس نے اس کی پیشانی کے بال کھینچ کر اُسے چھوڑ دیا اور یہ شعر پڑھا۔

لھف نفسی علی عدی ولم اعرف عدیا اذا مکنتنی الیدان

بنی تغلب اس دن بکھر گئے۔ بکر کی فتح کا یہ پہلا دن تھا۔ اس سے پہلے تغلب بکر پر غالب رہتے تھے۔ اس کے بعد کچھ چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئیں۔ آخر ان کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ زاں بعد معمولی غارتوں اور ڈکیتیوں پر ہی اکتفا کرتے۔ پھر مہلہل نے اپنی قوم سے کہا کہ میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ تم آپس میں دونوں قبیلے صلح کر لو۔ اس میں تمہاری بہتری ہے۔ چالیس سال لڑتے لڑتے گذر گئے ہیں۔ دونوں قبیلوں کے آدمی مارے گئے۔ ماؤں کے بچے مر گئے۔ بچے یتیم ہو گئے۔ اس آفت سے کوئی گوشہ خالی نہیں رہا۔ آنسو نہیں تھمتے۔ ہم مردے دفن کرنے سے عاجز آ گئے ہیں۔ تلواریں چمک ہی ہیں نیزے ہل رہے ہیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد قوم بھی تمہارے ساتھ صلح کی طرف ڈھل جائیگی۔ اور پھر تم میں مواصلت ارحام ہو جائیگی

آخر ایسا ہی ہوا اور میں (مہلہل) اب تم میں رہ کر کلیب کے قاتلوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ اور میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں پھر نہ لڑائی میری جانب سے شروع ہو جائے۔ میں یمن میں جاتا ہوں۔ یہ کہکر مہلہل یمن کو چلا گیا۔ اور مدحج میں جا رہا۔ انہوں نے اپنی لڑکی کا خطبہ اس کے ساتھ کر دیا۔ اس نے ہر چند اس سے انکار کیا۔ مگر انہوں نے اس کو شادی پر مجبور کر دیا۔ پھر انہوں نے اس کو چمڑے کے خیمے عورت کے مہر میں دیئے۔ اس کے بعد مہلہل اپنے ملک میں گیا۔ تو عمرو ابن مالک بکری نے اس کو لاعلمی کی حالت میں ہجر کے نواح میں نیک سلوک سے قید کر دیا۔ ایک شراب کا تاجر ہجر سے آیا۔ اس نے مہلہل کو قید میں دیکھا یہ تاجر اس کا بڑا دوست تھا۔ اس نے شراب کی ایک مشک اس کو بطور تحفہ دی۔ بنی بکر کے لوگ مہلہل کے مکان پر جہاں کہ وہ مقید تھا جمع ہو گئے۔ اور ایک اونٹنی کو ذبح کر کے شراب نوشی کرنے لگے۔ جب یہ لوگ شراب سے مست ہو گئے۔ تو مہلہل اپنے بھائی کلیب کے مرثیہ کے اشعار سرود سے پڑھنے لگا۔ عمرو نے اس کے اشعار سُنکر کہا۔ کہ خدا کی قسم یہ تو ربان (بنی کلیب کا ایک پانی ہے) ہے۔ پانی نہیں پیتا۔ آخر الامر پانی نہ ملنے سے مہلہل پیاسا مر گیا۔ بعض نے اس کی موت کا سبب کچھ اور بتایا ہے۔ واللہ اعلم+

عربوں کی ایک لڑائی یوم داحس والغبراء کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دن عرب پر بہت سخت ہے۔ یہ لڑائی عبس و ذبیان میں تھی۔ اس لڑائی کا سبب یہ ہوا۔ کہ قیس ابن زہیر عبسی و حذیفہ ابن بدر الفزاری نے گھوڑ دوڑ کا جلسہ کیا۔ اس تماشہ کی شرط قیس کے گھوڑے داحس اور حذیفہ ابن بدر کی اونٹنی الغبرا نامی کے دوڑانے پر تھی۔ اس تماشہ میں اور بھی سو اونٹنیاں شامل تھیں۔ غلوہ تک یہ میدان تھا۔ اور یہ تماشہ چالیس دن تک ہونا قرار پایا۔ پھر انہوں نے میدان کے سر پر اپنی اونٹنیاں جا کھڑی کیں۔ اس میدان میں بہت سی گھاٹیاں تھیں۔ حذیفہ کا بھائی حمل ابن بدر نے فزارہ کے چند جوانوں کو سواروں کے گذرنے کی جگہ پر پوشیدہ بٹھا دیا۔ اور کہا کہ اگر داحس پہلے گذرے۔ تو اس کو روک لینا۔ اور پھر تھوڑی دیر کے بعد اس کو چھوڑ دینا۔ پہلے مادہ (الغبراء) میدان میں نکلی۔ اور اس کے پیچھے (داحس) نر نکلا۔ نر نے مادہ کو راستہ میں پالیا۔ اور اس سے آگے نکل گیا۔ جب داحس نہایت میدان پر پہنچا۔ تو چھپے ہوئے جوان کود نکلے۔ اور اس کو روک لیا۔ جب الغبراء اس سے آگے نکل گئی۔ تو تب انہوں نے داحس کو چھوڑا۔ یہاں پر پہلے اور پیچھے پہنچنے میں ان کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ اور لڑائی کی تیاری کر دی۔ اس لڑائی نے چالیس برس تک طول کھینچا۔ اور ان کو گھوڑے یا اونٹنی نے کوئی فائدہ نہ دیا۔ اس لڑائی میں عنتر ابن شداد نے خوب داد جوانمردی دکھائی۔ اس واقعہ کی تفصیل کتب تواریخ میں موجود ہے۔

ان کی ایک لڑائی یوم النسار ہے۔ یہ لڑائی بنی خبہ ابن ادد بن تمیم ابن مر کے درمیان تھی۔ النسار بہت سے پہاڑ ہیں۔ جو کہ آپس میں ملے جلے ہیں۔ یہ ایک مشہور مکان ہے۔ اس لڑائی کا سبب اور اس کی تفصیل تاریخ میں ہے۔

ایک لڑائی عربوں کی یوم الجفار کے نام سے مشہور ہے۔ جب النسار کی لڑائی کو ایک سال گذر چکا۔ تو وہی عرب جو النسار میں شامل ہوئے تھے۔ وہ ہی الجفار پر جمع ہو کر آپس میں لڑے۔ تمیم کا اس مکان پر بڑا نقصان ہوا۔ اس کی تفصیل کتب تاریخ میں موجود ہے۔

ان کی ایک لڑائی ایام الفجار کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی چار دن تک رہی۔ (۱) کنانہ و قیس کے درمیان میں ہوئی۔ یہ واقعہ فیل کے بعد بیس برس اور عبد المطلب کی وفات کے بعد بارہ برس کا ہے۔ عرب میں اس سے مشہور اور کوئی دن نہیں یوم الفجار (پُر اون) اس دن کو اس لئے کہتے ہیں۔ کہ لڑائی اشہر حرام (جن مہینوں میں لڑائی کرنا حرام ہے وہ شوال ذیقعد و ذوالحج و محرم ہیں) میں ہوئی۔ اس لڑائی کا سبب یہ ہے۔ البراض ابن قیس ابن رافع الکنانی ثم الضمری بہت خوں ریز شخص تھا۔ قوم نے اس کی شرارتوں کو دیکھا اپنے عہدہ سے معزول کر دیا۔ یہ خون ریزی میں ضرب المثل ہے۔ یہ نعمان ابن منذر پر نکلا۔ نعمان ہر سال تجارت کی غرض سے عکاظ (جو کہ ایک مشہور میلہ تھا) میں آتا۔ نعمان نے جبکہ اس کے پاس ابراض

وعروہ ابن جعفر ابن کلاب المعروف بہ الرحّال اس کو الرحّال اس لئے کہتے ہیں۔ کہ یہ اکثر بادشاہوں کے پاس جاتا آتا رہتا تھا۔ کہا کہ کون ایسا شخص ہے۔ کہ عکاظ میں پہنچنے تک میرے مال کی بکری کرادے۔ البراض نے کہا۔ کہ میں کرنا نہ کا تمام مال بچوا دوں گا۔ نعمان نے کہا۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ کوئی ایسا شخص ہو کہ کنانہ و قیس دونوں قبیلوں کو نفع اُٹھانے کا موقع دے۔ عروہ نے کہا۔ کہ میں اہل شیح والقیصوم قبیلہ اہل تہامہ و نجد میں تمہارا مال خرچ کرادونگا۔ البراض نے غصہ سے کہا۔ کہ کیا اے عروہ بنی کنانہ کو تو اس کی تجارت سے نفع اُٹھانے کا موقعہ دیگا۔ عروہ نے کہا کہ تمام لوگوں کو یکساں نفع اُٹھانے دونگا۔ نعمان نے اپنا تمام مال عروہ کے حوالہ کردیا۔ اور بیچ ڈالنے کی اجازت دیدی۔ البراض نے عروہ کا پیچھا کیا۔ عروہ اُسے دیکھ رہا تھا۔ مگر اُس کو اس کا خوف نہ آیا۔ جب اپنی قوم میں گیا۔ تو البراض نے اپنا تیر نکال کر قسم کھائی۔ کہ میں ضرور عروہ کو قتل کرونگا۔ عروہ جب اُس کے پاس سے گذرا۔ تو کہا کہ اے البراض کیا کرتا ہے۔ البراض نے جواب دیا۔ کہ میں تیر سے مارنے کی قسم کھا رہا ہوں۔ عروہ نے یہ سنکر کہا کہ ابھی تو چھوٹا ہے اس کام کے لائق نہیں۔ یہ سنکر البراض نے حملہ کیا۔ اور تلوار سے عروہ کا کام تمام کردیا۔ لوگ اس حال کو دیکھ کر اسباب چھوڑتے بھاگ نکلے۔ البراض تمام مال کے اونٹ خیبر کو لے چلا۔ قبیلہ قیس کے دو آدمی ایک غنوی اور دوسرا غطفانی اس کے پیچھے چلے۔ تاکہ اُسے پکڑلیں۔ خیبر میں سب سے پہلے ان کو البراض ملا۔ اس نے پوچھا۔ کہ تم کس قبیلہ سے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم قیس سے ہیں۔ یہاں البراض کے قتل کے ارادہ پر آئے ہیں۔ اس نے ان کو جگہ دی اور ان کی سواری کو باندھ دیا۔ البراض نے ان سے دریافت کیا۔ کہ تم میں سے کون البراض کا مقابلہ کریگا۔ اور تلوار چلانے کا کون زیادہ ماہر ہے۔ غطفانی نے کہا کہ میں ہوں۔ اس کو لیکر چلا۔ تاکہ البراض کے پاس اس کو لے چلے۔ اور غنوی کو سواریوں کے پاس بٹھلا گیا۔ البراض غطفانی کو شہر سے باہر جنگل میں لے گیا۔ اور کہا کہ البراض اس جنگل میں رہتا ہے۔ تو یہاں ٹھیر جا میں اُس کو دیکھ کر آتا ہوں۔ کہ وہ یہاں ہے یا نہیں۔ البراض اندر گیا۔ اور پھر باہر آکر اُس سے کہا۔ کہ وہ سو رہا ہے۔ اور تو اپنی تلوار مجھے دکھا۔ تاکہ میں معلوم کروں کہ کیا یہ تلوار اسے کاٹ سکے گی یا نہیں۔ غطفانی نے اس دھوکہ میں آکر اپنی تلوار اس کو دیدی۔ اس نے ایک ہی وار سے اسے قتل کر ڈالا۔ پھر تلوار چھپا کر غنوی کے پاس چلا۔ اور اُس سے کہنے لگا۔ کہ میں نے غطفانی سے بڑھ کر کوئی بزدل نہیں دیکھا۔ میں نے البراض سویا ہوا اُس کو دکھایا۔ مگر وہ اس کے قتل کرنے کی جرأت نہیں کرسکا۔ اس نے کہا کہ کسی شخص کو سواریوں کی حفاظت کے لئے یہاں چھوڑ میں اسے قتل کرونگا۔ اس نے کہا کہ ان کو چھوڑ دے۔ میں ان کی خود حفاظت کروں گا۔ البراض نے اس کو وہیں جنگل میں لیجا کر اس کا کام تمام کردیا۔ اور اونٹ لیکر مکہ میں چلا آیا۔ اس وقت سے کنانہ و قیس میں جنگ عظیم شروع ہوگیا جس کی تفصیل کتب تواریخ میں موجود ہے۔ دوسرا جنگ قریش و کنانہ کے مابین ہوا۔ اور تیسرا جنگ بنی کنانہ و بنی نضر ابن معاویہ ابن بکر ابن ہوازن اور یہ کوئی بڑا جنگ نہیں تھا۔ چوتھی لڑائی قریش و ہوازن کے مابین ہوئی۔ اس کی پوری تفصیل تاریخ میں موجود ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم ذی قار کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ایک بڑا مصیبت کا دن تھا۔ حضور علیہ السلام کے چالیسویں سال اور بروایت بدر کے سال یہ واقع ہوا۔ یہ لڑائی شیبان و کسریٰ پرویز کے مابین ہوئی تھی۔ آخر بنی شیبان کو فتح حاصل ہوئی۔ یہ پہلا موقع تھا۔ کہ جس میں عربوں کو عجمیوں پر فتح نصیب ہوئی۔ اس لڑائی کا سبب اور اس کی تفصیل تواریخ میں ہے۔ میں اس کی شہرت اور عدم گنجائش کے لحاظ سے تفصیل کو عمداً ترک کرتا ہوں۔

عربوں کی لڑائی کا دن ایک یوم شعب جبلہ ہے۔ اسی کا سبب یہ ہے۔ کہ لقیط ابن زرارہ نے بنی عامر ابن صعصعہ سے لڑائی کا قصد کیا۔ تاکہ اپنے بھائی معبد ابن زرارہ کا جو کہ ان کے پاس بحالت قید مرا تھا۔ بدلہ لے۔ یہ تیاریوں میں ہی مصروف تھا۔ کہ اسے خبر ملی۔ کہ عبس و بنی عامر نے لڑائی پر قسم کھائی۔ کہ ضرور لڑینگے۔ اس نے عبس کی جانب قاصد بھیجے۔ تاکہ اس تحالف کی پوری تحقیق ہو۔ اب ان کے پاس اسد و غطفان و عمرو ابن جون و معاویہ ابن جون جمع ہونے لگے۔ اور لڑائی کا پکا قصد

کر کے لڑائی کو نکلے۔ معاویہ ابن جون نے جھنڈا بلند کیا۔ بنی اسد و بنی زارہ اس کے علم کے نیچے تھے۔ اور عمرو ابن تمیم کے لئے حاجب ابن زرارہ کے ساتھ علم نصب کیا۔ ارباب کے لئے حسان ابن ہمام کے ساتھ اور تمیم کے بطنوں کے لئے عمرو ابن عدی اور ایسا ہی قبیلہ حنظلہ کے لئے لقیط ابن زرارہ کے ساتھ علم بلند کیا۔ یہ ایک بڑا لشکر چلا جس کو عبس و عامر کے قتل کا یقین اور بدلہ لینے میں کوئی شک و شبہ نہ تھا۔ لقیط راستہ میں کرب ابن صفوان ابن الحباب السعدی سے ملا۔ یہ بڑا شریف آدمی تھا۔ اس نے اس سے دریافت کیا۔ کہ تو کیوں نہیں لڑائی میں شامل ہوتا۔ اس نے کہا کہ میں اپنے گم شدہ اونٹوں کی تلاش میں ہوں اس نے کہا کہ نہیں بلکہ تو اس لئے پیچھے رہا۔ کہ قوم کو ڈرائے۔ میں تجھے ہرگز نہ چھوڑونگا۔ جب تک کہ تو اس بات پر قسم نہ کھائے۔ کہ میں کسی کو خبر نہ دونگا۔ اس نے اس امر پر قسم اٹھائی اور وہ غصہ میں آگے چلا۔ جب یہ عامر کے قریب ہوا۔ تو ایک رومال میں ایک انڈرائن اور ایک کانٹا اور مٹی اور دو یمنی رومال اور ایک سُرخ رنگ کا رومال اور دس سیاہ پتھر باندھ کر جہاں کہ وہ پانی پی رہے تھے۔ پھینک دیا۔ اور منہ سے کچھ نہ بولا۔ معاویہ ابن بشر یہ اُٹھا کر اخوص ابن جعفر کے پاس لایا اور کہا۔ کہ ایک شخص جب کہ ہم پانی پی رہے تھے۔ یہ رومال معہ ان چیزوں کے ہمارے درمیان پھینک کر چلا گیا۔ اور منہ سے کچھ نہیں بولا۔ اخوص نے قیس ابن زہیر عبسی سے کہا کہ تو اس کا مطلب کیا سمجھا۔ اس نے کہا کہ یہ خدا کی کاری گری ہے۔ اس شخص سے عہد لیا گیا ہے کہ تم سے کوئی کلام نہ کریگا۔ اس نے اس حیلہ سے تمہیں بتا دیا۔ کہ دشمن ریت کے دانوں کے برابر تم پر حملہ آور ہوا ہے۔ اور شوکہ (کانٹا) سے مراد یہ ہے۔ کہ ان کی بڑی شان و شوکت ہے۔ حنظلہ (یعنے اندرائن) سے مراد یہ ہے۔ کہ ان کے رؤسا قوم حنظلہ سے ہیں۔ اور یمنی رومالوں سے مراد یہ ہے۔ کہ دو یمنی قبائل بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اور سُرخ رومال سے حاجب ابن زرارہ مراد ہے اور دس پتھروں سے اُس نے یہ بتایا ہے۔ کہ دس راتوں کے بعد قوم تمہارے پاس پہنچ جائیگی۔ تمہیں صبر سے کام لینا احرار کی طرح تیار رہنا چاہیئے۔ اخوص نے کہا کہ مجھے بھی تیری رائے سے اتفاق ہے۔ اس لئے کہ جب بھی تجھ پر کوئی شدت کا وقت آیا۔ تو ضرور تو اس کا مخلص تلاش کر لیتا ہے۔ اس نے کہا کہ اگر تم نے میری رائے سے اتفاق کیا ہے۔ تو تم اپنے اونٹ پہاڑوں کی گھاٹیوں پر پیاسے چھوڑ دو۔ ان دنوں میں ان کو پانی نہ پلانا۔ اور جب قوم تمہارے مقابلہ کے لئے آئے اور وہ پہلے پیاس کے مارے پانی پر جائینگے۔ جب پانی پینے لگیں۔ تو تم اپنے اونٹوں کو جن پر ہتھیار بند آدمی سوار ہوں۔ چھوڑ دینا۔ یہ اونٹ پیاس کے مارے ان میں گھس جائینگے۔ اور جب ان میں گڑبڑ مچ جائیگی۔ تو تم پیچھے سے ان پر ٹوٹ پڑنا۔ اس میں کامیابی کی امید ہے۔ جب لقیط اپنے لشکر جرار کے ساتھ گھاٹی پر پہنچا۔ تو ان کو سخت پیاس لگ رہی تھی۔ قیس نے اشارہ کیا۔ کہ اب اونٹوں کو چھوڑ دو۔ جب اونٹوں کو چھوڑا گیا۔ تو وہ ہر طرف سے ان میں جا پڑے۔ اور تمیم اور اس کے ساتھیوں کو دھوکا میں ڈال دیا۔ اور گھاٹیوں سے جنگل کی طرف نکلنے پر انہیں مجبور کر دیا۔ اب عبس و عامر نے بھی ان پر دھاوا کیا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ تمیم کے بہت سے آدمی کام آئے۔ لقیط نے اپنی متفرق فوج کو جمع کیا۔ اور زور سے لڑائی کی۔ اور لوٹ کر کہا۔ کہ میں ہی لقیط ہوں۔ پھر دوبارہ حملہ کیا۔ اور کئی آدمی ہلاک کر ڈالے۔ آخر عنتہ نے اس پر نیزے سے وار کیا۔ جو کہ اس کی پیٹھ سے پار نکل گیا۔ اور قیس نے تلوار سے اُس کا کام تمام کر دیا۔ یہ تمیم و غطفان کی لڑائی ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم رحرحان کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی بنی دارم و عامر ابن صعصعہ کے مابین تھی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ خالد ابن جعفر ابن کلاب نے جب زہیر ابن جذیمہ عبسی کو کسی وجہ سے جو کہ تواریخ میں مذکور ہے۔ قتل کر ڈالا۔ اور زہیر غطفان کا سردار تھا۔ تو خالد جان گیا۔ کہ غطفان مقتول کے بدلہ میں میرا مطالبہ کرینگے۔ یہ نعمان کے پاس الحیرہ میں چلا گیا۔ اور ان سے پناہ طلب کی۔ انہوں نے اُس کو پناہ دے کر ایک خیمے میں اُس کا قیام کرایا۔ بنی زہیر ہوازن میں آ نکلے۔ الحرث الظالم المری نے کہا کہ تم مجھے ہوازن کی لڑائی میں مدد دو میں تمہیں خالد ابن جعفر کے متعلق مدد دونگا۔ یہ کہہ کر نعمان کے پاس آیا۔ تو دیکھا کہ اُس کے پاس خالد بیٹھا ہے۔ اور یہ دونوں مل کر کھجوریں کھا رہے ہیں۔ نعمان اُس کے ساتھ

بات چیت کرنے لگا۔ خالد کو یہ دیکھ کر حسد آیا۔ نعمان نے کہا کہ تجھے حسد کرنے کا کیا حق ہے۔ یہ بڑا آدمی ہے۔ تو نے زہیر عطفان کے سردار کو جب سے قتل کیا ہے۔ تو اس دن سے یہ عطفان کا سردار مسلم ہوا ہے۔ الحرث نے کہا کہ میں بدلہ لے لوں گا۔ الحرث بھی کھجوریں کھانے لگا۔ جب ایک کھجور اٹھائی۔ تاکہ منہ میں ڈالے۔ تو غصہ سے ہاتھ سے گر پڑی۔ عروہ نے اپنے بھائی خالد سے کہا۔ کہ اب بات تو نے معلوم کر لی۔ خالد نے جواب دیا۔ کہ کیا تو مجھے ڈراتا ہے۔ خدا کی قسم اگر مجھے سونا ہوا پائے تو جگانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ پھر خالد اور اُس کا بھائی اُٹھ کر خیمے میں چلے گئے۔ اور خالد سو رہا۔ اور اُس کا بھائی اس کی پاسبانی کرنے لگا۔ جب رات سیاہ ہو گئی۔ تو الحرث خالد کی طرف نکلا۔ اور خیمہ میں گھس گیا۔ اور عروہ سے کہنے لگا۔ کہ اگر تو نے کچھ کہا۔ تو میں تجھے مار ڈالوں گا۔ پھر اُس نے خالد کو نیند سے بیدار کیا۔ اور کہا کہ تو مجھے پہچانتا ہے۔ خالد نے کہا ہاں پہچانتا ہوں۔ تو الحرث ہے۔ اس نے کہا کہ اب بدلہ لے لے۔ ایک ہی وار سے اس کو قتل کر ڈالا۔ پھر خیمہ سے نکلا اور سوار ہو کر چلا گیا۔ اس کے بعد عروہ خیمہ سے نکل کر فریاد کرنے لگا۔ اور نعمان کے گھر آکر اُسے خبر دی۔ لوگ الحرث کے تعاقب میں دوڑے۔ الحرث کہتا ہے۔ کہ جب میں تھوڑی دیر چلا تو مجھے دل میں کھٹکا ہوا کہ شاید میں نے خالد کو نہ مارا۔ اس خیال سے پھر لوٹ کر لوگوں میں مختلط ہو کر میں نے خالد پر پھر تلوار چلائی۔ آخر مجھے یقین ہو گیا کہ اب مر گیا ہے۔ پھر میں واپس اپنی قوم میں آگیا۔ نعمان الحرث کی تلاش میں تھا۔ کہ اگر ملجائے۔ تو اس کو قتل کیا جائے۔ اور ہوازن بھی اُس کی تلاش میں تھے۔ الحرث تمیم میں چلا گیا۔ اور ضمرہ ابن جابر ابن قطن ابن نہشل ابن دارم سے جا کر پناہ لی۔ اس نے نعمان و ہوازن سے اسے پناہ دے دی۔ جب نعمان کو اُس کی خبر ہوئی۔ تو اُس نے بنی دارم کے مقابلہ کے لئے لشکر تیار کیا۔ اس لشکر کا سپہ سالار ابن الحمس تغلبی کو بنایا۔ اس تغلبی نے بھی الحرث سے اپنے باپ کا بدلہ پہلے سے لینا تھا۔ اخوص ابن جعفر خالد کے بھائی نے بھی بنی عامر کا لشکر جمع کیا۔ اس لشکر نے نعمان کی فوج کے ساتھ ملکر بنی دارم پر چڑھائی کی۔ جب بنی دارم کے پانیوں کے قریب پہنچے۔ تو ایک عورت کو انہوں نے دیکھا کہ بہادروں میں گھس گئی ہے۔ اور اس کے پاس ایک اونٹ ہے۔ ایک قبیلہ غنی کے شخص نے عورت کو پکڑ کر اونٹ کے پاس بٹھا دیا۔ جب رات ہوئی اور یہ شخص سو پڑا۔ تو وہ عورت اُٹھ کر اپنے اونٹ پر سوار ہو کر صبح کے وقت بنی دارم میں پہنچی اور ان کے سردار کے پاس جا کر یہ سب ماجرا اُس کے گوش گذار کر دیا۔ اور کہا اس قوم کو میں پہچانتی نہیں۔ زرارہ نے کہا کہ ان کی کوئی وصف بیان کر۔ اُس نے کہا کہ میں نے اُن میں ایک شخص کو دیکھا ہے۔ جس کے ابرو نیچے ڈھلے ہوئے ہیں وہ ان کو رومال سے اُوپر اُٹھاتا تھا۔ اور اُس کی آنکھیں بہت چھوٹی چھوٹی تھیں۔ لوگ اُس کا حکم مانتے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ زرارہ ہے۔ جو کہ قوم کا سردار ہے۔ پھر اُس عورت نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے۔ جو کہ بہت کم گفتگو کرتا ہے جب بولے تو لوگ اُس پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اور غور سے اس کی بات سُنتے ہیں۔ سب لوگوں سے، وہ خوبصورت ہے اس کے دو بیٹے بھی ہر وقت اُس کے پاس رہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ مالک ابن جعفر ہے۔ اور اس کے دو بیٹے عامر و طفیل ہیں۔ پھر ایک اور شخص کا حلیہ اس نے بتایا۔ اور اُس کو بھی یہ پہچان گیا۔ پھر زارہ نے اُسے کہا۔ کہ اپنے گھر چلی جا۔ اور زارہ نے اونٹوں کے چرواہوں سے کہا کہ تمام اونٹ لاؤ اور اپنے اہل و عیال کو ان پر سوار کر کے بلاد بغبض کی طرف لے چلو۔ غنوی نے عورت کے گرفتار کرنے اور اُس کے بھاگ جانے کا حال بنی عامر سے بیان کیا۔ ایک شخص نے رائے بیان کی۔ کہ اس عورت نے ہماری آمد کی خبر اپنی قوم کو پہنچا دی ہوگی۔ اور انہوں نے اپنے اہل و عیال بلاد بغبض کی جانب روانہ کر دئے ہونگے اور ہماری تاک میں مستعد بیٹھے ہونگے۔ آؤ ہم راستہ میں ان کا مال اسباب لوٹ لیں۔ تاکہ اُن کو خبر بھی نہ ہو۔ اور ہم کامیاب ہو کر یہیں سے لوٹ جائیں۔ یہ تمام سوار ہو کر بنی دارم کی اہل و عیال کی سواریوں کی تلاش میں پھرنے لگے۔ جب قوم زرارہ سے دور چلی گئی۔ تو اس نے اپنے پاس والوں سے کہا۔ کہ دشمن تمہارے مال و اسباب لوٹ رہے ہیں۔ آؤ اُن پر حملہ کریں۔ یہ اُن کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنی روانہ کردہ سواریوں سے جا ملے۔ آخر وہ بھی آپہنچے۔ ان کی زور کی لڑائی شروع

ہوئی جس میں مالک ابن حنظلہ ابن الحس التغلبی مارا گیا۔ جو کہ لشکر نعمان کا سوار تھا۔ اور بنی عامر نے معبد ابن زرارہ کو قید کرلیا بنی دارم نے یہ حال دیکھ کر صبر و ضبط سے کام لیا۔ یہاں تک کہ آدھا دن گذر گیا۔ اتنے میں قیس ابن زہیر اپنے ہمراہیوں سمیت آپہنچا۔ اس کے پہنچنے سے بنی عامر و نعمان کے لشکر کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور یہ بھاگ کر اپنے شہروں کی طرف چلے آئے۔ معبد بنی عامران کے ہاتھ میں قیدی تھا۔ کچھ دنوں کے بعد یہ مرگیا۔ یہ قصہ کسی اور وجہ سے بھی بیان کیا گیا ہے۔

عربوں کی لڑائیوں میں سے ایک یوم فلیج ہے۔ فلیج بصرہ و ضرہ کے درمیان ایک موضع ہے یہ لڑائی بنی حنیفہ و بنی عامر میں ہوئی۔ اس لڑائی میں دو حملے ہوئے۔ پہلا حملہ بنی عامر کا بنی حنیفہ پر اور اس پر ابن حنیفہ کا بنی عامر پر۔ کامل میں ابی عبیدہ سے منقول ہے۔ کہ یوم فلیج بکر ابن وائل کی لڑائی کا دن ہے۔ جو انہوں نے تمیم کے ساتھ کی تھی۔ اور اس میں اس لڑائی کا سبب بھی بیان کیا گیا ہے۔

عربوں کی لڑائیوں میں سے ایک یوم طخفہ ہے۔ طخفہ ایک سُرخ لمبا پہاڑ ہے۔ جس میں بہت کنوئیں اور پانی ہیں۔ یہ پہاڑ بنی یربوع کا تھا جو کہ قابوس ابن المنذر ابن ماء السماء کے اوپر کی جانب ہے۔ قاموس میں ایسا ہی لکھا ہے۔ اس لڑائی کا سبب یہ ہے۔ کہ بادشاہ کے دائیں جانب بیٹھنے (وزارت) کا مرتبہ ابتداء سے بنی یربوع قبیلہ تمیم میں چلا آتا تھا۔ چھوٹا بڑے کا وارث ہوتا۔ جب نعمان کے دن آئے۔ حاجب ابن زرارہ دارمی تمیمی نے استدعا کی۔ یہ عہدہ حرث کو جو کہ قبیلہ بنی مجاشع سے تمیمی ہے دیا جائے۔ نعمان نے بنی یربوع سے کہا۔ کہ تم اپنا عہدہ ترک کردو۔ انہوں نے انکار کیا۔ ان کے گھر طخفہ کے نیچے تھے۔ نعمان نے اس کا انکار سنکر اپنے بھائیوں قابوس و حسان منذر کے بیٹوں کو ان کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ حسان کو مقدمۃ الجیش پر مقرر کیا۔ اور فوج کی کمان قابوس کے ہاتھ میں دی۔ اور ایک لشکر جرار اور بھی ان کے ساتھ ضم کردیا۔ تمیم کی قومیں وغیرہ بھی ان کے پہلو بہ پہلو تھیں۔ اس شان کے ساتھ طخفہ پر پہنچے۔ اور مقابلہ شروع ہوا۔ یربوع نے صبر و ضبط سے کام لیا۔ قابوس اور اس کے ساتھی بھاگ نکلے۔ ابو عمیرہ نے قابوس کے گھوڑے کے پٹھوں کاٹ ڈالے قابوس زمین پر گر پڑا۔ ابو عمیر نے چاہا۔ کہ اس کے پیشانی کے بال پکڑ کر اس کو گھسیٹے۔ لیکن قابوس نے کہا۔ کہ بادشاہوں کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا جاتا۔ اس کی یہ بات سن کر اس کام سے رُک گیا۔ حسان کو بشر ابن عروہ نے قید کرلیا۔ ان کی فوج شکست کھا کر نعمان کی طرف لوٹی۔ اس وقت شہاب ابن قیس الیربوعی اس کے پاس بیٹھا تھا۔ نعمان نے اس سے کہا۔ کہ جاکر قابوس و حسان کو دیکھ اگر زندہ ہیں۔ تو یربوع کو وزارت کا عہدہ پھر بحال کردے۔ اور جو کچھ انہوں نے لوٹ مار کی ہے وہ معاف کردے۔ اور دو ہزار اونٹ اُن کو انعام دے۔ شہاب وہاں سے روانہ ہوگیا۔ اور قابوس و حسان کو زندہ پایا۔ اور ان کو آزاد کرادیا۔ بنی یربوع کا بول بالا ہوگیا۔ اس کے بعد کسی نے ان کے عہدہ چھیننے کا قصد نہیں کیا۔

ایک لڑائی عرب کی یوم المروت کے نام سے مشہور ہے۔ مروت سفود کے وزن پر بنی لحمان ابن عزیٰ کی ایک وادی کا نام ہے۔ قاموس میں ایسا ہی ہے۔ یہ لڑائی بنی تمیم و بنی عامر میں تھی۔ اس کا سبب یہ ہوا۔ کہ قعنب الریاحی و بحیر ابن عبداللہ العامری کی مکاض میں ملاقات ہوئی۔ بحر نے قعنب سے پوچھا۔ تیرا سفید گھوڑا کہاں ہے۔ اس نے کہا کہ وہ میرے پاس ہی ہے۔ اس نے کہا۔ تو نے اُس کے متعلق کیوں پوچھا ہے۔ اس نے کہا اس لئے کہ فلاں دن اس نے تجھے مجھ سے نجات دلائی تھی۔ قعنب کو یہ بات ناگوار گذری۔ دونوں نے لعن ملامت کرنی شروع کی۔ اور کہا کہ خدا جھوٹے کو سچے کے ہاتھ سے ہلاک کردے۔ کچھ دیر تک ان میں گفتگو ہوتی رہی۔ بحر نے ابن عامر کو جمع کیا۔ اور ان کو ساتھ لیکر بنی العنبر قبیلہ تمیم پر غارت ڈالی۔ اور ان کے قیدی اور جو پائے قید کرکے واپس ہوا۔ اس دن کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی۔ عنبر اور مالک کے بیٹے دابن حنظلہ اور یربوع ابن حنظلہ کے بیٹے ان کے تعاقب میں سوار ہوکر نکلے۔ اور بنی مالک کے پاس آئے۔ جب بحر مروت کے پاس جا پہنچے۔ اور کہا کہ اے بنی عامر کچھ تم کو نظر آرہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں گھوڑے دیکھائی دیتے ہیں جن پر سواروں نے

نیزے بلند کئے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا۔ کہ یہ مالک ابن حنظلہ آرہا ہے۔ کچھ پرواہ نہیں۔ یہ بھی اٹھے۔ اور کچھ لڑائی ہوئی۔ جب تھوڑا سا وقفہ ہوا۔ تو پھر اس نے کہا کہ اب دیکھو۔ تمہیں کیا نظر آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں گھوڑے دکھائی دیتے ہیں جن پر کوئی نیزے نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان پر لڑکے سوار ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ یربوع آرہے ہیں۔ انہوں نے اپنے نیزے گھوڑوں کے کانوں کے ساتھ ملائے ہوئے ہیں۔ اب تم پر موت آرہی ہے۔ صبر سے کام لو۔ مجھے تمہارے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ اتنے میں یربوع آگئے۔ اور زور کی لڑائی شروع ہوئی۔ کدام مازنی نے بجر پر حملہ کیا۔ اور اس کے ساتھ معانقہ ہوا قعنب نے ان کو معانقہ کئے ہوئے دیکھا۔ اور مازنی سے کہا۔ کہ دیکھنا پیچھے سے تلوار آتی ہے۔ کدام نے بجر کو چھوڑ دیا قعنب نے فوراً کدام کو قتل کر ڈالا۔ اب بنی یربوع نے بنی بجر کے مال لوٹ لئے اور بنی عامر کے قیدی پکڑ کر واپس ہوئے۔

ان کی لڑائی یوم الشقیقہ کے نام سے مشہور ہے۔ شقیقہ پہاڑ کی غار کو کہتے ہیں۔ یہ لڑائی بنی شیبان وحنداب ابن اد کے مابین ہوئی۔ اس لڑائی میں بسطام ابن قیس شیبان کا سردار مارا گیا تھا۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ بسطام ابن قیس نے بلاد ضبہ پر چڑھائی کی جب بلاد ضبہ کے قریب آئے۔ تو بسطام نے اپنے ساتھیوں کی معیت بھی ان کے اونٹوں پر غارت ڈالی اور اپنے تصرف بھی لے لئے۔ ان اونٹوں میں مالک ضبی از قبیلہ بنی ثعلبہ ابن سعد ابن حنبد کی سو اونٹنیاں تھیں۔ انہوں نے نر کی ایک آنکھ پھوڑ ڈالی۔ یہ عرب میں زمانہ جاہلیت کا دستور تھا۔ کہ جب کسی کے اونٹ ہزار تک پہنچ جاتے۔ تو وہ نر کی ایک آنکھ نکال دیتا تاکہ بد نظر کے اثر سے محفوظ رہے۔ اس مالک کے کانے اونٹ کا نام ابو شاعر تھا۔ اس غارت کے موقع پر مالک بھی اپنے اونٹوں میں تھا۔ مگر ایک آنکھ کا گھوڑا دوڑا کر بچ کر نکل گیا۔ اور اپنی قوم ضبہ سے فریاد کی اور مدد مانگی۔ یہ اپنے ہمراہ چند آدمیوں کو لیکر غارت گروں سے جا ملا۔ بسطام اپنے آدمیوں کے پیچھے پیچھے سیاہ گھوڑے زعفران نامی پر سوار ہو کر ان کی حفاظت کرتا جا رہا تھا۔ جب ضبہ کے گھوڑے اس تک پہنچ گئے۔ تو مالک نے کہا۔ کہ ان پر تیر چلاؤ۔ انہوں نے تیر اندازی شروع کی۔ اتنے میں بنی ثعلبہ پہنچے۔ ان کے آگے آگے عاصم الضباحی تھا۔ یہ عقل میں پورا ہی تھا۔ یہ پہلے اپنی کمان کو چلا چڑھاتا۔ اگر کوئی اس سے پوچھتا۔ کہ کیا کر رہا ہے۔ تو کہتا کہ میں بسطام کو قتل کر رہا ہوں۔ لوگ اس کی بات سے ٹھٹھا اور تمسخر اڑاتے۔ جب صریخ آیا۔ تو وہ باپ کے گھوڑے پر بغیر اجازت کے سوار ہو کر سواروں سے آملا۔ اس نے ضبہ کے کسی آدمی سے دریافت کیا کہ دشمن کا سردار کون ہے۔ اس نے کہا۔ کہ وہ جو سیاہ گھوڑے پر نظر آتا ہے۔ یہ ان کا سردار ہے۔ اس نے کہا۔ کہ اے سیاہ گھوڑے والے ذرا سنبھلنا۔ یہ کہہ کر اس نے اس کو نیزہ مارا۔ جو کہ ایک کان سے ہو کر دوسرے کان کے سوراخ سے پار نکل گیا۔ بسطام مرا ہوا گھوڑے سے گر پڑا۔ جب شیبان نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا تو اونٹوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ بنی ثعلبہ نے نجا وابن قیس کو بمعہ شیبان کے ستر آدمیوں کے قید کر لیا۔ جب مغرور بنی گھر پہنچے۔ تو بکر ابن وائل میں سنسنی سی پھیل گئی۔ کیونکہ بسطام ان میں بڑے پائے کا آدمی تھا۔ عربوں کی ایک لڑائی یوم عین اباغ کے نام سے مشہور ہے۔ اباغ بروزن سحاب کوفہ ارقہ کے مابین ایک مکان ہے۔ کذا فی القاموس یہ جنگ منذر ابن ماء السماء اور حرث الاعرج ابن ابی شمر الغسانی کے درمیان ہوئی۔ اس لڑائی کا سبب یہ تھا۔ کہ منذر عرب بادشاہ مقام حیرۃ سے اپنے تمام لشکر کے ساتھ نکلا۔ اور چشمہ اباغ پر ڈیرہ ڈالا۔ اور شام کے بادشاہ احرث اعرج کی طرف پیغام بھیجا کہ یا فدیہ ادا کر نہیں تو لڑائی کے لئے تیار ہو جا۔ احرث نے مشورہ کرنے کے لئے اس سے مہلت مانگی۔ پھر اپنا لشکر لے کر منذر کے مقابلہ کو نکلا۔ اور منذر کی طرف پیغام بھیجا کہ بے گناہ لوگوں کا خون نہ کر میرے بیٹوں کے مقابلہ میں تیرے بیٹے یکے بعد دیگرے آتے جائیں۔ جب ان کا خاتمہ ہو جائیگا۔ تو میں تیرے مقابلہ میں نکلوں گا۔ جب ہم دونوں میں سے کسی ایک کا خاتمہ ہو جائیگا۔ تو بے شک مالک دوسرے کا سمجھا جائیگا۔ دونوں نے اس پر اتفاق کر لیا۔ منذر نے ایک بہادر سپاہی کو چنکر کہا۔ کہ تو جا کر صفوں کے سامنے کھڑا ہو جا۔ اور منہ سے یہ کہنا۔ کہ میں منذر کا بیٹا ہوں۔ جب یہ سپاہی میدان میں نکلا۔ تو

... اُس کے مقابلہ میں الحرث نے اپنا بیٹا ابوکریب نامی کو بھیجا۔ جب ابوکریب اُس کے سامنے آیا۔ تو اپنے مقابل کو دیکھ کر باپ کے پاس چلا گیا۔ اور کہا کہ یہ منذر کا بیٹا نہیں۔ بلکہ کوئی سپاہی یا اس کا کوئی غلام ہے۔ باپ نے کہا کہ تو موت سے ڈر کر واپس آگیا ہے۔ میں تیرا عذر نہیں سُنتا۔ یہ پھر واپس آکر مبارز (مقابل) کے مقابلہ میں آیا۔ تو اُسے دیکھ کر باپ کے پاس آکر کہا۔ کہ خدا کی قسم یہ تو منذر کا غلام ہے۔ باپ نے اس کا عذر بھی نہ مانا۔ یہ پھر مقابلہ کے لئے واپس گیا اُس نے اس کو بھی قتل کر ڈالا۔ یہ حال دیکھ کر شمر ابن عمرو الحنفی نے جس کی ماں غسانیہ تھی۔ اور یہ منذر کے لشکر میں تھا۔ منذر سے کہا کہ ایسا دھوکا دینا بادشاہوں کا کام نہیں تو نے دو دفعہ ان کو اپنے چچا کے بیٹے سے دھوکا دیا۔ منذر اُس کی یہ بات سن کر غصے میں آیا۔ اور اُس کے نکال دینے کا حکم دیا۔ یہ حرث کے لشکر میں جا ملا۔ اور اس کو تمام واقعہ سے اطلاع دی۔ دوسرے دن حرث نے اپنی فوج کو جو کہ چالیس ہزار کی تعداد میں تھی۔ لڑائی کے لئے تیار کیا۔ دو لشکروں میں زور کی لڑائی ہوئی۔ منذر مارا گیا۔ اور اُس کا لشکر میدان چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ تعاقب کیا اور حیرہ کو لوٹ کر جلا دیا۔ غسان کے کسی شاعر نے اس کے حق میں کہا ہے۔

کم ترکنا بالعین عین اباغ	من ملوک و سوقة اکفاء
امطرتہم سحائب الموت تتری	ان فی الموت راحة الاشقیاء
لیس من مات فاستراح بمیت	انما المیت میت الاحیاء

ان کی ایک لڑائی یوم مرج حلیمہ کے نام سے مشہور ہے۔ جب منذر ابن ماء السماء مذکور مارا گیا۔ تو اس کے بعد اس کا بیٹا منذر اسود کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ جب اس نے اپنے قدم محکم کر لئے۔ تو لشکر جمع کر کے حرث الاعرج کے مقابلہ میں باپ کا بدلہ لینے کو نکلا۔ اور حرث کی طرف پیغام بھیجا۔ کہ میں تیرے لئے پوری عمر کے جوان گھوڑوں پر سوار لایا ہوں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ میں نے تیرے لئے نوجوان تازی گھوڑوں پر سوار کر رکھے ہیں۔ منذر میدان مرج حلیمہ میں اترا حرث بھی اسی میدان میں آیا۔ اور بادیہ نشینوں سے کہا۔ کہ میرے لشکر کے لئے کھانا تیار کریں۔ انہوں نے کھانا تیار کر کے لشکر میں پہنچا دیا۔ جب اس کے کسی سپاہی کو لڑتے لڑتے بھوک لگ جاتی۔ تو واپس آکر کھانا کھا لیتا۔ کئی دن تک دونوں میں لڑائی کا بازار گرم رہا۔ حرث یہ حال دیکھ کر اپنے مکان میں آیا۔ اور اپنی لڑکی ہند سے کہا۔ کہ بہت سی کستوری لے کر لشکر میں جا اور ہر ایک سپاہی کو جا کر معطر کر دے۔ اور ساتھ ہی غسان میں جا کر منادی کرا دی کہ جو شخص حیرہ کے بادشاہ کو قتل کریگا۔ بادشاہ اپنی بیٹی اس کو نکاح میں دیگا۔ لبید ابن عمرو الغسانی نے اپنے باپ سے کہا۔ کہ میں حیرہ کے بادشاہ کے قتل کرنے کو جاتا ہوں۔ یا اسے مار ڈالونگا۔ اور یا خود اس کے سامنے مر جاؤنگا۔ میرا گھوڑا میری حسب منشا نہیں۔ تو اپنا گھوڑا مجھے دے۔ باپ نے اپنا گھوڑا اس کو دیکر روانہ کر دیا۔ جب لڑائی نے زور پکڑا۔ تو اس وقت لبید نے اسود پر حملہ کر کے اس کا کام تمام کر دیا۔ اسود کا یہ حال دیکھ کر لشکر اکھڑ گئے۔ لبید اسود کا سر کاٹ کر اپنے بادشاہ کے پاس لایا۔ لبید کو آتا ہوا بادشاہ اپنے گھر سے دیکھ رہا تھا۔ لبید نے بادشاہ کے سامنے دشمن کا سر پھینک دیا۔ حرث نے کہا۔ کہ تیرے چچے کی لڑکی اب تیرے قبضہ میں ہے۔ میں نے اس کا نکاح تیرے سا کر دیا۔ اس نے کہا کہ لشکر کی امداد کے لئے میں پھر جاتا ہوں جب اور لوگ واپس ہونگے۔ تو میں بھی انہیں کے ساتھ آؤنگا لبید لڑائی میں چلا گیا۔ اور اپنے بھائی کو لڑائی میں مدد دی۔ عراق کے لشکر کو بڑی شکست ہوئی۔ ہر طرف ان کے آدمیوں کے پشتے لگ گئے۔ غسان پوری کامیابی کے ساتھ واپس ہوئے۔ کہتے ہیں۔ کہ اس دن غبار اس قدر اٹھی تھی۔ کہ سورج نظر نہیں آتا تھا۔ اور لشکر کے زیاں ہونے کی وجہ سے سورج کے مطلع سے دور دور ستارے نظر آتے تھے۔ اس لئے کہ اسود عراقی کے تمام لوگوں اور حرث شام کے تمام آدمیوں کو اپنے ساتھ لایا تھا۔ یہ دن عرب میں بہت مشہور ہے۔

ان کی ایک لڑائی یوم اوارہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور وہ تمیم کے کسی پانی یا پہاڑ کا نام ہے۔ کذا فی قاموس یہ لڑا

عمرو ابن المنذر ابن ماء السماء اور ابن تمیم کے مابین ہوئی تھی۔ اس کا سبب یہ ہوا۔ کہ عمرو نے اپنے بیٹے اسعد کو زرارہ ابن عدس التمیمی کے پاس چھوڑا۔ جب یہ لڑکا جوان ہوا۔ تو ایک دن اس کے پاس سے ایک موٹی سی اونٹنی گذری۔ اس نے تیر مار کر اس کے پستان چھید ڈالے۔ اس کا مالک سوید نامی جو عبداللہ ابن دارم تمیمی کا لڑکا تھا۔ غصہ میں آیا۔ اور اس لڑکے کو قتل کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد یہ وہاں بھاگ کر مکہ میں چلا آیا۔ اور قریش کو اپنا حلیف بنا لیا۔ جب عمرو کو اس واقعہ کی خبر پہنچی تو اس نے بنی دارم سے لڑائی کا قصد کر لیا۔ اور قسم کھائی کہ ان کے سو سواروں کو قتل کرونگا۔ یہ ان کی تلاش میں آخر اوارہ پر پہنچا اور یہ بھی پہاڑ میں آ گئے۔ اس نے بھی وہیں ڈیرے ڈال دیئے۔ اور اپنے سواروں کو ان میں بھیج دیا۔ یہ سوار مقتولین کے علاوہ نوے قیدیوں کو پکڑ کر لائے۔ اس نے ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ براجم سے ایک شاعر اس کے پاس آیا۔ تاکہ اس کی مدح کرے۔ اس نے اس کو بھی مار کر سو پورے کر دیئے۔ اور کہنے لگا۔ کہ براجم کا آنیوالا کم بخت تھا۔ یہ اس کا کلمہ ضرب المثل مشہور ہے۔ اس کی تفصیل تاریخ میں موجود ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم غبیط کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی بنی شیبان و تمیم کے مابین ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہوا۔ کہ بسطام ابن قیس و حوفزان ابن شریک بنی شیبان کے لوگوں میں بلاد تمیم کی طرف نکلے۔ اور ثعلبہ ابن یربوع و ثعلبہ ابن سعد و ثعلبہ ابن عدی ابن قزان و ثعلبہ ابن سعد ابن ضبہ پر غارت ڈالی۔ صحرائے فلج میں ان کا معرکہ ہوا۔ اور سخت لڑائی ہوئی۔ تمام ثعلبوں کو شکست ہوئی۔ ان کے بہت سے آدمی قتل ہوئے۔ بنی شیبان نے ان کے مال لوٹ لئے۔ پھر ان لوگوں کا بنی مالک ابن حنظلہ قبیلہ بنی تمیم پر گذر ہوا۔ جو کہ صحرائے فلج و غبیط المدرہ میں قیام پذیر تھے۔ انہوں نے ان کے اونٹ ہانک لئے۔ یہ بھی ان کے تعاقب میں سوار ہو کر نکلے۔ عتیبہ ابن الحرث ابن شہاب یربوعی اور بنی یربوع کے دو سوار ان کے آگے آگے تھے۔ غبیط المدرہ میں ان سے جا ملے۔ فریقین میں اس موقع پر زور کی لڑائی ہوئی۔ دونوں نے صبر سے کام لیا۔ آخر الامر شیبان کو شکست ہوئی۔ تمیم نے اپنا مغصوبہ مال چھوڑا لیا۔ اس لڑائی میں ابو مرحب ربیعہ ابن حصین مارا گیا۔ عتیبہ ابن حرث بسطام ابن قیس کی تلاش میں تھا۔ آخر اس کو پا کر اپنی قید میں لے لیا۔ بسطام چار سو اونٹ اور بروائتے چار ہزار اونٹ اور تیس گھوڑے اور اپنی ماں کا بچاؤ جو کہ ضرب المثل ہے۔ فدیہ دیکر رہا ہو گیا۔ عتیبہ نے بچاؤ بھی رہائی کی شرط میں داخل کیا تھا۔ جب بسطام نے رہائی پائی۔ تو اس نے عتیبہ پر جاسوس مقرر کر دیئے۔ جاسوسوں کی خبر دینے سے کہ اس وقت وہ رہاب میں ہے۔ اس نے اس پر غارت کی اور اس کے تمام اونٹ اور مال اسباب لوٹ لیا۔

یوم الزویدین بھی عربوں کی ایک لڑائی کا مشہور دن ہے۔ یہ لڑائی بنی بکر کی تمیم کے ساتھ ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بکر ابن وائل نے بنی تمیم کے شہر جو کہ یمامہ و ہجر کے درمیان تھے۔ اور ان کا شر ایسا بڑھا۔ کہ اگر کوئی بکری تمیمی کو پا لیتا۔ یا تمیمی بکری سے ملتا۔ تو اس کو مارنے بغیر نہ رہتا۔ آخر یہ شر اور بھی بڑھا۔ خوفزان بنی شیبان کی جماعت میں نکلا۔ تاکہ بنی دارم پر غارت ڈالے۔ اتفاقاً اسی وقت تمیم کے قبائل عمرو و حنظلہ و الرباب و سعد وغیرہ جمع ہو گئے۔ اور بکر ابن وائل پر چڑھائی کر دی۔ ان کا سپہ سالار ابو الرئیس حنظلی تھا۔ اس کی خبر بکر ابن وائل کو پہنچی۔ وہ بھی ان کی طرف بڑھے۔ انہوں نے اصم عمرو ابن قیس ابن مسعود و حنظلہ ابن یسار العجلی و عمران ابن عبد عمرو کو اپنا سردار بنایا۔ جب لڑائی شروع ہوئی۔ تو تمیم و رباب نے دو اونٹوں پر چکلیں کس کر دونوں صفوں کے درمیان چھوڑ کر رسی سے ان کے زانو باندھ دیئے۔ اور سوائے ان کے محافظوں کے اور کوئی ان کے پاس نہ رہا۔ اونٹ کا نام زویدین رکھا۔ اور انہوں نے عہد کر لیا جب یہ لوگ یہاں سے نہ بھاگیں گے۔ ہم اپنی جگہ پر مضبوط جمیں رہینگے۔ جب عمرو ابن القیس ابن مسعود نے ان اونٹوں کو دیکھا۔ تو ان کا حال دریافت کیا۔ اور معلوم کر کے کہنے لگا کہ میں اپنی قوم کا وزیر ہوں۔ تم بھی میرے بھاگنے کے بغیر نہ بھاگنا۔ آخر لڑائی زوروں پر ہوئی۔ اور شیبان اونٹوں تک پہنچ گئے اور ان کو پکڑ کر ذبح کر ڈالا۔ اس پر بھی لڑائی کا زور بڑھا۔ آخر الامر تمیم کو شکست ہوئی۔ ان کا سپاہ سالار ابو رئیس معہ بہت سے

لوگوں کے مارا گیا۔ بکر کے ہاتھ ان کا مال اور عورتیں اور باقی قیدی آئے۔ حوفزان جب عورتوں اور بچوں کے پاس پہنچا۔ تو تمام لوگ انہیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس نے ان کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور بخریت اپنی قوم میں واپس آیا۔

عرب کی ایک لڑائی یوم مسحلان کے نام سے مشہور ہے۔ مسحلان ایک وادی کا نام ہے۔ کذا فی القاموس۔ یہ لڑائی کلب و بنی شیبان میں ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ربیع ابن زیاد کلبی اپنی قوم کے لشکر کے ساتھ نکلا۔ اور بنی شیبان کے لشکر سے اس کا مقابلہ ہوا۔ جانبین میں زور کی لڑائی ہوئی بنی شیبان کو فتح ہوئی۔ دشمن کی فوج کو مار کر انہوں نے بھگا دیا۔ اور بہت سے قیدی اور مال غنیمت ان کے ہاتھ آیا۔

عرب کی ایک لڑائی یوم جدود کے نام سے مشہور ہے۔ جدود ایک جگہ کا نام ہے۔ کذا فی القاموس۔ یہ لڑائی بکر ابن وائل و بنی مستقر قبیلہ تمیم کے مابین ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ حوفزان ابن شریک اور سلیط ابن یربوع کے درمیان دوستی اور عہد تھا بنی شیبان و ذہلا و لہازم جمع ہوئے۔ اور انہوں نے اپنا سردار حمران ابن عمہ کو بنایا۔ پھر انہوں نے کوچ کر دیا۔ اس امید پر کہ بنی یربوع کے ساتھ لڑینگے۔ جب عتیبہ ابن حارث ابن شہاب بنی یربوع میں پہنچا۔ تو قوم سے کہا۔ کہ حوفزان کو پانی کے پاس محمدہ میں لے لو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس نے عتیبہ سے کہا۔ کہ میں تیرے ساتھ سوائے تیری قوم کے کوئی نہیں دیکھتا۔ اور میرے ساتھ بنی بکر کے کئی طائفے ہیں۔ اگر میں نے تم پر فتح حاصل کر لی۔ تو تمہاری تعداد بہت کم ہو جائیگی اور اگر تم نے فتح حاصل کر لی۔ تو تم میرے خاندان میں جا پڑو گے۔ اور ایسی امید مجھے تم سے نہیں ہو سکتی۔ کیا تم ہم سے صلح ان کچھ روپیہ پر جو ہمارے پاس ہیں کرنا پسند کرتے ہو۔ خدا کی قسم میں پھر کبھی یربوع سے نہ لڑونگا۔ اس نے کھجوریں لے کر ان سے معاہدہ اٹھا لیا۔ بکر نے وہاں سے چل کر بنی مقاعس پر جا غارت ڈالی۔ اور ان کے قیدی پکڑے۔ اور مال اسباب لوٹ لیا۔ بنی مقاعس نے صریخ کو بنی کلیب کی طرف بھیجا۔ مگر انہوں نے ان کو کوئی جواب نہ دیا۔ پھر صریخ بنی منقر میں آیا۔ وہ ان کے سوار تعاقب میں نکلے۔ اور بکر کو جا لیا۔ فریقین میں زور کی لڑائی ہوئی۔ آخر بکر کو شکست ہوئی۔ انہوں نے قیدی اور مال غنیمت چھوڑ دیا۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم اعشاش کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی بکر و تمیم کے مابین ہوئی۔ اس دن کو یوم العطال کہتے ہیں اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ بسطام ابن قیس و ہانی ابن قبیصہ و مغروق ابن عمرو نے ایک دوسرے کو ریاست سے معطل کرنا چاہا تھا۔ بکر کسریٰ فارس کے ماتحت تھے۔ اور یہ ان کو ہر قسم کی مدد دیتے۔ عامل کی جانب سے انکو تین سو اونٹ کھجوروں کے لدے ہوئے ملے۔ ان کو امید تھی۔ کہ ضرور بنی یربوع پر مصیبت آئیگی۔ آخر بنی عتیبہ و بنی عبید و بنی زبید مصیبت میں پڑے۔ بنی زبید نے ایک باغیچہ میں ڈیرے ڈالے۔ اور بنی عتیبہ و بنی عبید۔ الثمد کے باغ میں اترے۔ اس کے بعد بکر کا لشکر آیا۔ جب باغیچہ کے قریب ہوئے۔ تو بسطام نے وہاں سیاہ آدمی دیکھے۔ اور غلام کو پہچان لیا۔ بسطام چونکہ عتیبہ کی قید میں رہا تھا۔ اس لئے اس کے غلاموں کو پہچانتا تھا۔ بسطام نے غلام سے پوچھا کہ یہ سیاہ رنگ کون ہیں اس نے جواب دیا۔ کہ بنی زبید ہیں۔ اس نے کہا کہ کتنے گھر آئے ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ پچاس گھر ہیں۔ پھر اس نے دریافت کیا۔ کہ عتیبہ و بنی عبید کہاں ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ الثمد کے باغ میں ہیں۔ بسطام نے قوم سے کہا۔ کہ کیا تم میری اطاعت کرو گے۔ انہوں نے رضا ظاہر کی۔ اس نے کہا کہ بنی زبید ایک طرف پڑے ہیں۔ آؤ ان پر غارت ڈالیں۔ اور ان کو لوٹ کر صحیح سالم واپس چلے جائیں اس کے اشارے پر انہوں نے غارت ڈالی۔ صریخ بنی یربوع میں پہنچا۔ وہ جلدی سے آ گئے۔ فریقین میں سخت لڑائی ہوئی تمیم کے سواروں کی ایک جماعت کو مار دینے کے بعد شیبان کو شکست ہوئی۔ ان کی بھی ایک جماعت قتل و قید ہوئی۔ قیدیوں میں ایک قبیصہ تھا۔ جو کہ آخر فدیہ ادا کر کے رہا ہوا۔ اس واقعہ کی تفصیل تاریخ میں ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم ظہر الدہنا کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی طے و اسد بن خزیمہ میں ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کے تمام قبیلوں کے وفد نعمان ابن منذر کے پاس جمع ہوئے۔ اوس ابن حارثہ ابن لامہ طائی بھی ان میں تھا

نعمان نے بادشاہی لباس منگوایا۔ اور کل تم میں سے زیادہ شریف کو یہ لباس پہنایا جائیگا۔ صبح کے وقت تمام لوگ حاضر ہوئے۔ مگر اوس نہ آیا۔ کسی نے اس سے کہا۔ کہ تو کیوں دربار میں حاضر نہیں ہوتا۔ اس نے کہا کہ اگر میرے سوا کسی دوسرے کو اعزاز بخشا گیا تو میرا غیر حاضر ہونا ہی مناسب ہے۔ اور اگر یہ شرف میری قسمت میں ہے۔ تو میں جہاں بھی ہوا۔ مجھے بلا لیا جائے گا۔ جب نعمان مجلس میں بیٹھا۔ تو اُسے اوس کہیں نظر نہ آیا۔ اُس نے کہا کہ اوس کے پاس جاکر کہو۔ کہ تیرے دل میں جو ڈر ہے اُس کو دور کرکے آجا۔ اوس حاضر ہوا۔ بادشاہ نے شاہی لباس اُس کے زیب تن کیا۔ اس کی اپنی قوم کو اس پر حسد آیا۔ انہوں نے حطیۂ شاعر سے کہا۔ کہ اوس کی ہجو کر ہم تجھے تین سو اونٹ انعام دینگے۔ اس نے کہا کہ میں کیوں ایسے شخص کی ہجو کروں کہ میرے گھر میں اُس کے مال کے سوا اور کچھ نہیں۔ بشر ابن ابی حازم نے ان سے کہا۔ کہ میں اُس کی ہجو کرتا ہوں۔ یہ اونٹ مجھے دینے کا وعدہ کرو۔ اس نے اس کی بُری طرح سے ہجو کی۔ ہجو میں اس کی ماں سعدی کا بھی نام لیا۔ جب اوس کو اس بات کا علم ہوا۔ تو اُس نے تمام اونٹ غارت کرلئے۔ اس نے اپنے قبیلہ بنی اسد سے مدد چاہی۔ انہوں نے اس کام سے اس کو روکا۔ اور اونٹوں سے دست بردار ہونا بھی انہیں عار معلوم ہوا۔ اوس نے جریلہ لے کو جمع کرکے اسد پر چڑھائی کی۔ فریقین میں سخت لڑائی ہوئی۔ آخر بنی اسد کو شکست ہوئی۔ بشر بھاگ گیا۔ جس قبیلہ میں جاکر پناہ لیتا۔ تو کوئی اس کو اُس کے مقابلہ میں پناہ بھی نہ دیتا۔ آخر یہ جندب الکلابی کے پاس صمان کی اوپر کی جانب گیا۔ اوس نے خبر پاکر اس سے مفرور کا مطالبہ کیا۔ اس نے بشر کو اُس کے سپرد کر دیا۔ جب اوس کے پاس حاضر کیا گیا۔ تو اس نے اس کے قتل کا اشارہ کیا۔ اس کے بعد اپنی ماں سعدی کے پاس چلا گیا۔ اس سے بشر کے کام میں مشورہ طلب کیا۔ اس نے کہا کہ اس کا مال واپس دیدے۔ اور اس کا قصور معاف کر۔ اس ہجو کو اسی کی زبان کی مدح دھو ڈالیگی۔ اوس نے ماں کا مشورہ قبول کرلیا اور باہر آیا۔ اور بشر سے کہا کہ کیا تجھے معلوم ہے۔ کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا۔

انی لارجو منک یا اوس نعمۃ وانی لاخزی منک یا اوس راھب

وانی لاھو بالذی انا صادق بہ کلما قد قلت اذا انا کاذب

(ترجمہ اے اوس میں تجھ سے نعمت کی اُمید کرتا ہوں اور میں اپنے کئے پر پشیمان ہوں اور میں اپنی سچی بات سے جھوٹی کو مٹا دیتا ہوں)۔ اوس نے اس پر احسان کیا۔ اور ایک اچھے گھوڑے پر سوار کیا۔ اور اس کا سب مال اس کو واپس دیدیا۔ بشر نے کہا کہ میں مرتے دم تک تیرے سوا کسی کی مدح نہ کرونگا۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم الوقیط کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا قصہ یہ ہے۔ کہ بنی قیس و تمیم الات ثعلبہ ابن عکابہ ابن صعب ابن علی ابن بکر ابن وائل کے بیٹے لہازم کے پاس جمع ہوئے۔ ان کے ساتھ بنی عجل ابن لجیم و غزہ ابن اسد ابن ربیعہ بھی تھے ان کا ارادہ بنی تمیم پر غارت ڈالنے کا تھا۔ اعور العنبری جو کہ قیس ابن ثعلبہ کی قید میں تھا۔ اس کو اس بات کا علم ہوا۔ اس نے کہا۔ کہ مجھے ایک آدمی دو۔ جس کو میں اپنے گھر بھیجوں۔ کوئی خاص کام ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ تو گھر نہیں بھیج سکتا ہے۔ لیکن ہمارے سامنے بھیجنا شرط ہے۔ اس نے اس کو منظور کیا۔ وہ ایک غلام کو اس کے پاس لائے۔ اس نے کہا۔ کہ تم تو میرے پاس احمق کو لائے ہو۔ غلام نے کہا۔ کہ میں احمق نہیں ہوں۔ اس نے کہا۔ کہ میں تو تجھے پاگل سمجھتا ہو۔ اس نے کہا۔ کہ خدا کی قسم میں پاگل نہیں ہوں۔ اس نے کہا۔ کہ کیا تو کچھ سمجھتا ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں سب کچھ سمجھتا ہوں۔ اس نے پوچھا۔ کہ بتا آگین بہت ہیں یا ستارے۔ اس نے کہا۔ کہ ستارے بہت ہیں۔ اس نے مٹی اپنے ہاتھ سے اٹھائی۔ اور پوچھا۔ کہ میری ہتھیلی میں مٹی کس قدر ہے۔ اس نے کہا۔ کہ مجھے معلوم نہیں۔ بہت سی ہے۔ پھر اس نے سورج کی طرف اشارہ کیا۔ کہ یہ کیا ہے۔ اس نے کہا۔ کہ یہ سورج ہے۔ اس نے کہا۔ کہ بے شک تو سمجھدار ہے۔ جا میری قوم کو سلام کے بعد کہنا۔ کہ تم اپنے قیدی سے نیک سلوک کرو۔ اس لئے کہ میرے ساتھ یہاں نیک سلوک ہو رہا ہے۔ نیز ان سے کہنا۔ کہ میرے سرخ اونٹ پر سوار نہ ہونا۔ اور میری عبسا

سانڈنی پر سواری کرنا۔ اور بنی مالک سے میری عاجت نہ بیان کرنا۔ اور یہ کہ عوسج بیدار ہوگیا ہے۔ اور عورتیں بے چین ہیں۔ اور میری بات حارث سے پوچھنا۔ قاصد نے قوم کے پاس یہ پیغام بلاکم وکاست پہنچا دیا۔ وہ اس کا مطلب نہ سمجھ سکے۔ آخر انھوں نے حارث کو بلایا۔ اور اس سے ان باتوں کا مطلب پوچھا۔ اس نے قاصد سے کہا۔ کہ جو جو بات اس کے اور تیرے درمیان ہوئی ہے۔ وہ سب میرے سامنے بیان کردے۔ اس نے اول سے آخر تک سب بات بیان کردی۔ اس نے قاصد سے کہا۔ کہ میرا اسلام دینا۔ اور اسے کہنا۔ کہ ہم تیری نصیحت پر عمل کرینگے۔ پھر اس نے بنی العنبر سے کہا۔ کہ اس نے ہمیں مٹی سے یہ بتایا ہے۔ کہ تم پر بے حساب دشمن آرہا ہے۔ اور سورج سے مراد اس کی یہ تھی۔ کہ دشمن کی آمد اظہر من الشمس ہے۔ اور سرخ اونٹ سے مراد صمان ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تم صمان سے چلے جاؤ۔ اور عیسا اونٹنی سے مراد یہ ہے کہ تم دہنا میں جارہو۔ اور بنی مالک میں یہ اشارہ ہے۔ کہ ان کو ڈراتے رہنا۔ اور عوسج کے پیدا ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ قوم ہتھیاروں سے خوب مسلح ہے۔ اور عورتوں کی بے چینی سے مراد یہ ہے۔ کہ عورتوں کو چاہئے۔ کہ لڑائی کے وقت پانی پلانے سے تمہاری مدد کریں۔ بنی العنبر یہ سُن کر خبردار ہوگئے۔ اور دہنا پر جارہے۔ اور بنی مالک کو انہوں نے ڈرایا۔ مگر انہوں نے بات کو نہ مانا۔ پھر لہازم و حجلا وعنزہ آئے۔ اور ان کو اپنی جگہ نہ پایا۔ اور یہ وقیط میں بنی دارم پر جا پڑے۔ اور وہاں بڑی لڑائی ہوئی۔ ربیعہ نے بنی تمیم کے رؤساء کی ایک جماعت کو قید کرلیا۔ ان کا بیان تاریخ میں موجود ہے۔

عربوں کے لڑائی کے مشہور دنوں میں سے ایک یوم فیف الریح ہے۔ فیف الریح دہنا کے ایک موضع کا نام ہے کذا فی القاموس۔ یہ لڑائی بنی عامر ابن صعصعہ والحرث ابن کعب میں ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہُوا۔ کہ بنی عامر بنی الحرث ابن کعب سے بہت سے آثار طلب کرنا تھا۔ حصین ابن یزید ابن شداد الحارثی نے ان کے لئے کچھ اجتماع کیا۔ اور جعفی وزبید نیز سعد العشیرہ امراو صداء ونہد وخثعم وشہران وناہش کے چند قبائل سے مدد طلب کی۔ پھر یہ سب بنی عامر کے ارادے پر نکلے۔ وہ بھی ایک مکان میں مجتمع تھے۔ جس کو فیف الریح کہتے ہیں۔ مذحج کے پاس عورتیں اور بچے بھی تھے۔ تاکہ فرار نہ کرسکیں۔ بنی عامر کا اجتماع ہُوا۔ عامر ابن طفیل نے ان سے کہا کہ ہمارے ساتھ تم بھی قوم پر غارت ڈالو۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہم بہت سا مال واسباب لوٹ لینگے۔ اور ان کی عورتیں ہمارے قبضہ میں آجائینگی۔ اور عورتوں پر ان کو جانے نہ دینگے۔ اس کی رائے پر قوم نے اتفاق کیا۔ اور ان کی طرف چلے جب بنی الحارث مذحج وغیرہ کے قریب پہنچے۔ تو ان کو جاسوسوں کے ذریعہ سے خبر پہنچ گئی۔ یہ بھی تیار ہوگئے۔ فریقین میں تین دن تک سخت لڑائی ہوئی۔ تیسرے دن بنی عمیر بھی عامر ابن طفیل کے پاس آپہنچے۔ اب اور بھی سخت معرکہ ہُوا۔ لڑائی کی اثنا میں عامر ابن الطفیل کو حلق سے لیکر ناف تک بیس نیزے لگے۔ یہ اُس دن ہر ایک جوان سے کہہ رہا تھا۔ کہ تو نے کوئی کام نہیں کیا۔ فلاں نے کچھ مردانگی کے جوہر نہیں دیکھائے۔ اس لئے جو بھی کوئی بہادری کرتا تو اس کے پاس آکر نیزے یا تلوار کا خون دیکھاتا۔ حارثین میں سے ایک شخص آیا۔ اور کہا۔ کہ اے ابو علی میرے نیزے کو دیکھ کہ میں نے کس قدر لوگ مارے ہیں۔ جب عامر نے اس کی طرف دیکھا۔ تو وہی نیزہ اُس شخص نے عامر کی آنکھوں میں مار کر اس کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ اور اپنا نیزہ وہیں چھوڑ کر چلا گیا۔ اس سلوک کی وجہ یہ ہے کہ عامر جو ہر ایک کو کہہ رہا تھا۔ کہ تو نے کچھ نہیں کیا۔ فریقین میں شدت کا معرکہ ہُوا۔ آخر دونوں فریق علیحدہ ہوگئے۔ کسی کو غنیمت کا موقع نہ ملا۔ اس لڑائی میں صبر و شرافت بنی عامر کی مشہور ہے۔

یوم السلان بھی عربوں کی ایک لڑائی مشہور ہے۔ اس کا واقع یہ ہے۔ کہ نعمان ابن منذر ہر سال عکاظ میں نجابت کی غرض سے مال بھیجتا۔ ایک دفعہ بنی عامر راستہ میں اس کے معارض ہوئے۔ اور انہوں نے نعمان کا مال لوٹ لیا۔ نعمان کو سخت طیش آیا۔ اس نے بھائی وبرہ ابن رومانس کلبی اور ضائع جو کہ اس کے گماشتے تھے۔ اور مناعون جو کہ نہایت

معزز تھے۔ پیغام بھیجا۔ نیز بنی ضبہ ابن او وغیرہ قبیلہ رباب و تمیم کی طرف سے بھی درخواست کی وہ سب اس کی مدد کے لئے جمع ہو گئے ضرار ابن عمرو ضبی بھی اپنی نو بیٹوں سمیت جیش ابن دلف جو کہ بہادر مشہور تھا آیا۔ ان کی بڑی جمعیت ہو گئی۔ نعمان نے غلہ کے اونٹ تیار کر کے ان کے ہمراہ روانہ کر دیئے۔ اور کہا کہ جب عکاظ کی تجارت سے تم فارغ ہو جاؤ۔ اور اشہر حرم (شوال و ذیقعد و ذوالحج و محرم) گذر جائیں۔ اور ہر ایک اپنے اپنے گھر کو لوٹ جائے تو اس وقت بنی عامر کی لڑائی کا قصد کرنا۔ اس لئے کہ یہ نواسی السلان کے قریب ہیں۔ یہ سب نعمان کی یہ بات سن کر نکلے۔ اور بات کو پوشیدہ رکھا۔ اور اظہار یہ کیا۔ کہ بادشاہ کی تجارت کے مال کی حفاظت کے لئے ہم عکاظ میں ساتھ چلے ہیں۔ جب لوگ عکاظ سے فارغ ہو چکے تو قریش ان کے حال سے واقف ہو گئے۔ عبداللہ ابن جدعان نے بنی عامر کی طرف قاصد بھیجکر ان کو ان کے ارادہ سے مطلع کر دیا۔ یہ بھی اپنا آپ سنبھل گئے۔ اور لڑائی کیلئے تیار ہو گئے اور اپنے جاسوس مقرر کر دیئے۔ بنی عامر کا سپہ سالار عامر ابن مالک ملاعب الاسنہ تھا۔ دونوں لشکر جمع ہوئے۔ اور سلان کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ سخت گھمسان کا معرکہ ہوا۔ لڑائی کے دوران میں زید ابن عمرو ابن خویلد الصعق نے نعمان کے بھائی وبرہ کی طرف دیکھا۔ تو اس کی شکل سے اسے تعجب کیا۔ اس نے حملہ کر کے اس کو قید کر لیا جب اس کے سامنے پھرایا گیا۔ تو لشکر نے بھاگنے کا قصد کر لیا۔ ضرار ابن عمرو ضبی نے ان کو بھاگنے سے روکا۔ اور لشکر کی کمان اپنے ہاتھ میں لی۔ یہ اور اس کے لڑکے زور سے لڑے۔ جب ابو براء عامر ابن مالک نے اس کا اور اس کے بیٹوں کا کام دیکھا۔ تو اس نے اس پر حملہ کر دیا ابو براء کے باز و سخت تھے۔ جب ضرار سے اس کی لڑائی ہوئی۔ تو دونوں نے ایک دوسرے کو ہاتھ دیکھائے۔ آخر ضرار گھوڑے سے گر پڑا اس کے لڑکوں نے دادمردانگی دیکھا کر اس کو چھوڑا لیا۔ یہ پھر گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ یہ بڑا بہادر تھا۔ یہ کہنے لگا۔ کہ جس کو بیٹے خوش کریں۔ اس کا اپنا نفس اس کو غمگین کرتا ہے۔ یعنے جب کسی کے لڑکے جوان ہو جائیں۔ اور وہی اس کے کام کے متکفل ہوں تو یہ ضرور بڑھاپے میں مبتلا ہو جائیگا۔ جو کہ اس کے لئے وبال جان ہے۔ ابو براء ضرار کو قید کرنے اور اس سے فدیہ لینے کے فکر میں تھا۔ اور اس کے بیٹے اس کو قید سے بچانے کی کوشش میں تھے۔ ابو براء نے یہ حال دیکھ کر کہا۔ کہ یا تم مر جاؤ گے۔ اور یا میں مر جاؤنگا۔ مجھے کوئی ایسا شخص دکھاؤ جس سے مجھے فدیہ مل جائے۔ ضرار نے جیش ابن دلف کی طرف اشارہ کیا۔ جو کہ قوم کا سردار تھا۔ ابو براء نے حملہ کر کے اس کو قید کر لیا جیش کا رنگ سیاہ اور بدن ضعیف و نحیف تھا۔ جب ابو براء نے اس کو دیکھا۔ تو اسے شک گزرا۔ کہ یہ غلام ہے۔ اور یہ کہ ضرار نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ جب قیس نے یہ حال دیکھا۔ تو اسے خوف آیا۔ کہ ابو براء مجھے قتل نہ کر دے۔ اس نے کہا۔ کہ اگر مجھے دودھ پکار ہے۔ تو میں تجھے اپنے نفس کے بدلے چار سو اونٹ فدیہ دیتا ہوں۔ نعمان کے لشکر کو شکست ہوئی۔ یہ بھاگ کر نعمان کے پاس جا پہنچے۔ اور اس کے بھائی کے قیدی نے اور لشکر کی کمان ضرار نے اپنے ہاتھ میں لینے کا حال اور جو کچھ کہ ابو براء کے ساتھ اس کا معاملہ ہوا تھا۔ یہ سب ماجرا نعمان کے پاس بیان کر دیا۔ وبرہ نے ایک ہزار اونٹ اور گھوڑے زید کو فدیہ دے کر اپنی خلاصی کرائی۔ زید اس مال سے بڑا غنی ہو گیا پہلے تنگ دست تھا۔ سلان کی ایک اور بھی لڑائی ہے۔ جو کہ ربیعہ اور مذحج کے مابین ہوئی تھی۔ اس کی تفصیل تواریخ میں موجود ہے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم الرقم کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لڑائی بنی فزارہ و بنی عامر میں ہوئی تھی۔ ابو عبید نے بیان کیا ہے۔ کہ عامر ابن صعصعہ نے غطفان کے ساتھ لڑائی کی۔ اس دن بنی عامر کے ساتھ عامر ابن طفیل بھی تھا۔ یہ وادی رقم میں پہنچے۔ اس وادی میں بنی مرہ ابن عوف ابن سعد آباد تھے۔ ان کے پاس اشجع ابن ریث ابن غطفان کی قوم اور فزارہ ابن ذبیان کے چند کس بھی تھے۔ بنی عامر رقم میں ان پر حملہ آور ہوئے۔ جانبین میں زور کی لڑائی ہوئی۔ عامر ابن طفیل نے فزارہ کی عورت کو دیکھ کر اس سے پوچھا۔ کہ تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ میں سمانت نوفل الفزاری ہوں۔ ایک روایت میں بنت غبیرہ ہے۔ عامر اسکے ساتھ باتوں میں مشغول تھا۔ اتنے میں اس کی قوم کے بھگوڑے اس کے پاس سے گذرے۔ ان کے تعاقب میں بنی مرہ تھے جب عامر نے یہ حال دیکھا۔ تو اپنی ذراع اسماء کے پاس پھینک کر بھاگا۔ جو کہ بعد میں اسماء نے ذرع عامر کو دیدی تھی۔ اس کے

بعد مرہ آئے۔ جن کا سپہ سالار سنان ابن حارثہ المری تھا۔ یہ جس کو پکڑتے۔ تو مارے بغیر نہ رہتے جس کا سبب پہلے سے ان کی آپس میں عداوت تھی۔ بنی اشجع کے اس بطن کو اسی لئے بنی مذبح کہتے ہیں۔ انہوں نے ان کے ستر آدمی ذبح کر ڈالے۔

عربوں کی ایک لڑائی یوم ساحوق کے نام سے مشہور ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے۔ کہ بنی ذبیان نے بنی عامر سے یہ لڑائی کی تھی۔ جب وہ ساحوق میں مقیم تھے۔ ذبیان کی کمان سنان ابن حارثہ المری کے ہاتھ میں تھی اس نے ان کو گھوڑے اور اونٹ اور دیگر مال اسباب دے کر تیار کیا۔ اور ان کو دولت سے مالا مال کر دیا۔ ان کا مقابلہ بنی عامر کے ساتھ ہوا۔ سخت لڑائی کے بعد بنی عامر کو شکست ہوئی۔ ان کے کچھ آدمی مارے گئے۔ اور کسی جنگل میں گھس گئے۔ جو کہ وہاں پانی نہ ملنے کے سبب سے پیاسے مارے گئے۔ اس واقع کی تفصیل تواریخ میں موجود ہے۔

عربوں کی ایک اور لڑائی جو کہ زہیر ابن الکلبی اور غطفان و بکر و تغلب کے مابین ہوئی تھی۔ زہیر ابن جناب الکلبی ہے جس کی اطاعت پر قضاء نے اتفاق کیا تھا۔ اور یہ کاہنوں کو مشورہ کے لئے بلاتا تھا۔ اس کی عمر ڈھائی سو سال تھی۔ اس نے تمام عمر میں دو سو سال لڑائیاں لڑی ہیں۔ اور یہ بڑا بہادر تھا۔ غطفان کے اسی لڑائی ہونے کا واقعہ یہ ہوا۔ کہ بنی بغیض ابن ریث ابن غطفان جب تھامہ سے نکلے۔ تو ان کے صداء و بنی ظفیط راستہ معارض ہوئے۔ اور ان کے ساتھ سخت لڑائی ہوئی۔ انہوں نے اپنے حرم میں داخل ہونے سے ان کو روکا۔ آخر یہ صداء پر غالب ہو گئے۔ اور ان کی خون ریزی شروع کر دی بغیض یہ دیکھ کر لڑنے لگا۔ جب انہوں نے یہ حال دیکھا۔ تو کہا کہ خدا کی قسم ہم یہ حرم ایسا ہی بنا دینگے۔ جیسا کہ مکہ کا حرم۔ کہ وہاں کوئی شکار نہیں کر سکتا۔ اور پناہ گزین کی طرف دیکھنے کی بھی کسی کو مجال نہیں ہوئی۔ انہوں نے حرم کی بنا ڈالی۔ اس کے متولی بنی مرہ ابن عوف بن گئے۔ ان کے کام اور جس بات پر کہ انہوں نے اتفاق کیا تھا۔ اس کی خبر زہیر ابن جناب کو پہنچی۔ اس نے کہا۔ کہ یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ اور غطفان حرم کیسے بنا سکتے ہیں۔ اس نے اپنی قوم کو جمع کیا۔ اور غطفان کا سب حال ان کے سامنے بیان کیا۔ ان کی آپس میں بڑی لڑائی ہوئی۔ زہیر نے فتح پا کر اپنے ارادہ کو پورا کیا۔ اور یہ حرم غطفان میں چھوڑ دیا۔ اور عورتیں ان کو واپس دیدیں۔ اور مال غنیمت خود لے لیا۔ اس واقعہ کے متعلق ایک شاعر نے کہا ہے۔

ولم تصبر لنا غطفان لما ۔۔۔ تلاقینا اجرت النسآء
فلولا الفضل منا ما رجعتم ۔۔۔ الی غدراء شیمتها النحیآء
فدنکموا دبونا فاطلبوها ۔۔۔ واوثارا ودونکم اللقاء
فانا حیث لا تخفی علیکم ۔۔۔ لیوث حین یحتضر اللواء
فقد اضحی لبنی جناب ۔۔۔ فضاء الارض والماء الروآء
نفینا نخوة الاعداء عنا ۔۔۔ بارماح استتها الضماء
ولو لا صبرنا یوم التقینا ۔۔۔ لقینا مثل ما لقیت صداء
غداة تصرعوا البنی بغیض ۔۔۔ وصدق الطعن للنوکی شفاء

اور وائل کے بیٹوں بکر اور تغلب کے ساتھ اس کی لڑائی کا سبب یہ ہوا۔ کہ جب ابرہہ نجدہ کی طرف گیا۔ تو اس کے پاس زہیر آیا۔ اس نے اس کی بڑی تعظیم و تکریم کی۔ پھر اس نے اس کو بکر و تغلب وائل کے بیٹوں پر حاکم بنا دیا۔ اس پر ایک سال گذشت ہو گیا۔ اس نے ان سے خراج طلب کیا۔ انہوں نے سختی سے انکار کر دیا۔ یہ بات سنکر زہیر خود آیا۔ اور ان (ایک پانی تھا) سے ان کو روک دیا۔ پیاس کی وجہ سے ان کے مال مویشی ہلاک ہونے کے قریب ہوئے۔ اس حالت میں بنی تمیم اور ابن ثعلبہ کا ایک آدمی زہیر کے پاس آیا۔ زہیر سو رہا تھا۔ اس نے اس کے سینے پر تلوار کی نوک رکھ کر دبائی۔ نوک

پیٹ سے پار نکل گئی۔ لیکن اس کی انتڑیوں کو کوئی نقصان نہ ہوا۔ اس نے معلوم کیا۔ کہ اب زہیر مر گیا ہے۔ اور زہیر کو یقین تھا۔ کہ میں بچ گیا ہوں۔ لیکن اس نے کوئی حرکت نہ کی۔ تاکہ پھر دوسرا وار نہ کر جائے۔ تیمی اس کو مردہ سمجھ کر چلا گیا۔ اور اپنی قوم کو اس خبر سے جا خوش کیا۔ زہیر کے پاس اس وقت سوائے ایک آدمی کے جو کہ اس کی قوم سے تھا۔ اور کوئی نہ تھا۔ اس سے اس نے کہا۔ کہ اعلان کر دے۔ کہ زہیر مر گیا ہے۔ اور یہ کہ بکر و تغلب کو بھی میری موت کی خبر پہنچا دیں۔ اور میرے دفن میں ان کو بھی شریک کریں۔ اور جب مجھے دفن کرنے لگیں۔ تو کپڑے لپیٹ کر قبر میں رکھ دینا۔ تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور دشمن اپنی طرف سے اسے دفن کر کے خوشی خوشی واپس ہوئے۔ زہیر نے ان کے پیچھے لشکر تیار کیا۔ اور اہل یمن سے جو بھی تھا۔ اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور بکر و تغلب سے پھر لڑائی شروع کر دی۔ ان کو اس کا علم تھا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ کلیب و مہلہل ربیعہ کے بیٹے قید ہوئے تغلب کے قید اور مال غنیمت ان کے ہاتھ آیا۔ جاہلیت و اسلام کے زمانے کی لڑائیاں عرب کی بکثرت ہیں۔ یہاں ان کی گنجائش اور چنداں ضرورت بھی نہیں۔

بارہواں باب زمانہ جاہلیتہ میں عربوں کی آگوں کے بیان میں۔

یہ چودہ آگیں تھیں۔ (۱) نار آگ المزدلفہ یہ آگ مزدلفہ میں جلائی جاتی۔ تاکہ حاجی مزدلفہ سے لوٹیں۔ ان کو دور سے نظر آئے۔ سب سے پہلے یہ آگ قصی ابن کلاب نے جلائی تھی۔ (۲) آگ نار الاستمطار تھی۔ یہ زمانہ جاہلیت میں رواج تھا۔ کہ جب بارش بند ہو جاتی۔ تو لوگ گایوں کو جمع کر کے ان کے دموں اور گردنوں کے ساتھ سلع (ایک کڑوے درخت کو کہتے ہیں) اور آگ باندھ کر ان کو ایک دشوار گذار جنگل میں لے جاتے۔ اور وہاں آگ جلاتے۔ اور ان کا عقیدہ تھا۔ کہ ایسا کرنے سے بارش برستی ہے۔ قاموس میں لکھا۔ کہ زمانہ جاہلیت کی تسلیم یہ تھی۔ کہ سلع اور آگ جانوروں کی گردنوں کے ساتھ باندھ کر پہاڑ کی چوٹی سے ان کو نیچے اتارتے۔ اور اس سلع اور آگ کو آگ لگا دیتے۔ اور پھر مینہ مانگتے

(۳) آگ نار التحالف تھی۔ زمانہ جاہلیت میں جب صلح کرتے۔ تو آگ جلا کر اس کے سامنے حلیفی اٹھاتے۔ اور ان کا عقیدہ کہ جو عہد شکنی کریگا۔ وہ اس کی خیر سے محروم رہیگا۔ ابو ہلال العسکری نے کہا ہے۔ کہ خصوصیت سے ان کے آگ جلانے کی وجہ تھی۔ کہ آگ سے نفع اٹھانے میں سوائے انسان کے اور کوئی دوسرا حیوان اس میں شریک نہیں۔ (۴) آگ نار الطرد تھی۔ یہ آگ کسی کے چلے جانے کے بعد جلائی جاتی۔ تاکہ پھر واپس نہ آجائے۔ (۵) آگ نار الاہبہ للحرب تھی۔ عرب جب لڑائی کا ارادہ کرتے۔ یا کسی لشکر کے آنے کا ان کو انتظار ہوتا۔ تو اس وقت پہاڑ کی چوٹی پر آگ جلاتے۔ تاکہ اس کو دیکھ دور دور سے لوگ جمع ہو جائیں۔ سب سے پہلے اس آگ کی رسم بنی الحارث نے ڈالی۔ (۶) آگ نار الحیتین تھی۔ یہ آگ بلاد عبس میں زمین سے نکلتی رات کو یہ آگ زمین پر پھیل جاتی۔ اور دن کو اس کے شعلے بلند ہوتے۔ کبھی کبھی اس کے شعلے اس قدر بلند ہوتے۔ کہ پاس سے گذرنے والے کو جلا دیتے۔ آخر خالد ابن سنان بنی نے اس آگ کو دفن کیا (۷) آگ نار السعالی تھی۔ یہ آگ جنگل میں چلنے والوں کے لئے جلائی جاتی۔ تاکہ اس کو دیکھ کر راستہ نہ بھول جائیں۔ ان کے زعم کے مطابق اس پر جن آیا کرتے تھے۔

(۸) آگ نار الصید تھی۔ جب شکار کرنے کا قصد ہوتا۔ تو اس وقت یہ آگ جلاتے۔ تاکہ ہرن دیکھ معلوم کریں کہ رات آگ ہے

(۹) آگ نار الاسد تھی۔ یہ آگ اس وقت جلائی جاتی۔ جب شیر کا خوف ہوتا۔ شیر کی عادت ہے کہ آگ کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے

(۱۰) آگ نار القریٰ تھی۔ یہ آگ رات کو جلائی جاتی۔ تاکہ دور سے دیکھ کر آجائیں۔

(۱۱) آگ نار السلیم تھی۔ جب کوئی ڈسا جاتا۔ تو اس وقت اس کے پاس جلاتے۔ جب تک اس کے زخموں سے خون بند نہ ہوتا یا جب کسی کو چابکوں سے پیٹا جاتا۔ اور یا کسی کو کنا کاٹتا۔ تو اس وقت بھی اس کے پاس آگ جلاتے تاکہ سو نہ جائیں۔ اور ان

کی بیماری میں ترقی نہ ہو۔ (۱۲) آگ نار الغذا تھی۔ جب بادشاہ کسی قبیلہ کی عورتوں کو قید کرلاتے۔ اور ان کے ملاحظہ کے لئے سردار آتے۔ تو ان کا رواج تھا۔ کہ دن کو ان عورتوں کے پاس نہ آئے۔ تاکہ عورتیں دیکھ کر گھبرا نہ جائیں۔ اور اندھیرے میں بھی نہ آئے۔ تاکہ کچھ نظر بھی نہ آئے۔ اس لئے آگ جلا دیتے۔ تاکہ روشنی میں ان کا ملاحظہ کرسکیں۔ (۱۳) آگ نار الوسم تھی۔ اس آگ کو نار الخمید یا ابد بھی کہتے ہیں۔ جب کسی سے پوچھا جاتا۔ کہ تیرے اونٹ کہاں ہیں۔ تو وہ اشارہ کر دیتا۔ (۱۴) آگ نار الحباحب تھی۔ یہ وہ آگ ہے۔ جس کا حقیقت میں کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ چارپائیوں کی نعلبندی کے وقت جلائی جاتی یا بوگی اور اس کی مثل ہو۔

تیرھواں باب عرب کے مشہور بازاروں کے بیان میں جو کہ زمانہ اسلام سے پہلے تھے۔

جاہلیۃ کے زمانہ میں عربوں کے کئی بازار اور منڈیاں تھیں۔ جو کہ سال میں کئی دفعہ ان میں رونق ہوتی۔ اور کبھی کسی مقام اور کبھی کسی جگہ پر ان کی تبدیلی ہوتی۔ تمام عرب کے دور و نزدیک سے لوگ اُن میں آتے۔ پہلی ربیع الاوّل کو دومۃ الجندل میں بازار کھلتا۔ لوگ بیع و شریٰ اور لینے دینے کا سودا کرتے۔ اس مقام پر اکیلا دومۃ الجندل کے واسطے سے لکھدی ہوتی۔ اور کبھی کبھی بنی کلب کا غلبہ ہو جاتا۔ اور پیمانے ان کے رؤساء کے ہاتھ میں ہوتے۔ آخر ماہ تک یہ بازار کھلا رہتا پھر ربیع الآخر میں ہجر کی طرف بازار منتقل ہوتا۔ اور وہاں پیمانہ منذر ابن ساوی عبد اللہ ابن دارم کے لڑکے کے ہاتھ میں ہوتا۔ پھر شہر عمان صوبہ بحرین کو منتقل ہوتے۔ اور ارم ذات العماد میں بازار کھلتا۔ یہاں بھی کئی دن تک رونق ہوتی۔ پھر عدن ابین کی طرف جاتے۔ وہاں کستوری کی قسموں کی تجارت ہوتی۔ پھر راہبہ میں منڈی لگتی۔ جو کہ حضرموت کے قریب ہے۔ اور بعض تجار یہاں سے بھی گذر کر صفا میں چلے جاتے۔ پھر ان کے بازار وہاں منتقل ہو کر وہاں جاتے۔ بعض تجار یہاں پر سُرخ اونٹ اور یمنی چادریں لاتے۔ جو کہ معافہ سے لائی جاتی تھیں۔ پھر عکاظ کی جانب منتقل ہوتے۔ یہ بازار نخلہ طائف کے درمیان جنگل میں پہلی ذیقعد کو کھلتا۔ عرب کے قبائل یہاں جمع ہوتے۔ یہاں پر وہ فخریہ شعر پڑھتے۔ اگر کسی کا کوئی قیدی ہوتا۔ تو وہ فدیہ کی رقم جمع کرنے کی اس جگہ کوشش کرتا۔ اور اگر کسی کو کوئی فیصلہ کروانا مقصود ہوتا۔ تو مجسٹریٹ کے پاس جا کر مرافعہ کرتا۔ یہاں کا مجسٹریٹ عناک نامی قبیلہ بنی تمیم کا ایک شخص کانیز اقرع ابن حابس بھی یہاں کا مجسٹریٹ تھا۔ بیس دن تک بازار گرم رہتا۔ یہاں سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ میں جاتے۔ اور وہاں عرفات میں کھڑے ہوتے۔ اور حج کے مناسب ادا کرنے کے بعد اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاتے۔ وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم وسلاماً وآمین مستمرین الیٰ یوم الدین والحمد للہ رب العٰلمین

تمت بالخیر

چودھواں باب در سلسلہ پیراں و مریداں

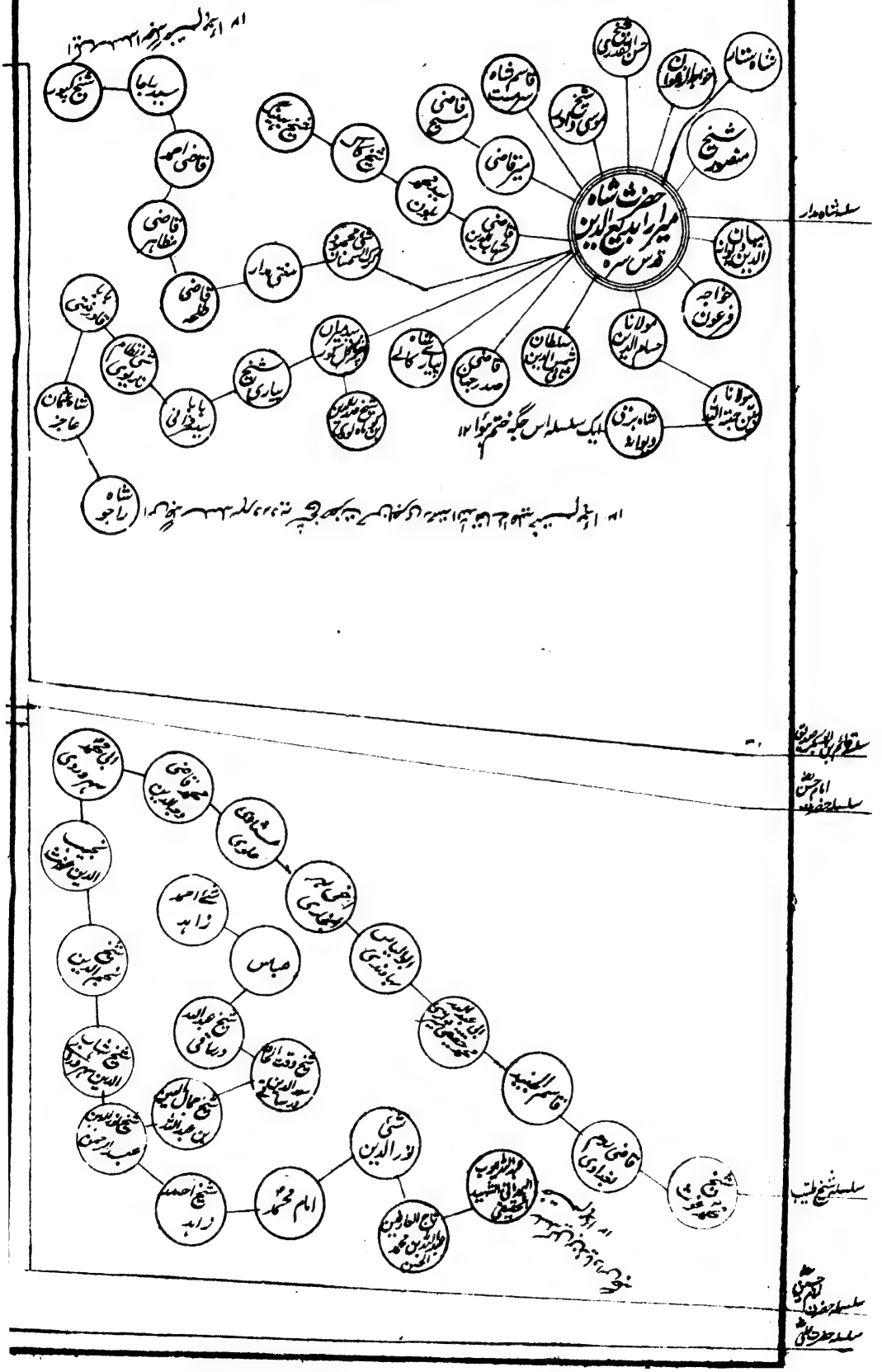
حضرت شاہ میر ربیع الدین قدس سرہ
سلسلہ شاہ مدار
سلسلہ شیخ طیب
سلسلہ حضرت امام حسن
سلسلہ حضرت علی

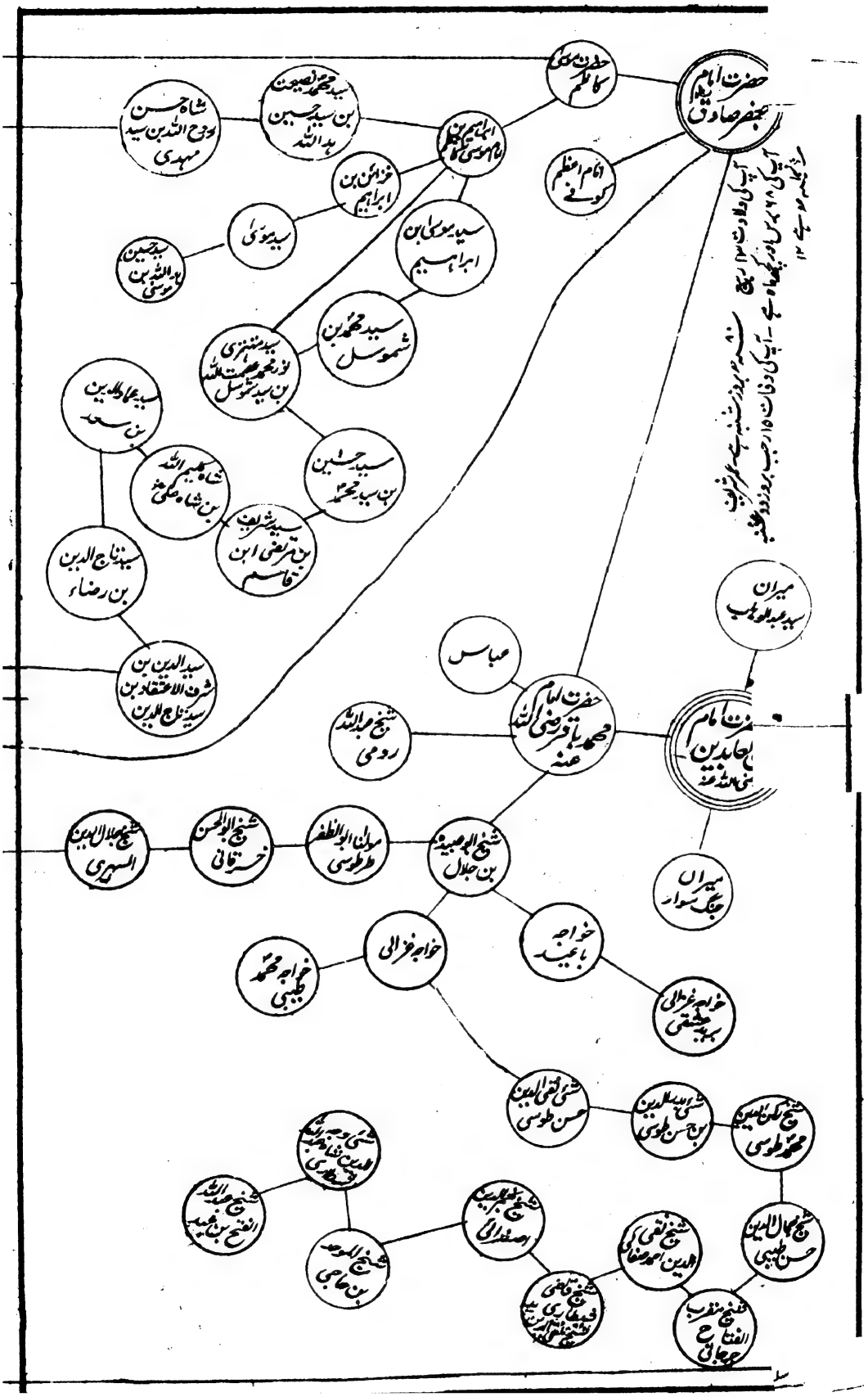
حضرت امام جعفر صادق
امام اعظم کوفی
سید موسیٰ ابن ابراہیم
سید محمد بن شموسل
سید حسین بن سید محمد
سید شریف بن مرتضیٰ ابن قاسم
سید تاج الدین بن رضاء
سید الدین بن شرف الاعتقاد بن سید تاج الدین
حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
شیخ عبداللہ رومی
عباس
میران سید عبدالوہاب
شیخ ابوسعید بن جلال
شیخ ابوالحسن خرقانی
شیخ جلال الدین السہری
خواجہ غزالی
خواجہ محمد طیبی
خواجہ باعبید
شیخ نجم الدین محمد طوسی
شیخ جمال الدین حسن طیبی
شیخ منقب الفتاح عجمانی

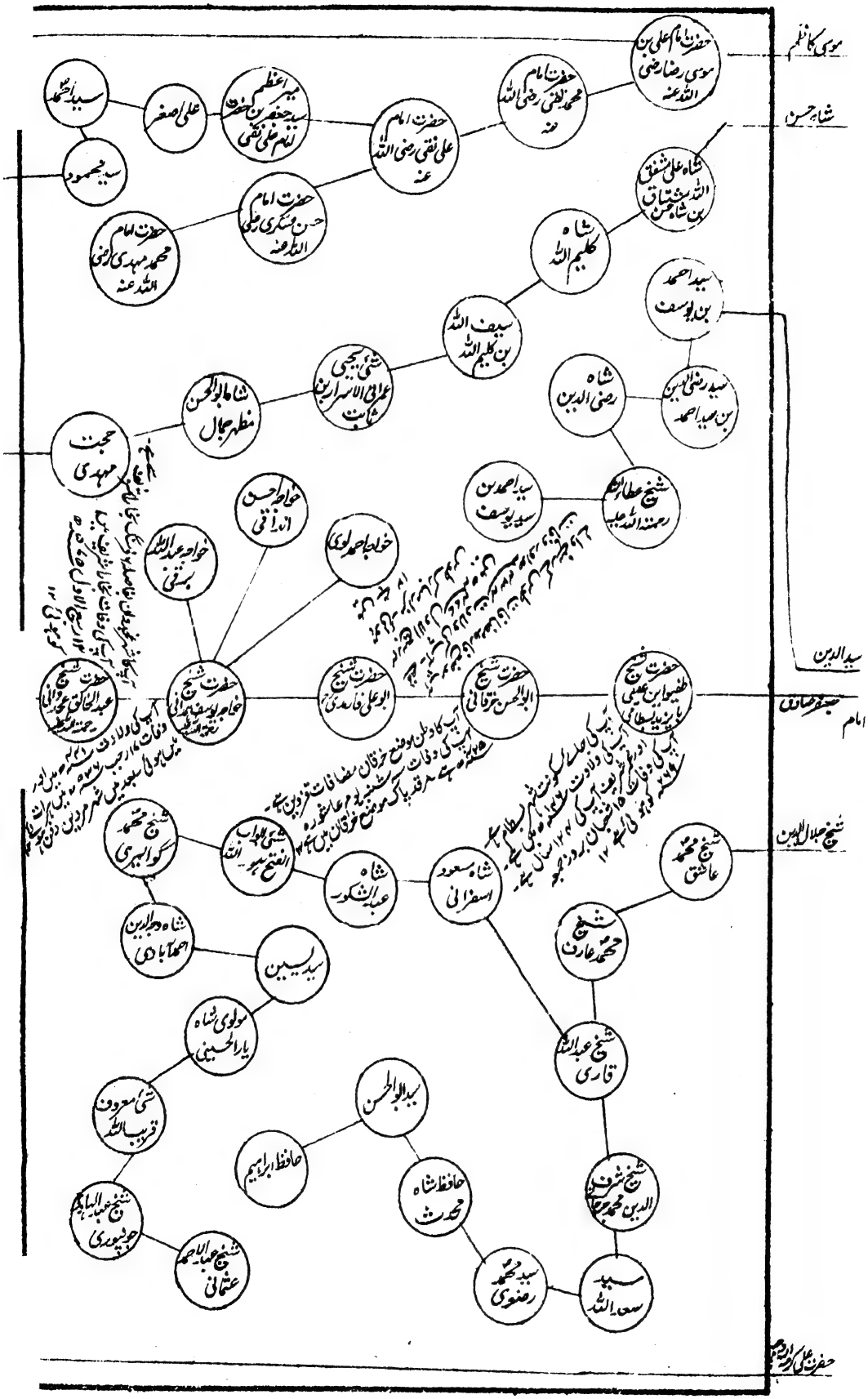
موسیٰ کاظم
شاہ حسن
سید الدین
امام جعفر صادق
شیخ جلال الدین
حضرت امام علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ
حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ
میر اعظم سید جعفر بن حضرت امام علی نقی
علی اصغر
سید احمد
سید محمود
حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ
حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ
شاہ علی مشتاق اللہ بن شاہ حسن مشتاق
شاہ کلیم اللہ
سید احمد بن یوسف
سیف اللہ بن کلیم اللہ
شیخ یحییٰ عراقی الاسرار بن شاہ ثابت
شاہ ابوالحسن مظہر جاں
حجت مہدی
سید رضی الدین بن سید احمد
شاہ رضی الدین
شیخ عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ
سید احمد بن سید یوسف
خواجہ حسن انداقی
خواجہ عبداللہ بستی
خواجہ احمد لوی
حضرت شیخ عبدالخالق غجدوانی
حضرت شیخ خواجہ یوسف ہمدانی
حضرت شیخ ابوعلی فارمدی
حضرت شیخ ابوالحسن ہرقانی
حضرت شیخ طیفور بن عیسیٰ بایزید بسطامی
شیخ محمد گوالیری
شیخ وجیہ الدین
شاہ عبدالشکور
شاہ مسعود اسفرائنی
شیخ محمد عاشق
شاہ وجیہ الدین احمد آبادی
سید یسین
شیخ محمد عارف
مولوی شاہ یار الحسینی
شیخ عبداللہ قاری
شیخ معروف قریب اللہ
سید ابوالحسن
حافظ ابراہیم
حافظ شاہ محدث
شیخ شرف الدین محمد
شیخ عبدالباقی جونپوری
شیخ عبدالواحد عثمانی
سید محمد رضوی
سید اللہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ

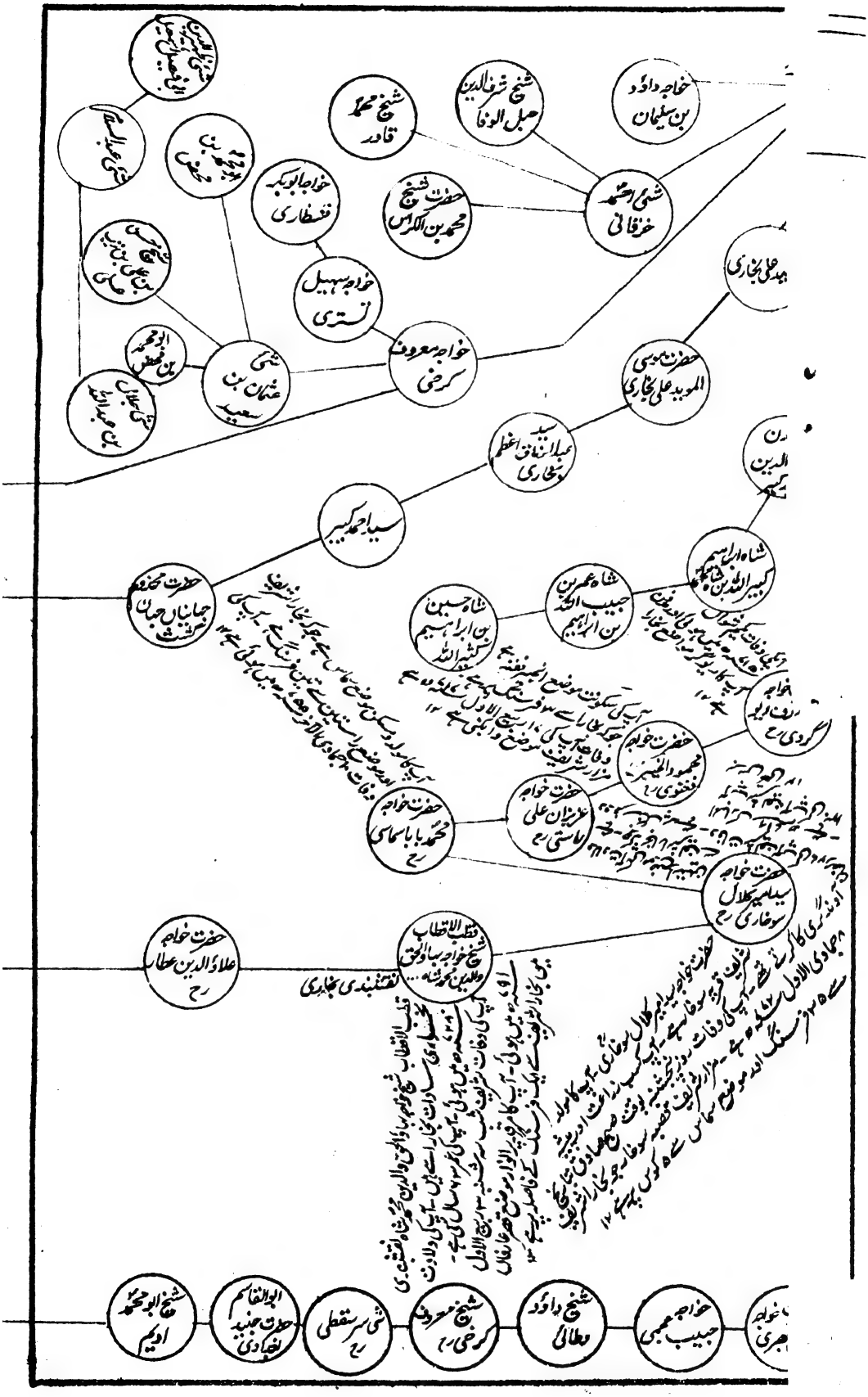
خواجہ داؤد بن سلیمان
شیخ شرف الدین حبل الوفا
شیخ محمد قادر
شیخ احمد خرقانی
حضرت شیخ محمد بن الادریس
خواجہ ابوبکر قفطاری
خواجہ سہیل نستری
خواجہ معروف کرخی
شیخ عثمان بن سعید
حضرت مدینی المؤید علی بخاری
سید عبدالخالق اعظم بخاری
سید احمد کبیر
حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت
شاہ ابراہیم کبیر اللہ بن شاہ
شاہ عمر بن حبیب اللہ بن ابراہیم
شاہ حسین بن ابراہیم کثیر اللہ
خواجہ حضرت محمود الخیر فغنوی رح
حضرت خواجہ عزیزان علی راستی رح
حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رح
حضرت خواجہ سید امیر حلال سوخاری رح
حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار
قطب الاقطاب شیخ خواجہ بہاؤ الحق والدین محمد شاہ نقشبندی بخاری
شیخ ابو محمد اودیم
ابوالقاسم حضرت جنید بغدادی
شیخ سری سقطی رح
شیخ معروف کرخی رح
شیخ داؤد طائی
خواجہ حبیب عجمی

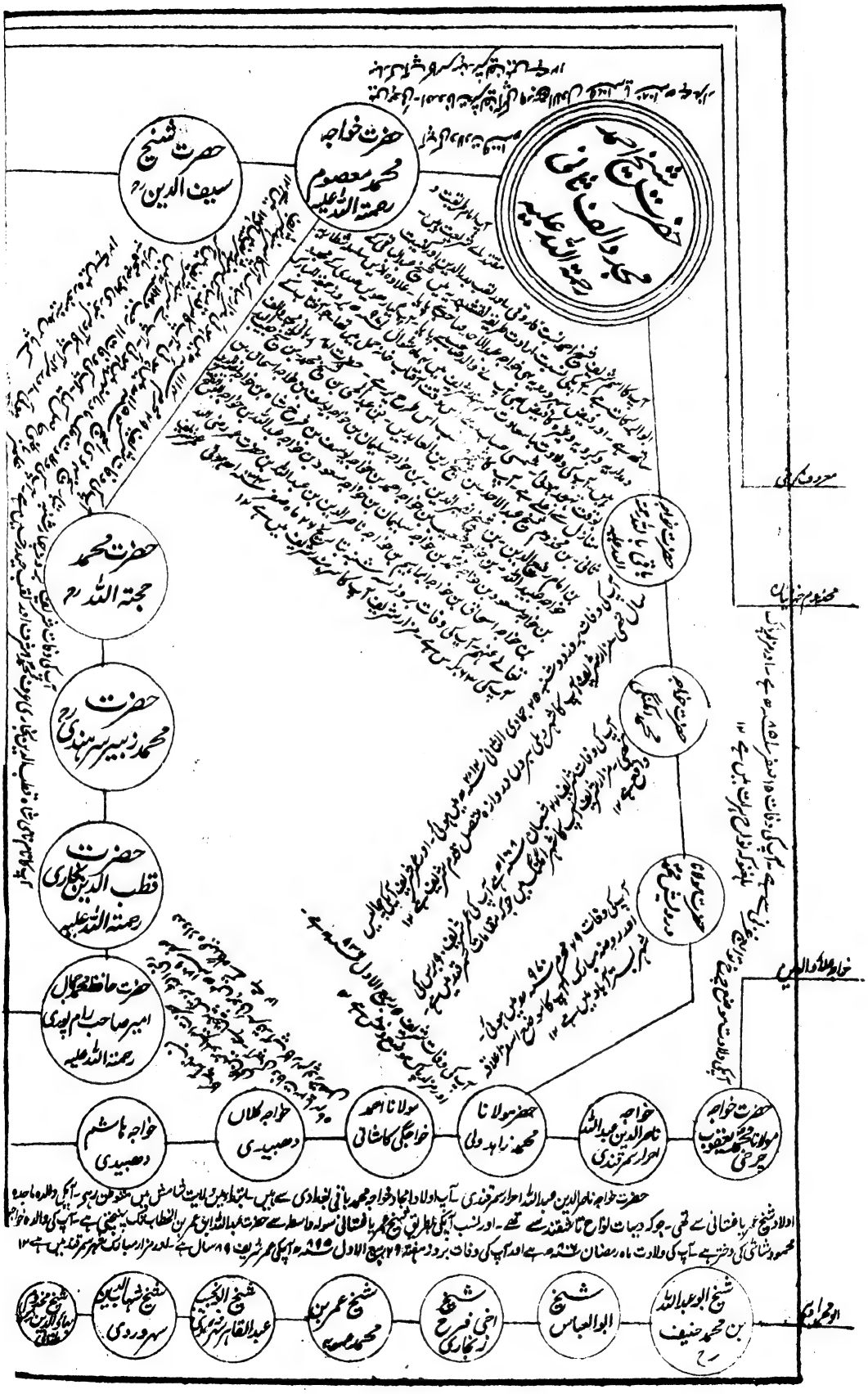

حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار سمرقندی آپ اولاد امجاد خواجہ محمد یمانی بغدادی سے ہیں۔ ابتداء میں ولایت شاش میں متوطن رہے۔ آپکی والدہ ماجدہ اولاد شیخ عمر یافتانی سے تھی۔ جو کہ دیہات لواح تاشقند سے تھے۔ اور نسب آپکی بطریق شیخ عمر یافتانی بواسطہ حضرت عبد اللہ ابن عمر بن الخطاب تک پہنچتی ہے آپ کی والدہ خواجہ محمود شاشی کی دختر ہے۔ آپ کی ولادت ماہ رمضان ۸۰۶ھ ہے اور آپ کی وفات بروز دوشنبہ ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ آپکی عمر شریف ۸۹ سال ہے۔ مزار مبارک سمرقند میں ہے ۱۲

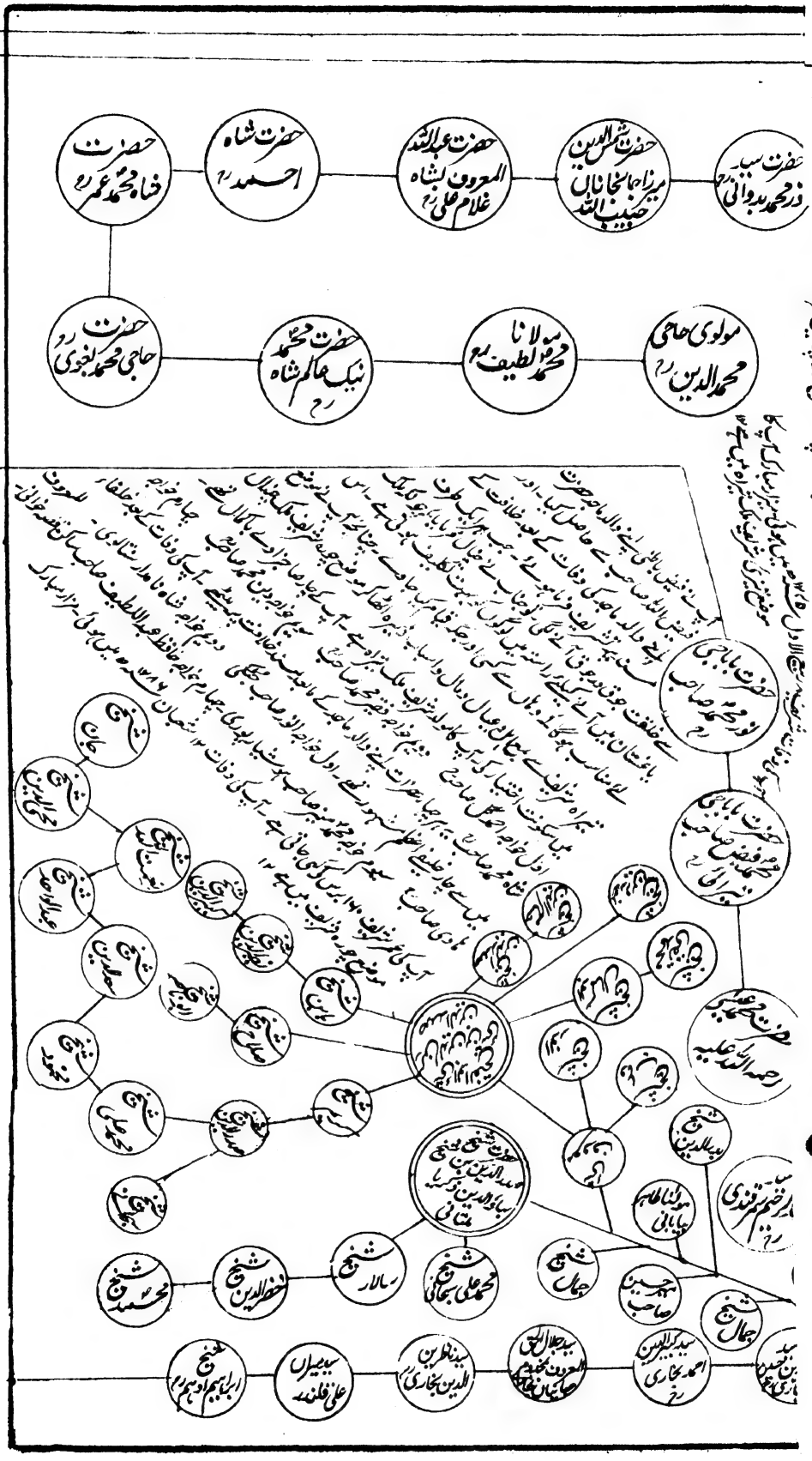
حضرت سید
درمحمد بدوانی رح
حضرت شمس الدین
میرزا جانجانان
حبیب اللہ
حضرت عبداللہ
المعروف بشاہ
غلام علی رح
حضرت شاہ
احمد رح
حضرت
شاہ محمد عمر رح
مولوی حاجی
محمد الدین رح
مولانا
محمد لطیف رح
حضرت محمد
نیک عالم شاہ
رح
حضرت
حاجی محمد بغوی رح

خواجہ معروف سرخی
محمد عبدالرحمان

حضرت فقیر محمد المعروف باباجی تیرہائی رح

آپ نے اپنے والد ماجد حضرت نور محمد صاحب تیرائی رحمۃ اللہ علیہ سے علم ظاہری و باطنی حاصل کیا۔ آپ ایام طفولیت سے ہی ذکر و فکر و مراقبہ و اتباع شریعت میں مصروف و مشغول تھے۔ آپ اپنے وقت کے ابدال شمار کئے جاتے ہیں۔ دیگر اوصاف حسنہ کے علاوہ آپ مسکینوں کی مجلس و صحبت و محبت سے خوش رہتے۔ آپ فاروقی نسب سے ہیں۔ آپ کا شجرۂ نسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کا نسب نامہ اس طرح پر ہے۔ فقیر محمد بن نور محمد بن محمد فیض اللہ بن خان محمد بن علی ولی محمد بن شیخ سلیمان بن شیخ سلطان شیخ الاسلام بن عبدالرسول بن عبدالحی بن حبیب اللہ بن رفیع الدین بن نور الدین بن نصیر الدین بن سلیمان بن یوسف بن اسحاق بن عبداللہ بن شعیب بن احمد شیخ بن یوسف ثانی بن محمد شہاب الدین معروف بہ فرخ شاہ کابل بن نصیر الدین بن محمود المعروف بریشمان شاہ بن سلیمان ثانی بن مولوی پٹھان محمد مسعود بن عبداللہ الواعظ الاصغر بن عبداللہ الواعظ الاکبر بن ابو الفتح بن اسحاق بن ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بن عبداللہ بن عمر بن خطاب بن امعاج بن عبد مناف (اگر کوئی غلطی اس شجرہ شریف میں واقع ہوگئی ہو۔ تو بندہ کو اطلاع دیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں غلطی کو درست کر دیا جائے) آپ کا لباس سادہ تھا۔ شرعی پاجامہ سفید۔ سر پر کلاہ اور اس پر لنگی خطدار یا سبز دستار پہنتے۔ بدن پر کبھی لونگی نیلگوں یا چادر اوڑتے تھے۔ پاپوش پٹھو ہاری استعمال فرماتے۔ اپنے دست مبارک میں عصا ہر وقت رکھتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں تصنع و ریا و تکلف بالکل نہ تھا۔ فخر و خود پسندی نزدیک تک نہ آتا تھا۔ سکینت و تمکنت و وقار آپ میں اچھی طرح سے بھرا ہوا تھا۔ آپ کی طبیعت میں جمالیت زیادہ تھی۔ سالہا سال تک کبھی کسی پر غصے نہ ہوتے۔ امرا سے زیادہ خوش نہ ہوتے۔ بلکہ مخلص دوست کو خواہ کتنا ہی مسکین کیوں نہ ہو عزیز رکھتے۔ آپ تعویذ نویسی کو زیادہ پسند نہ فرماتے بلکہ اکثر آپ دعا فرماتے۔ اور اسی دعا کے ذریعہ لوگوں کے مقصد حاصل ہو جاتے۔ آپ کی خوراک بالکل کم تھی خمیری روٹی و کھچڑی آپ کو زیادہ مرغوب تھی۔ کسی خاص چیز کے کھانے کے عادی نہ تھے۔ وقت پر جو چیز میسر ہو جاتی تناول فرماتے۔ آپ ہمیشہ صاف و پاکیزہ اشیا پسند فرماتے۔ آپ کا قد مبارک دراز تھا۔ چہرہ گندم گون سرخ۔ بینی دراز ریش مبارک کے بال سفید۔ آنکھیں نہایت موزون۔ سر مبارک کے بال بصورت زلف و گیسو شانوں تک معلق رہتے۔ آپ بالوں پر حنا لگایا کرتے۔ پیشانی کشادہ تھی۔ آپ نے چہرہ مبارک پر کبھی استرہ نہیں لگایا۔ آپ سوتے وقت سرمہ لگایا کرتے۔ اور طاق سلائی لگاتے۔ آپ سفر میں ہمیشہ مسجد میں قیام فرمایا کرتے۔ آپ سوائے چند لقموں کے اور چیزوں کی طرف شائق نہ ہوتے۔ آپ کی غذا اصل ذکر حق میں تھی۔ آپ بفضل خدا چہار وہ خانوادہ میں صاحب ارشاد تھے۔ مگر اکثر آپ طریقہ نقشبندیہ اور قادریہ کی اشاعت فرماتے۔ خصوصاً طریقہ نقشبندیہ کو عام طور پر جاری فرماتے۔ آپ نے بتاریخ ۲۹ محرم ۱۳۱۵ھ مابین ظہر و عصر اس دنیا فانی سے رحلت فرمائی۔ آپ کی عمر شریف غالباً ایک سو برس کی تھی۔ مزار مبارک آنجناب چورہ شریف میں ہے۔ ابھی تک اکثر لوگ وہاں جاکر خداوند کریم کی بارگاہ میں دعا مانگتے ہیں۔ اور ان کی مرادیں بہ برکت و یمن آنجناب بر آتی ہیں ۱۲

باباجی نور محمد صاحب

ابراہیم ادہم

ان احمد نبی صاحب

جناب حضرت باباجی صاحب کے موجودہ بڑے صاحبزادے ہیں۔ اور اپنے والد ماجد صاحبؒ کی طرح عام لوگوں کو فیض ظاہری و باطنی سے بہرہ ور فرماتے ہیں۔ خداوند کریم آپ کا فیض قیامت تک جاری رکھے۔ آمین ثم آمین ۱۲

حضرت سعید شاہ صاحب

آپ حضرت باباجی صاحبؒ کے موجودہ دوسرے فرزند ارجمند ہیں ۱۲

حضرت قادر شاہ صاحب

آپ حضرت باباجی صاحبؒ کے تیسرے موجودہ صاحبزادے ہیں ۱۲

جناب حضرت سید حافظ موکوی شاہ صاحب صوفی جماعت علی شاہ صاحب علی پوری

آپ خاندان سادات شیراز سے ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد عہد جلال الدین اکبر بادشاہ حسب استدعائے بادشاہ وقت تشریف لائے اور موضع علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ پنجاب میں جاگزین ہوئے۔ آپ ماشاء اللہ قرآن کریم کے حافظ ہیں۔ آپ فیض روحانی سے بیشمار لوگوں کو فیضیاب فرما رہے ہیں۔ آپ بفضل خدا ظاہری و باطنی کمالات کے پورے مالک ہیں۔

حضرت حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب ثانی علی پوری

آپ سادہ طبیعت پورے صوفی بزرگوں کے سلسلہ و فیضان کے مخزن محبت خالص سے فیض ظاہری و باطنی جود و سخا کے منبع ہیں۔ ان بزرگوں کی خدمت میں چوشنفس گ یا بفضل خدا کبھی بھی خالی نہ پھرا۔ خداوند کریم سے التجا ہے۔ کہ یہ منبع فیض تا ابد قائم رہے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت چنن شاہ صاحب ٹلوہ مہاری رحمۃ اللہ علیہ

ان کے مریدوں کی تعداد تمام ہندوستان بھر میں لاکھوں میں ہے۔ اور عرب شریف میں بھی بیشمار لوگ ان کے مرید ہیں خداوند کریم سے التجا ہے۔ کہ ایسے فیاض تا قیامت زندہ رہیں۔ آمین ثم آمین ۱۲

مولانا مولوی محمد حسین صاحب لسپروری

جناب مولوی غلام نبی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از چک جگتر اے سیالکوٹ

جناب حافظ عبدالکریم صاحب راولپنڈی

بدیں کریم دریں فیض عام سے لوگوں کو بہرہ ور فرما رہے ہیں۔ آپ خوش خلق شیریں زبان اور پرتاثیر مرد خدا ہیں۔ ہر وقت ذکر خدا میں مشغول رہتے ہیں۔ خداوند کریم آنحضرت کے سایہ کو ہمیشہ کیلئے لوگوں کے سر پر رکھے۔ آمین

آپ ماشاء اللہ بہت ہی عریب الطبع اور باکمال مرد خدا ہیں۔ انکی طبیعت میں انکساری اور رحمدلی بے حد درجے کی ہے۔

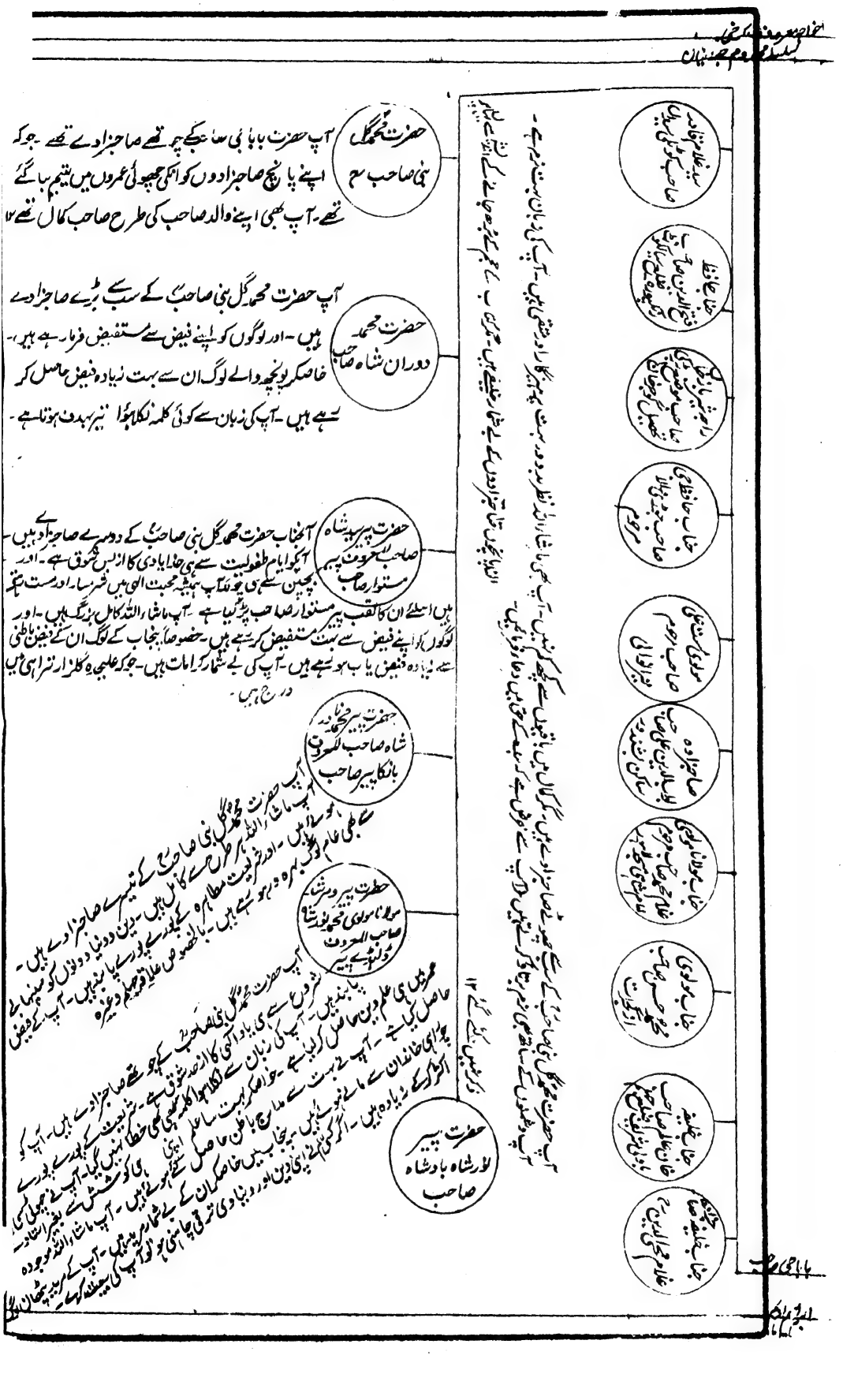
حضرت محمد گل بنی صاحب رح
آپ حضرت بابا بنی صاحب کے چوتھے صاحبزادے تھے۔ جو کہ اپنے پانچ صاحبزادوں کو انکی چھوٹی عمروں میں یتیم بھائی تھے۔ آپ بھی اپنے والد صاحب کی طرح صاحب کمال تھے ۱۲
حضرت محمد دوران شاہ صاحب
آپ حضرت محمد گل بنی صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ اور لوگوں کو اپنے فیض سے مستفیض فرما رہے ہیں۔ خاصکر یونچھ والے لوگ ان سے بہت زیادہ فیض حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کی زبان سے کوئی کلمہ نکلا ہوا نیز ہدف ہوتا ہے۔
حضرت پیر شاہ صاحب المعروف پیر مستوار صاحب
آنجناب حضرت محمد گل بنی صاحب کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ آپکو ایام طفولیت سے ہی خدا یادی کا از بس شوق ہے۔ اور بچپن سے ہی جو مذاق آپ ہمیشہ محبت الٰہی میں شرسار اور مست رہتے ہیں اسلئے ان کا لقب پیر مستوار صاحب پڑ گیا ہے۔ آپ ماشاء اللہ کامل بزرگ ہیں۔ اور لوگوں کو اپنے فیض سے بہت مستفیض کر رہے ہیں۔ خصوصاً پنجاب کے لوگ ان کے فیض باطنی سے زیادہ فیض یاب ہو رہے ہیں۔ آپ کی بے شمار کرامات ہیں۔ جو کہ علیحدہ کتاب ہی میں درج ہیں۔
حضرت پیر محمد شاہ صاحب المعروف بانکا پیر صاحب
آپ حضرت محمد گل بنی صاحب کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ آپ ماشاء اللہ بڑے صاحب کرامت بزرگ ہیں۔ دین و دنیا دونوں کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ اور فیض عطا فرما رہے ہیں۔ خصوصاً علاقہ ہزارہ کے لوگ بہرہ ور ہو رہے ہیں۔
حضرت پیر ورشاہ صاحب المعروف بادشاہ پیر
آپ حضرت محمد گل بنی صاحب کے چوتھے صاحبزادے ہیں۔ آپ کو بچپن ہی سے ہی یاد الٰہی کا از حد شوق تھا۔ تربیت کے پورے پورے حاصل کیا ہے۔ آپ کی زبان سے نکلا ہوا کلمہ کبھی بھی خطا نہیں گیا۔ آپ نے اپنی ساری زندگی اللہ کی خوشنودی میں گزاری ہے۔ آپ ماشاء اللہ موجودہ اکثر اہل خاندان سے ممتاز ہیں۔ آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔
حضرت پیر بادشاہ صاحب
آپ حضرت محمد گل بنی صاحب کے پانچویں صاحبزادے ہیں۔ آپ بھی ماشاء اللہ بڑے صاحب کرامت بزرگ ہیں۔ آپ کی زبان بہت پر اثر ہے۔ آپ کی ذات سے بہت زیادہ فیض حاصل کر رہے ہیں۔
سید غلام مرتضیٰ صاحب کوٹلی سیداں
خان حافظ فتح الدین صاحب کوٹلی سیداں
صاحبزادہ نور محمد صاحب کوٹلی سیداں
خان حافظ محمد عبدہ صاحب مرحوم
مولوی عبدالغنی صاحب بیرلوالی
صاحبزادہ کلیم اللہ صاحب ساکن بٹنہ
خان مولانا مولوی غلام محمد صاحب مرحوم
خان مولوی محمد حسن صاحب
خان غلام علی صاحب
غلام محی الدین صاحب
آپ حضرت محمد گل بنی صاحب کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ آپ بھی ماشاء اللہ بڑے صاحب کرامت بزرگ ہیں۔ آپ کی زبان بہت پر اثر ہے۔ آپ کی ذات سے بہت زیادہ فیض حاصل کر رہے ہیں۔
آپ حضرت محمد گل بنی صاحب کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ آپ بھی ماشاء اللہ بڑے صاحب کرامت بزرگ ہیں۔ آپ کی زبان بہت پر اثر ہے۔ آپ کی ذات سے بہت زیادہ فیض حاصل کر رہے ہیں۔
آپ حضرت محمد گل بنی صاحب کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ آپ بھی ماشاء اللہ بڑے صاحب کرامت بزرگ ہیں۔ آپ کی زبان بہت پر اثر ہے۔ آپ کی ذات سے بہت زیادہ فیض حاصل کر رہے ہیں۔

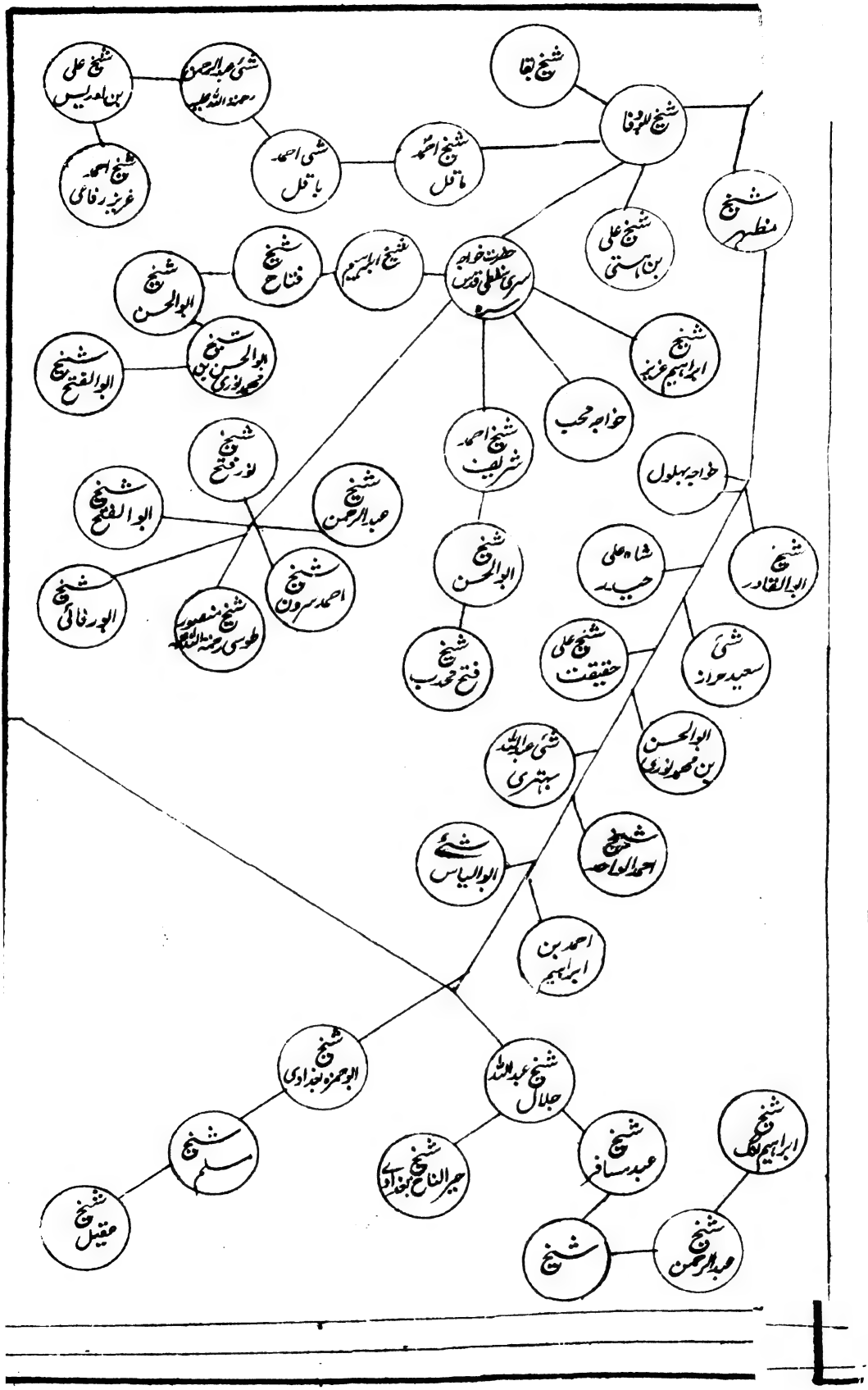
شیخ بقا
شیخ الوفا
شیخ علی بن ہیتی
شیخ مظہر
شیخ عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ
شیخ علی بن ادریس
شیخ احمد غزنوی رفاعی
شیخ احمد باقل
شیخ احمد ماقل
حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ
شیخ ابراہیم
شیخ فتاح
شیخ ابوالحسن
ابوالحسن شیخ فیروزی بن
ابوالفتح شیخ
شیخ ابراہیم عزیز
خواجہ محب
شیخ احمد شریف
خواجہ بہلول
شیخ نور فتح
شیخ ابوالفتح
شیخ عبدالرحمن
شیخ احمد سرون
شیخ ابوالرفائی
شیخ منصور طوسی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ ابوالحسن
شیخ فتح محدب
شاہ علی حیدر
شیخ ابوالقادر
شیخ علی حقیقت
شیخ سعید عراز
شیخ عبداللہ سہتری
ابوالحسن بن محمد نوری
شیخ احمد الواحد
شیخ ابوالیاس
احمد بن ابراہیم
شیخ ابوحمزہ بغدادی
شیخ جلال عبداللہ
شیخ عبدمسافر
شیخ ابراہیم لنگ
شیخ مسلم
شیخ حیرالناح بغدادی
شیخ عبدالرحمن
شیخ
شیخ مقبل

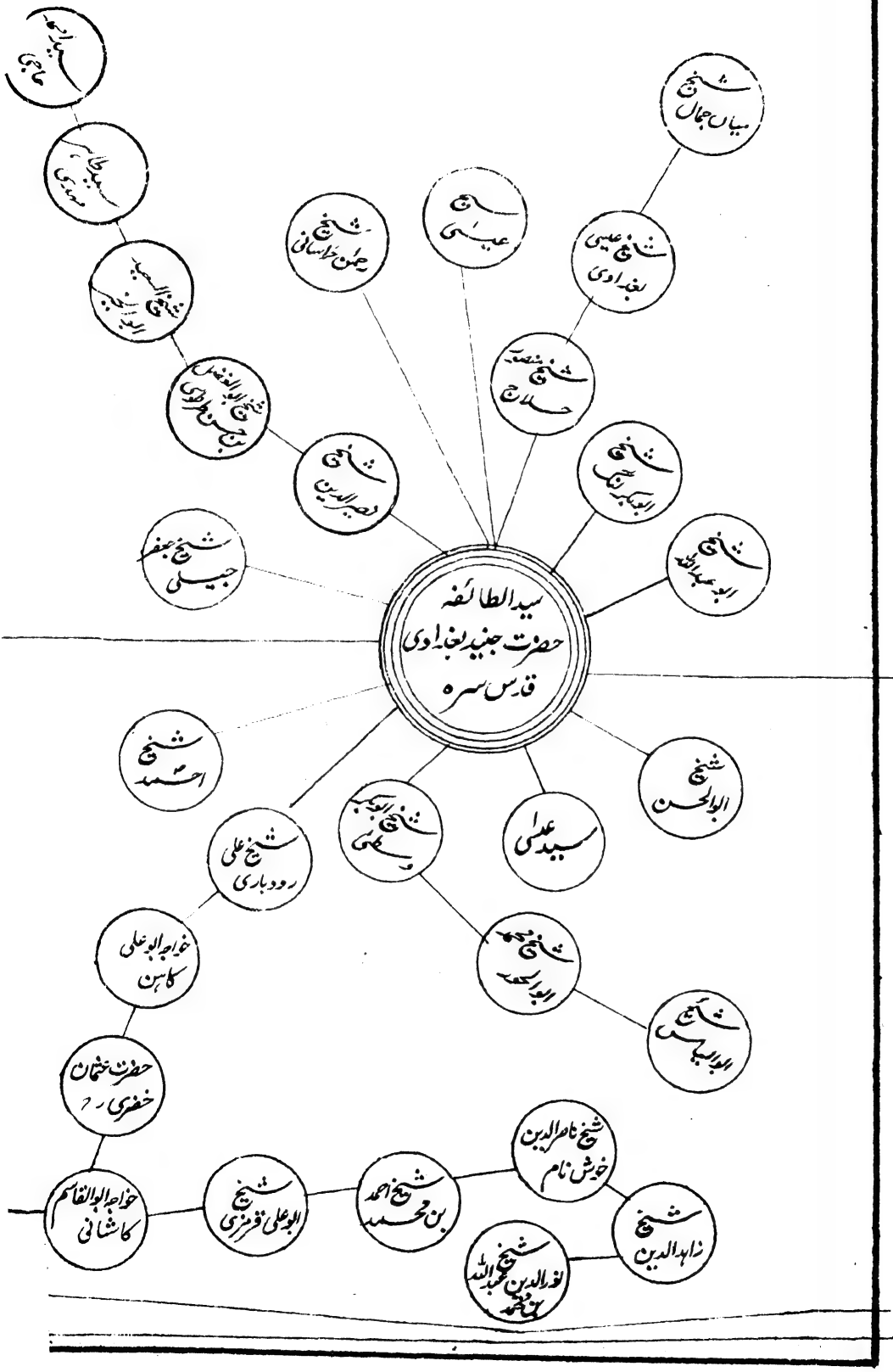
سید الطائفہ
حضرت جنید بغدادی
قدس سرہ
شیخ عیسیٰ
شیخ عیسیٰ بغدادی
شیخ حلاج
شیخ ابوبکر نساج
شیخ ابو عبداللہ
شیخ ابوالحسن
سید علی
شیخ ابوبکر دلفی
شیخ ابوالعباس
شیخ ابوالحسن
شیخ نصیر الدین
جیلی شیخ جعفر
شیخ احمد
شیخ علی رودباری
خواجہ ابوعلی کاہن
حضرت عثمان خضری رح
خواجہ ابوالقاسم کاشانی
شیخ ابوعلی قرمزی
شیخ احمد بن محمد
شیخ نام الدین خوش نام
شیخ زاہد الدین
شیخ نور الدین عبداللہ بن محمد

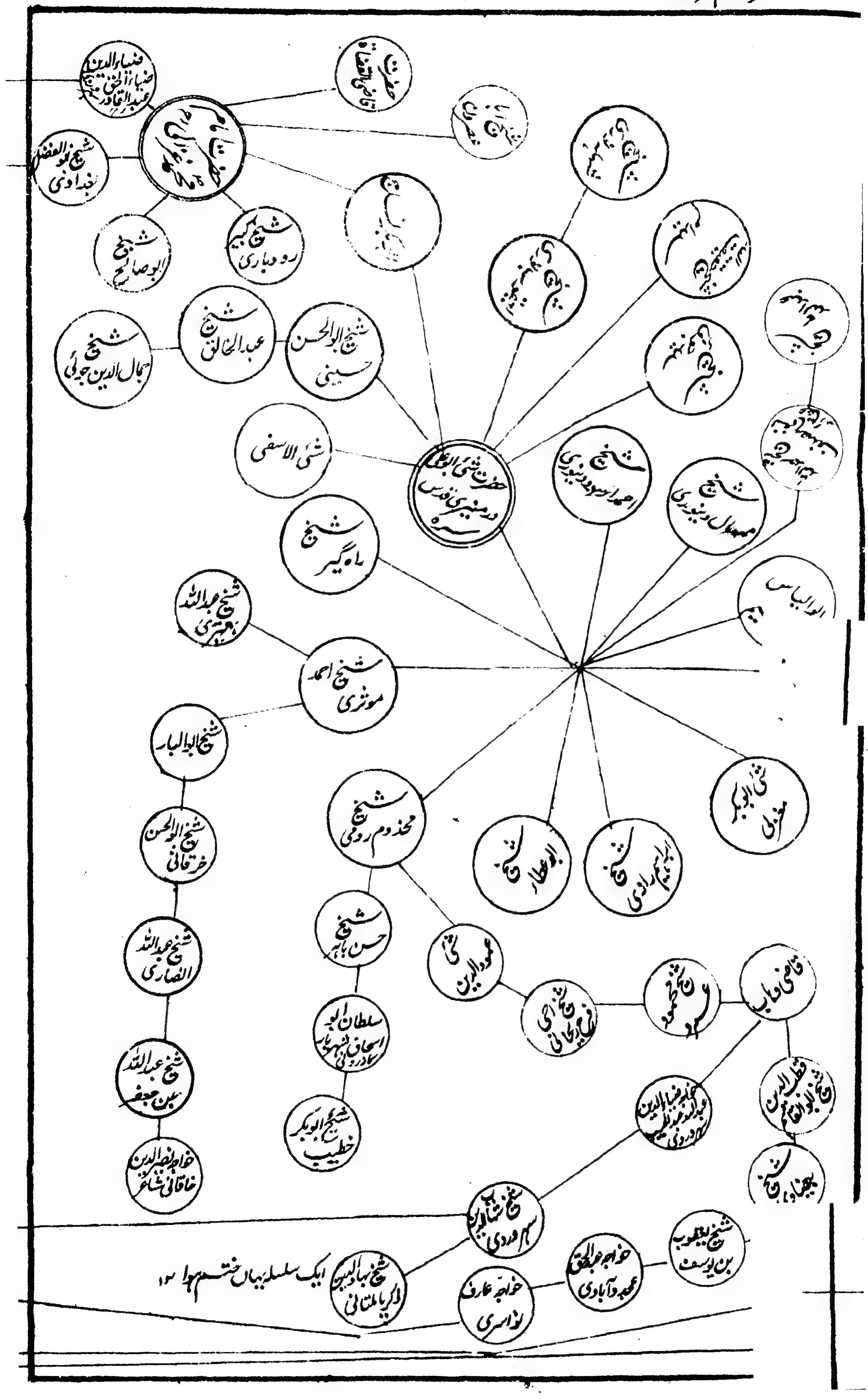
شیخ ابو الفضل بغدادی
شیخ کبیر رودباری
شیخ ابو صالح
شیخ جمال الدین جوئی
شیخ عبد الخالق
شیخ ابو الحسن حسینی
شیخ راہ گیر
شیخ ابو الحسن خرقانی
شیخ عبداللہ انصاری
شیخ عبداللہ بن جعفر
خواجہ نصیر الدین خاقانی شاعر
شیخ مخدوم رومی
شیخ ابوبکر خطیب
شیخ شہاب الدین سہروردی
شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی
شیخ یعقوب بن یوسف
ایک سلسلہ بیان ختم ہوا ۱۲

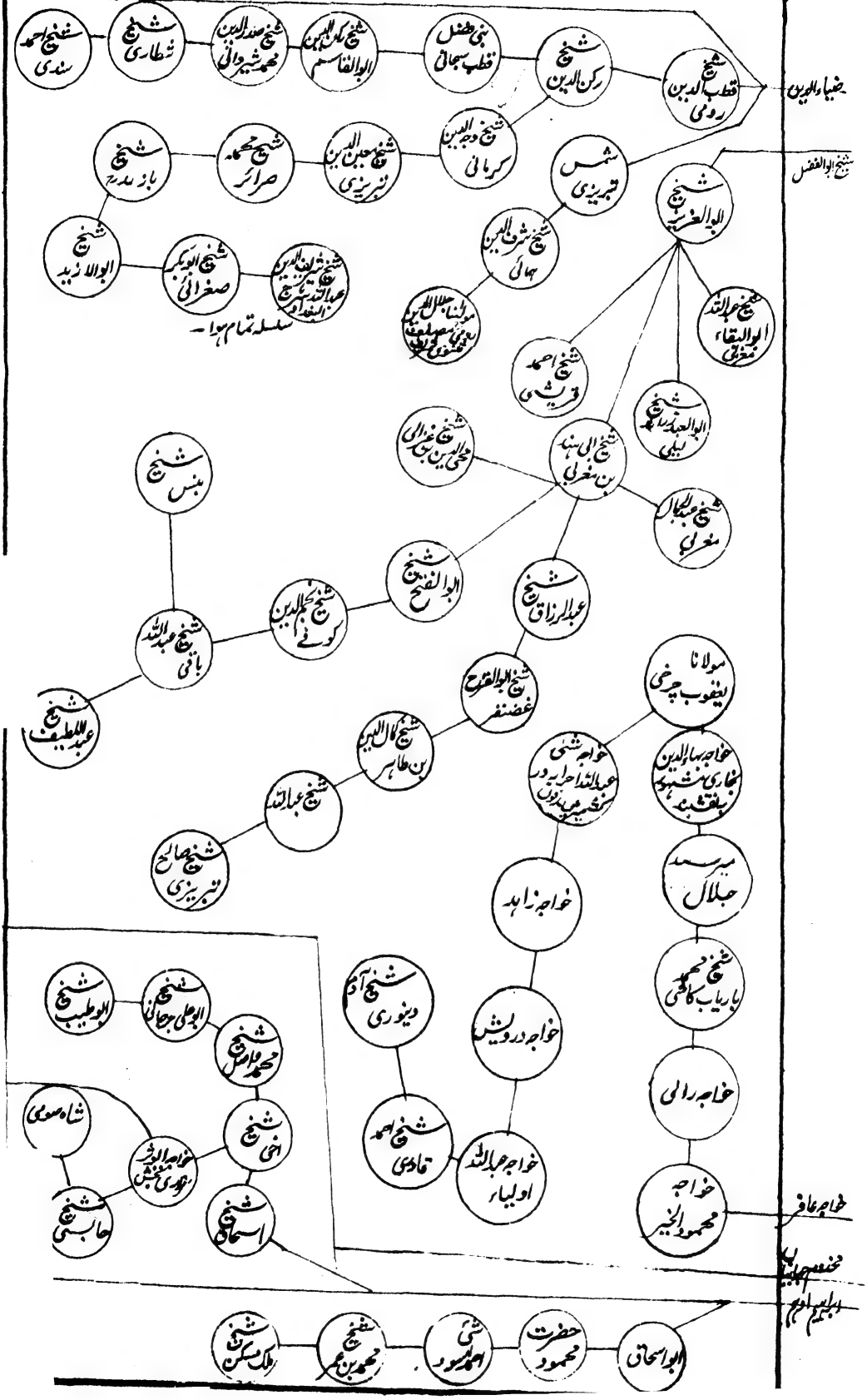
ضیاء الدین
شیخ ابو النجیب
خواجہ عاقر
مخدوم جہانیاں
جہانگشت
شیخ قطب الدین بن رومی
شیخ رکن الدین
نبی ہفتم قطب سبحانی
شیخ رکن الدین ابو القاسم
شیخ صدر الدین محمد شیرازی
شیخ شطاری
شیخ احمد سندی
شیخ وجیہ الدین کرمانی
شیخ جمال الدین تبریزی
شیخ محمد صرائر
شیخ بازید رح
شیخ ابو الازید
شیخ ابو بکر صغرانی
شیخ شرف الدین عبد اللہ بغدادی
سلسلہ تمام ہوا۔
شمس تبریزی
شیخ شرف الدین ہمائی
مولانا جلال الدین رومی مصنف مثنوی
شیخ ابو الغریب
شیخ عبد اللہ ابو البقاء مغربی
شیخ احمد قریشی
شیخ ابو العباس احمد لیثی
شیخ الی ہند بن مغربی
محی الدین شیخ عبد القادر
شیخ عبد الجبار مغربی
بنس شیخ
شیخ عبد اللہ بانی
شیخ نجم الدین کوفی
شیخ ابو الفتح
شیخ عبد الرزاق
شیخ عبد اللطیف
شیخ ابو الفرح غضنفر
شیخ کمال الدین بن طاہر
شیخ عبد اللہ
شیخ صالح تبریزی
مولانا یعقوب چرخی
خواجہ بہاء الدین بخاری شہید بلخ شد
خواجہ شمس عبد اللہ حرابہ رود نشین میبدی
خواجہ زاہد
میر سید جلال
شیخ محمد بابا ریاب کاکی
خواجہ رالی
خواجہ محمود الخیر
شیخ آدم دینوری
خواجہ درویش
شیخ احمد قادی
خواجہ عبد اللہ اولیاء
شیخ ابو طیب
شیخ ابو علی جہانی
شیخ محمد فاضل
شیخ اخی
شاہ سعدی
خواجہ ابو البشر خوندی مخدوم
حاجی شیخ
اسحاقی
ابو اسحاق
حضرت محمود
شیخ احمد سود
شیخ محمد بن عم
ملک مکن شیخ

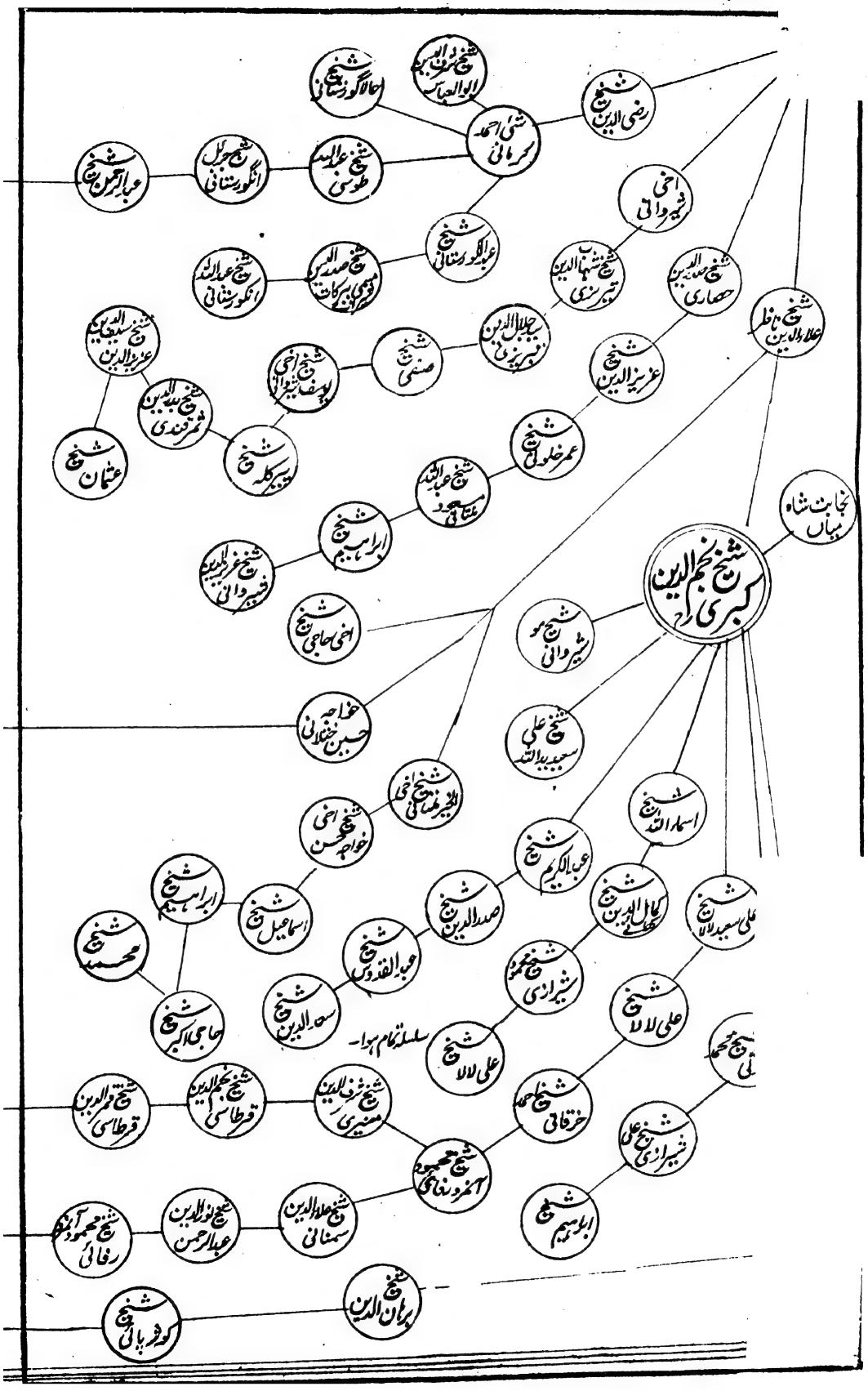
کبریٰ شیخ نجم الدین
نجابت شاہ میاں
شیخ علاء الدین ناظر
شیخ رضی الدین
شیخ ابو العباس
شیخ شرف الدین
حالا گورستانی
شیخ احمد کرمانی
شیخ عبد اللہ طوسی
شیخ جبرئیل انگورستانی
عبد الرحمن شیخ
اخی شیروانی
شیخ شہاب الدین تبریزی
شیخ صدر الدین حصاری
شیخ عبد الکورستانی
شیخ صدر الدین قونوی
شیخ عبد اللہ انگورستانی
شیخ عزیز الدین
شیخ جلال الدین تبریزی
شیخ صنمی
شیخ یوسف اخی شیروانی
شیخ سیف الدین
شیخ عزیز الدین
شیخ بدر الدین ثمرقندی
پیر کلہ شیخ
عثمان شیخ
عمر خلوتی شیخ
شیخ عبد اللہ مسجد ثانی
ابراہیم شیخ
شیخ عزیز الدین شیروانی
اخی حاجی شیخ
شیخ علی سعید عبد اللہ
شیروانی شیخ مو
خواجہ حسین خلخالی
الجیر مذنبی شیخ اخی
خواجہ شیخ اخی
اسماعیل شیخ
ابراہیم شیخ
محمد شیخ
حاجی اکبر شیخ
اسعد اللہ شیخ
عبد الکریم شیخ
صدر الدین شیخ
عبد القدوس شیخ
سعد الدین شیخ
کمال الدین شیخ
شیخ محمود شیرازی
علی لالا شیخ
علی سعید لالا شیخ
علی لالا شیخ
شیخ احمد خرقانی
شیخ محمد
شیخ علی شیرازی
ابراہیم شیخ
شیخ شرف الدین منیری
شیخ محمود آہنگ دنائی
شیخ علاء الدین سمنانی
شیخ نور الدین عبد الرحمن
شیخ محمود آہنگ رفائی
شیخ برہان الدین
شیخ نجم الدین قرطاسی
شیخ قمر الدین قرطاسی
کوہ پائی شیخ
سلسلہ تمام ہوا۔

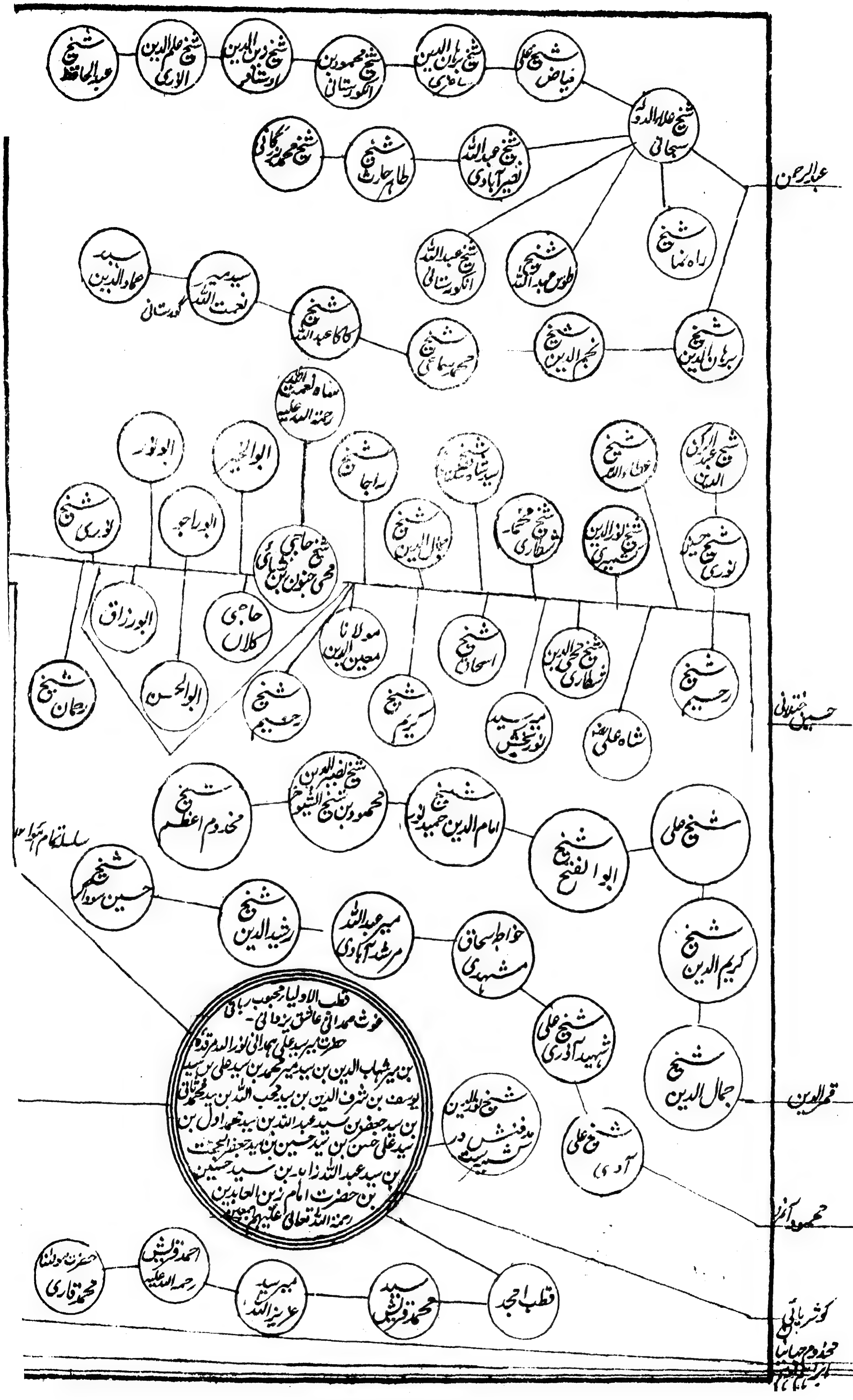
شیخ عبدالحافظ
شیخ علی فیاض
شیخ علاء الدولہ سمنانی
شیخ عبداللہ نصیرآبادی
عبدالرحمن
شیخ راہ نما
سید عماد الدین
سید میر نعمت اللہ
شیخ کاکا عبداللہ
شیخ برہان الدین
شیخ نجم الدین
شاہ نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حاجی کلاں
ابوالرزاق
ابوالحسن
مولانا معین الدین
شیخ اسحاق
شیخ محی الدین سطاری
شیخ رحیم
سید نوربخش
شاہ علی
شیخ علی
شیخ ابوالفتح
شیخ امام الدین حمید نور
شیخ مخدوم اعظم
شیخ رشید الدین
میر عبداللہ مرشد آبادی
خواجہ اسحاق مشہدی
شیخ علی شہید آذری
شیخ کریم الدین
شیخ جمال الدین
قمرالدین
شیخ علی آذری
قطب الاولیا محبوب ربانی
غوث صمدانی عاشق یزدانی
حضرت امیر سید علی ہمدانی نوراللہ مرقدہ
بن حضرت امام زین العابدین
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
قطب احمد
سید محمد نوربخش
میر سید عزیز اللہ
رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا محمد قاری

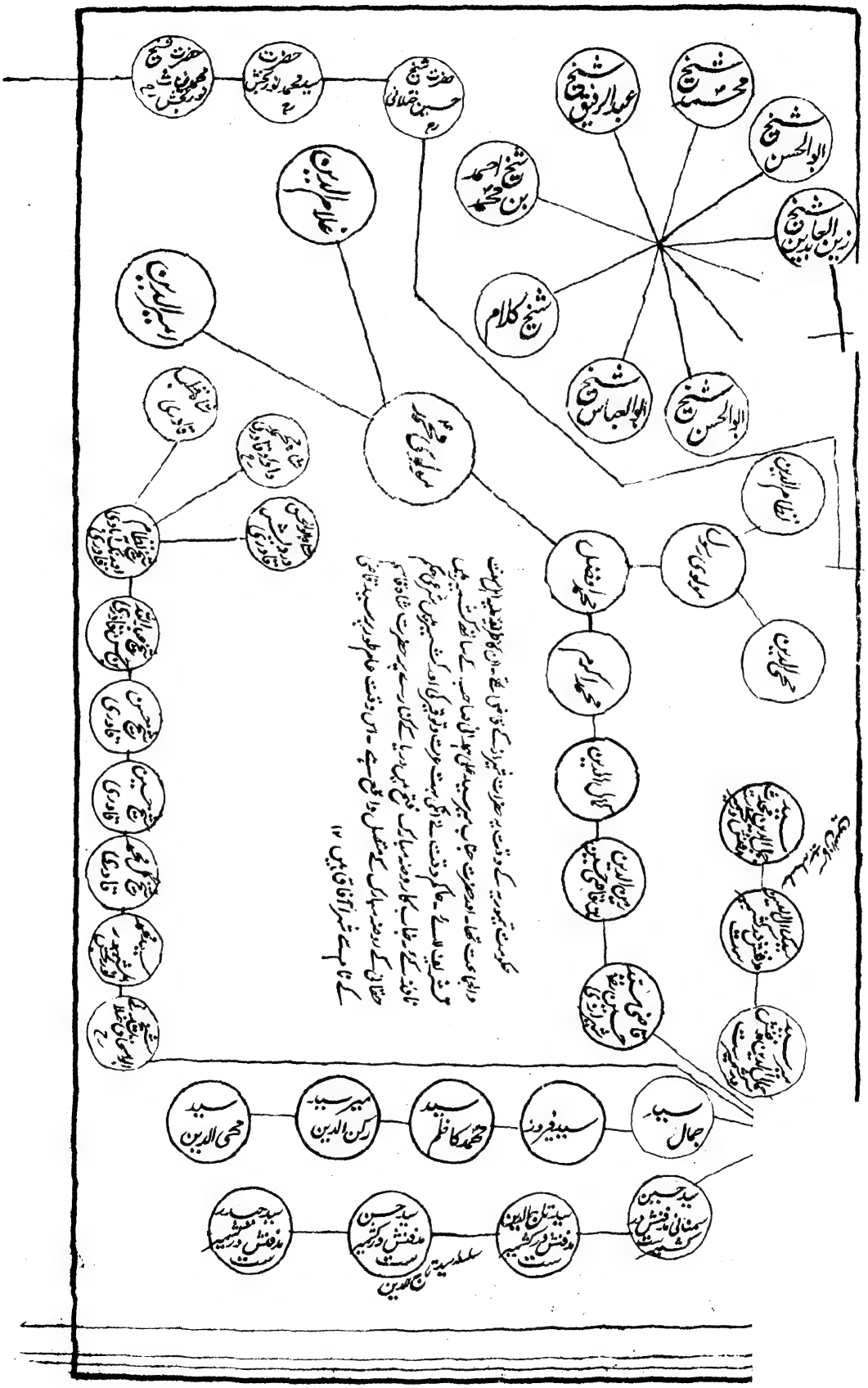
محمد شیخ
ابوالحسن شیخ
زین العابدین شیخ
عبدالرفیق شیخ
شیخ احمد بن محمد
شیخ کلام
ابوالعباس شیخ
ابوالحسن شیخ
حضرت شیخ حسین خلالی رح
حضرت سید محمد نور بخش رح
حضرت شیخ محمد یوسف بخش رح
غلام الدین
امیر الدین
مولوی محمد
نظام الدین
مولوی رسول
محی الدین
محمد افضل
محمد اکرم
کمال الدین
زین الدین
قاضی حسین
حکومت تیموریہ کے وقت یہ حضرات تیموریہ کے قاضی تھے۔ ان کا خاندان علم و ادب
دلدادہ تھا۔ اور حضرت جناب میر سید علی ہمدانی صاحب کے ساتھ آئے تھے
قاضی کے لقب سے مشہور تھے۔ اور تیموری اور مغلیہ عہد میں قاضی کے عہدہ
نافذ کئے۔ جناب کا روضہ مبارک نقشبندیہ میں ہے۔ اور یہ حضرت شاہ نقشبند
حقانی کے روضہ مبارک کے متصل واقع ہے۔ اس وقت علماء و سادات قاضی
کے نام سے مشہور آفاقی ہیں ۱۲
سید جمال
سید فیروز
محمد کاظم سید
رکن الدین سید
محی الدین سید
سید حسن سمنانی مدفون کشمیر
سید تاج الدین مدفون کشمیر
سید حسن مدفون کشمیر
سید حیدر مدفون کشمیر
سلسلہ سید تاج الدین

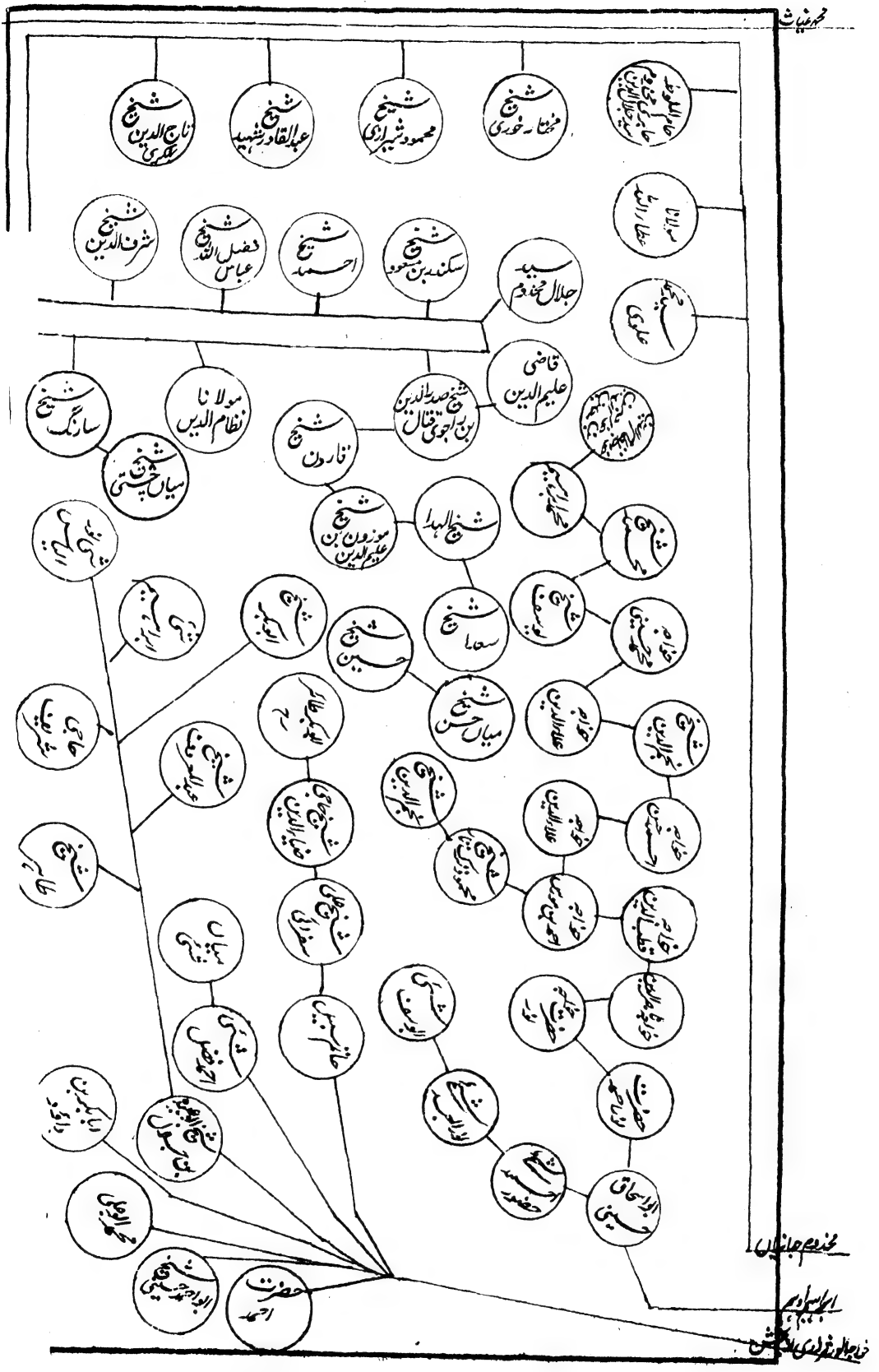
محمد غیاث
عالم اللوحد
مختار خوری
شیخ محمود شیرازی
عبدالقادر شہید
تاج الدین
مولانا عطاء اللہ
سید محمد علوی
جلال مخدوم
شرف الدین
فضل اللہ عباس
احمد
سکندر بن شیخ
قاضی علیم الدین
شیخ صدرالدین
سارنگ
میاں چشتی
مولانا نظام الدین
فارون
شیخ الہدا
معزون بن شیخ
سعدا
حسین
میاں حسن
مخدوم جہانیاں

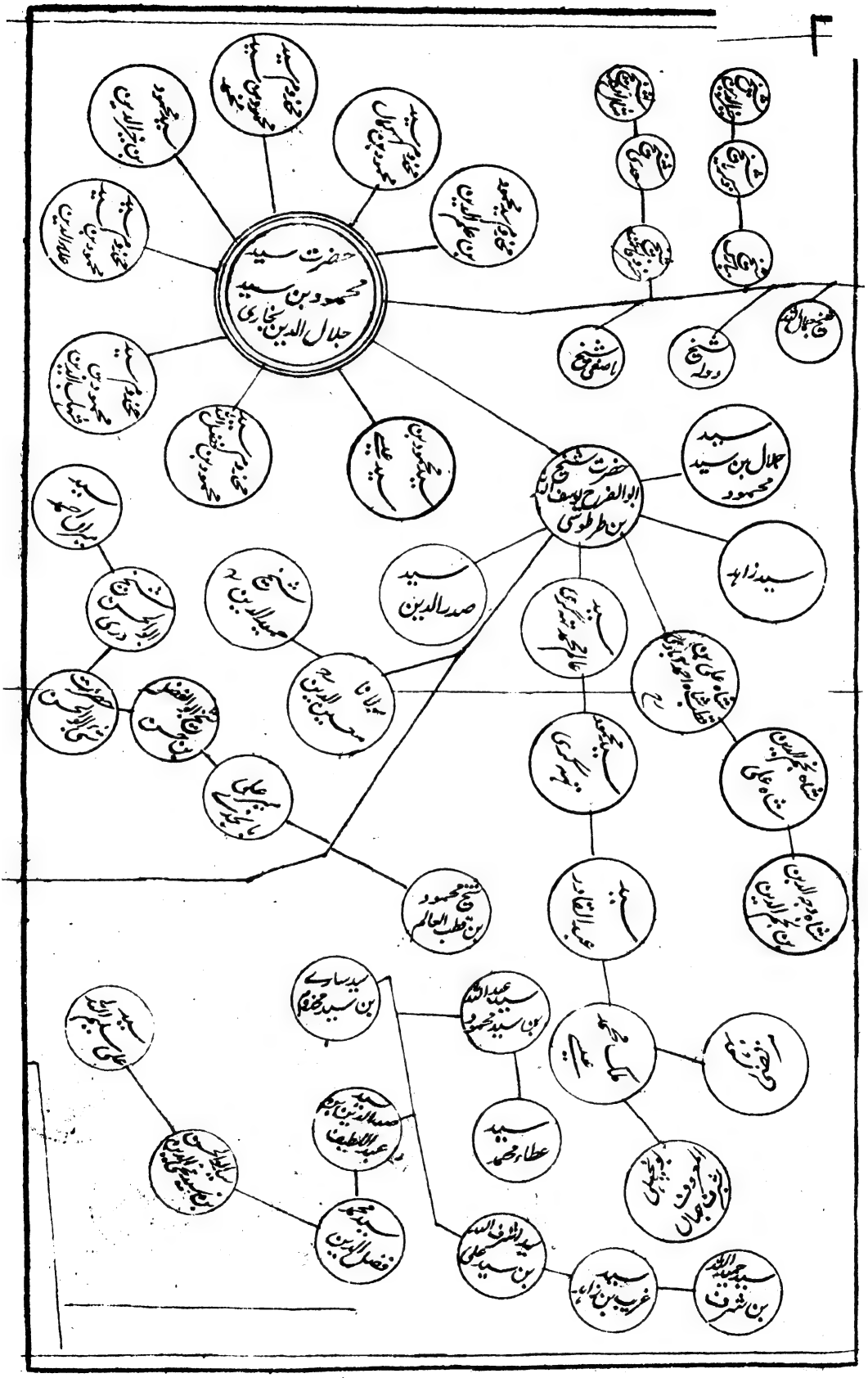
حضرت سید
محمود بن سید
جلال الدین بخاری
حضرت شیخ
ابوالفرج یوسف ثانی
بن طرطوسی
سید زاہد
سید
صدرالدین
سید
عبدالقادر
سید
عبداللہ
بن سید محمود
سید
عطاء محمد
سید
غریب بن زاہد
سید
بن اشرف

ازیں جا سلسلہ مداریہ بیروں می شود۔

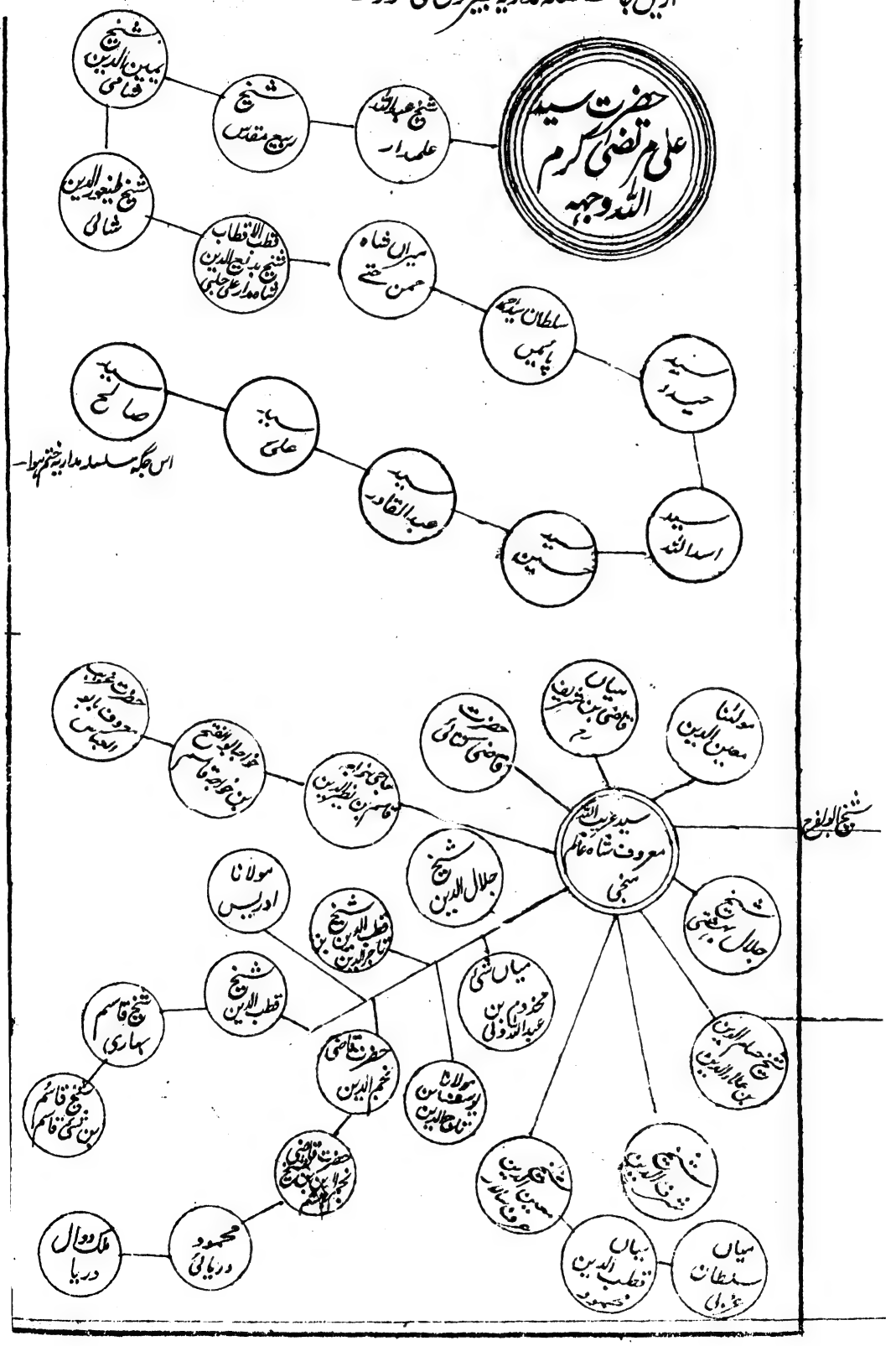

ازیں جا سلسلہ خانوادہ چشتیہ بیروں می آید

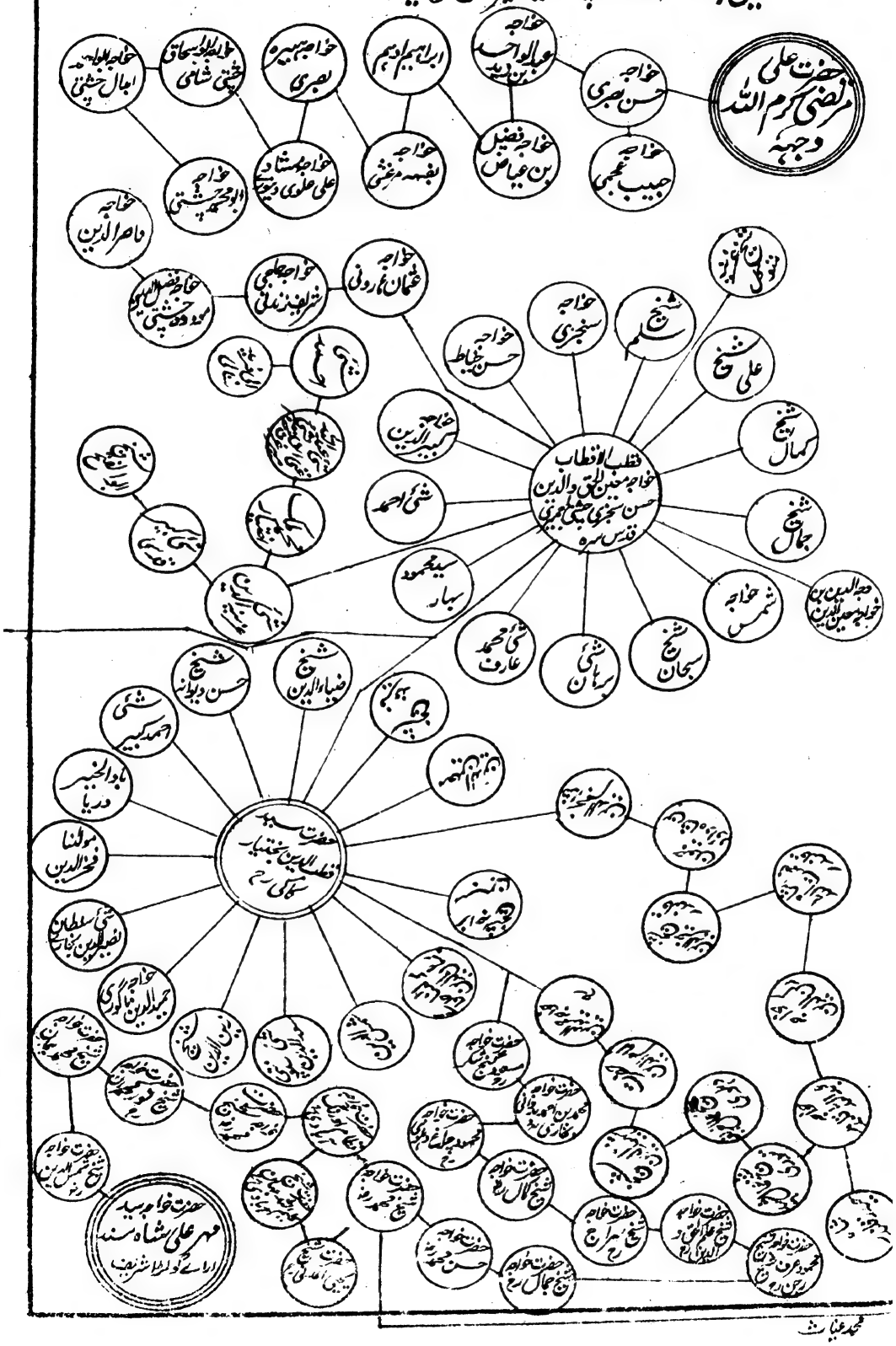

محمد عنایت

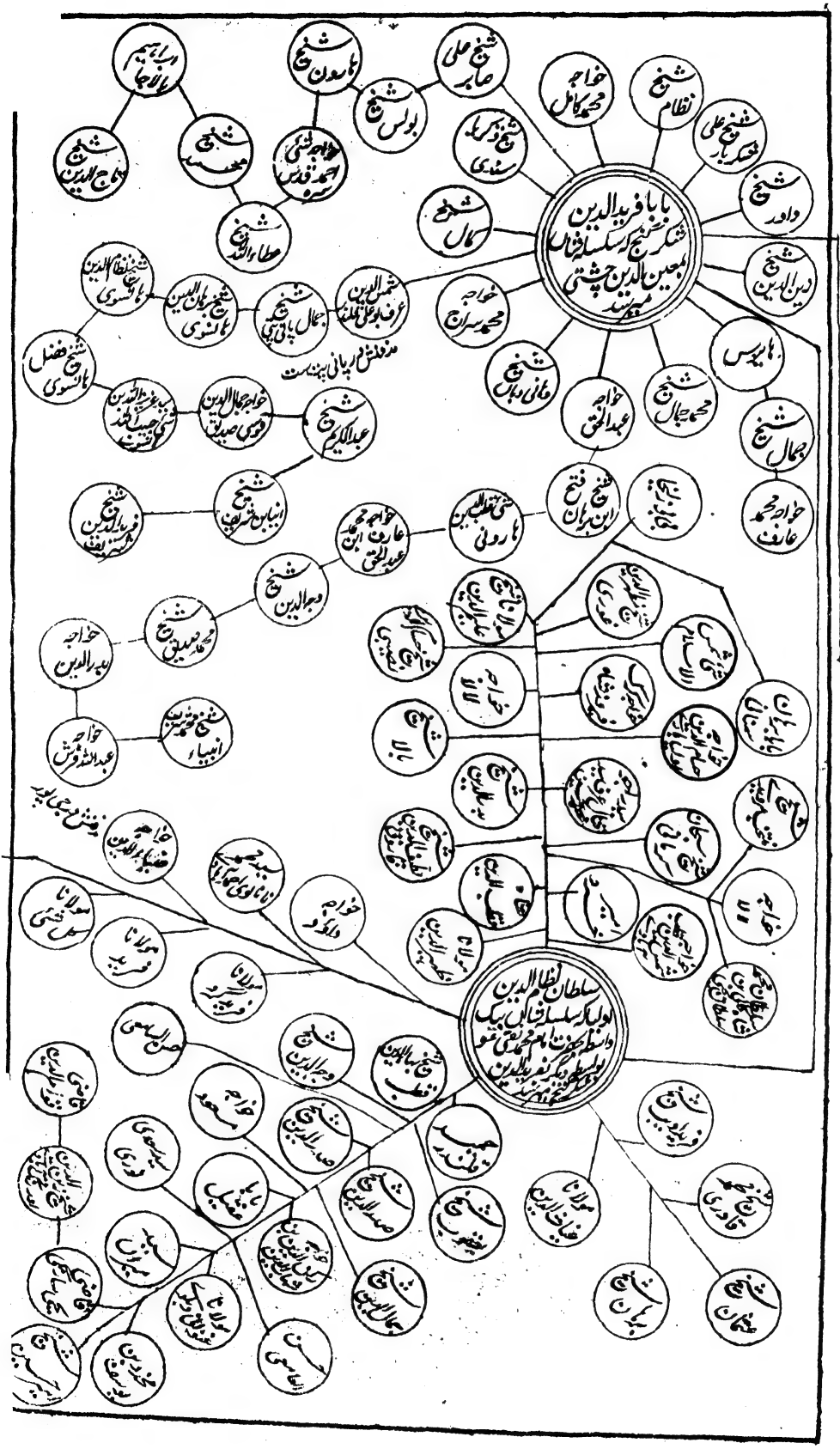
بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رح سلسلہ شاں
معین الدین چشتی
سلطان نظام الدین اولیا رح سلسلہ شاں بیک واسطہ حضرت بابا فرید الدین
مدفن شاں پاک پتن ست

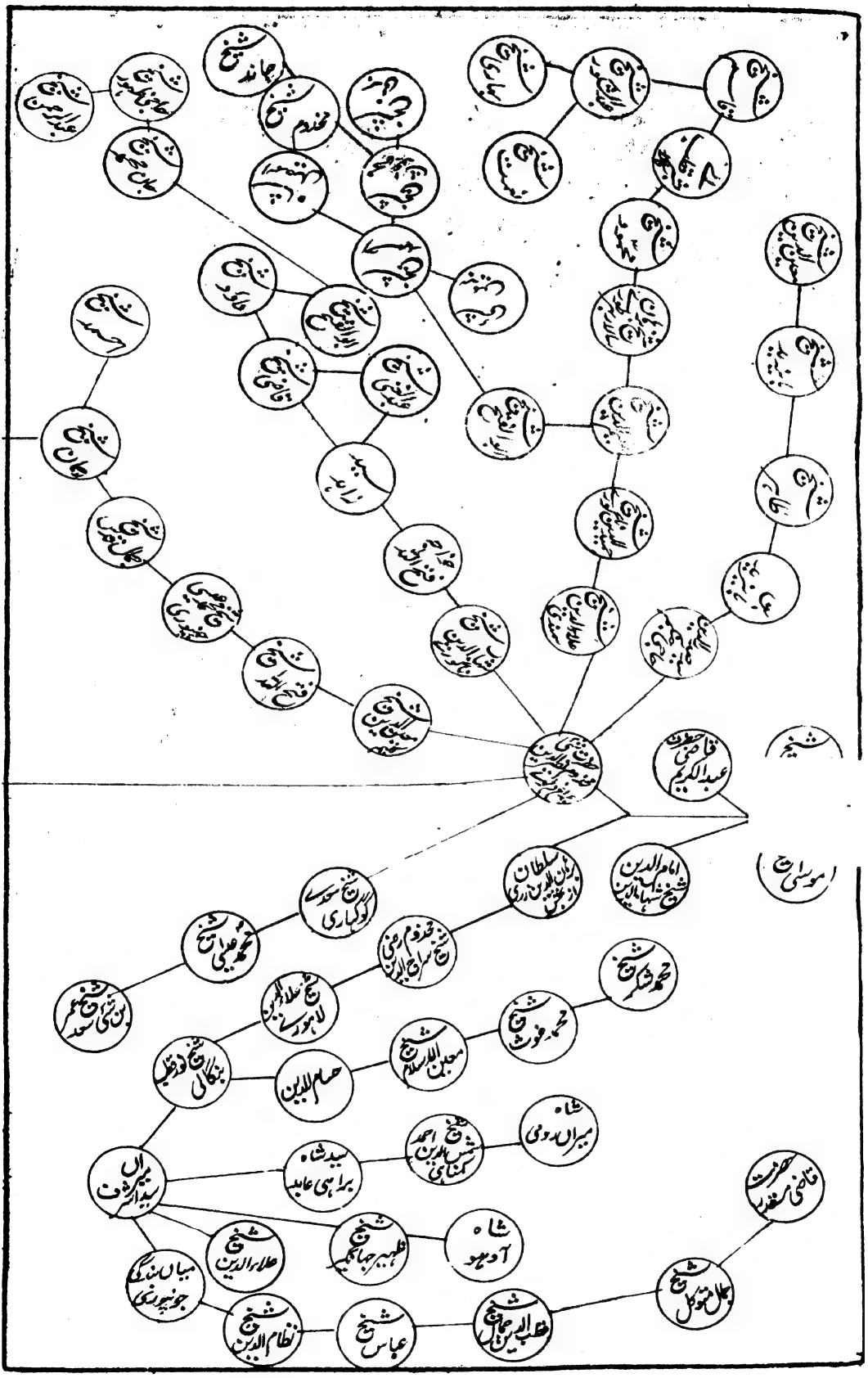
شیخ
قاضی حضرت عبدالکریم
امو سیاح
امام الدین شیخ شہاب الدین
سلطان زمان الدین رزی از بخش
شیخ فخر الدین
شیخ سدو کوکباری
شیخ فخر الدین
محمد علی شیخ
محمد شکر شیخ
محمد خوش شیخ
معین الاسلام شیخ
حسام الدین
شیخ علاء الدین لاہوری
بنگالی شیخ فرید
شاہ میراں بدوی
شیخ شمس الدین احمد کمنائی
سید شاہ براہی عابد
میراں سید اشرف
قاضی حضرت مقدر
شیخ کمال متوکل
شاہ آدھو
ظہیر جہانگیر شیخ
علاء الدین شیخ
میاں سندگی جونپوری
شیخ نظام الدین
شیخ عباس
شیخ قطب الدین جمال

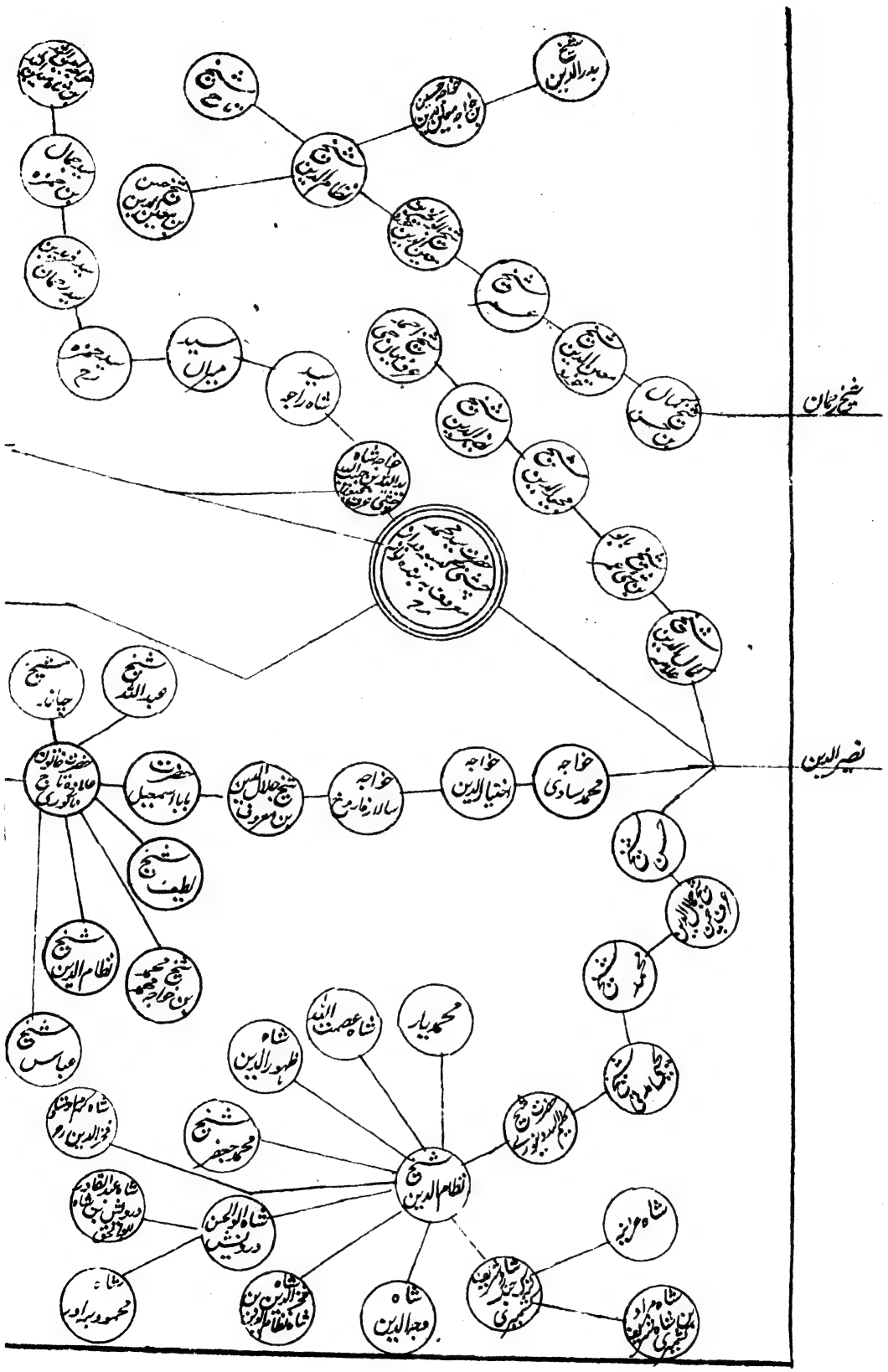
شیخ نصیر الدین
نصیر الدین

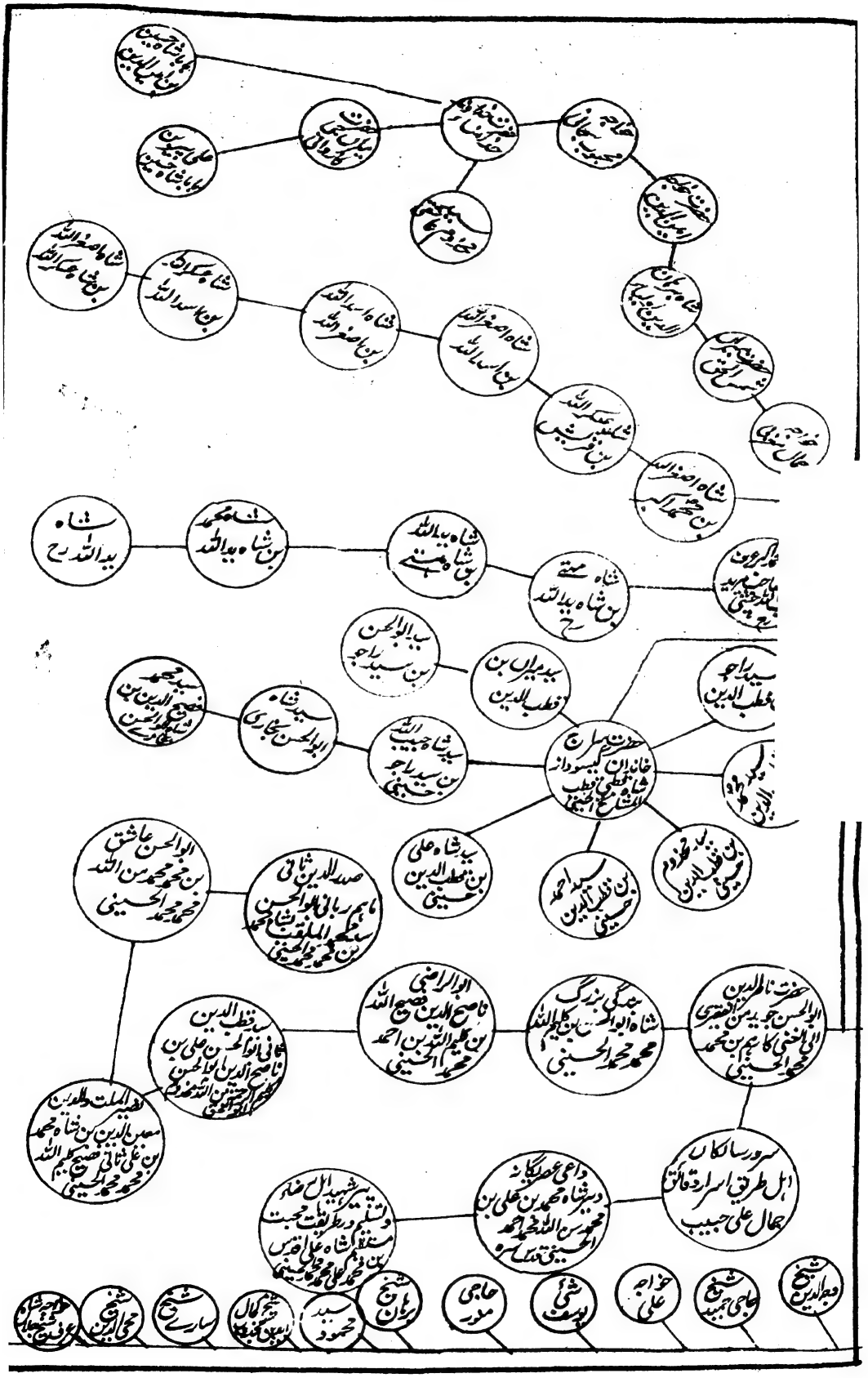

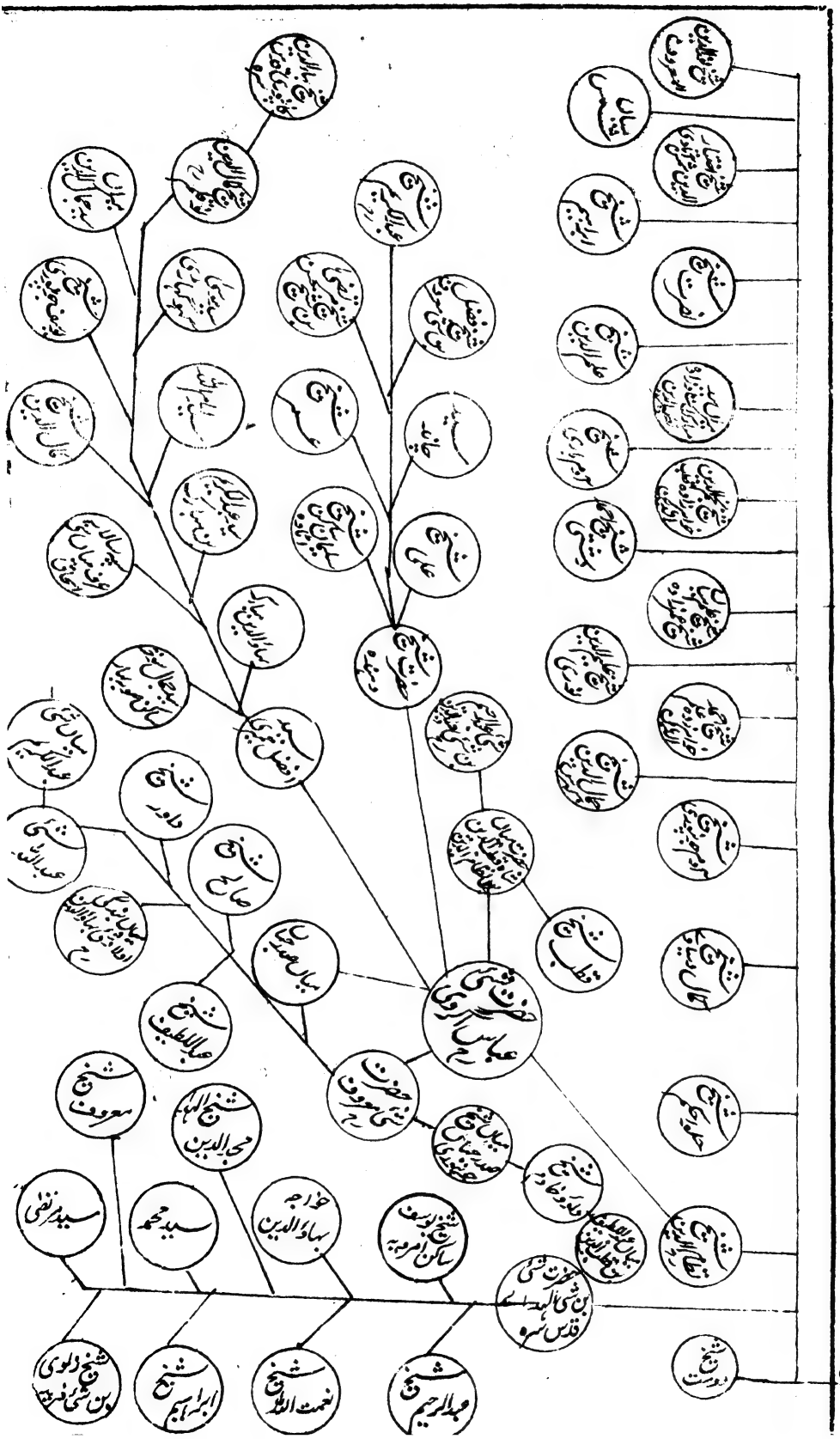
تاج ناگوری

بیان سلسلہ پیراں و مریداں خانوادہ سہروردیہ

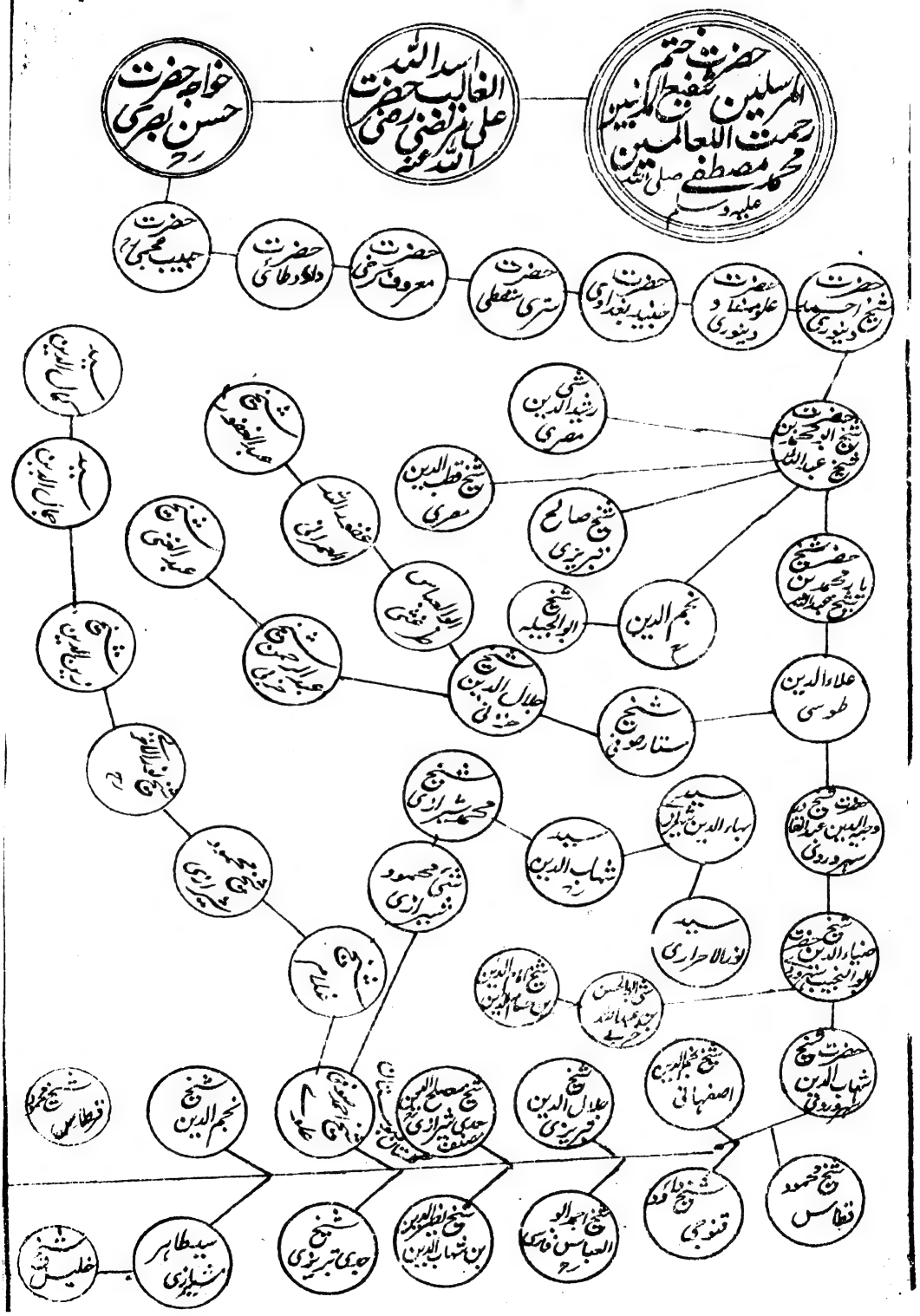

بیان سلسلہ پیر مریداں خالزادہ قادریہ قدس سرہم ۔

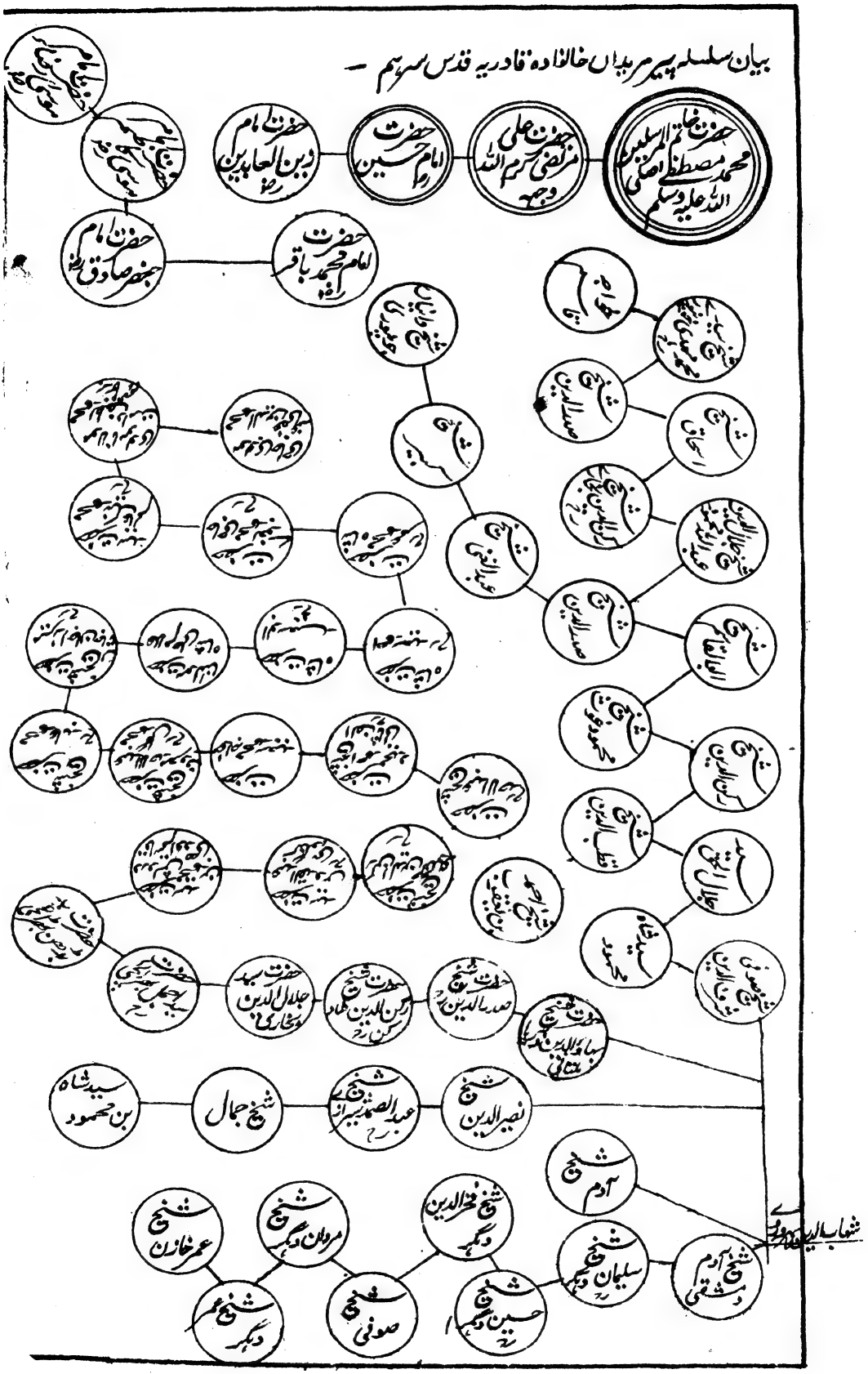

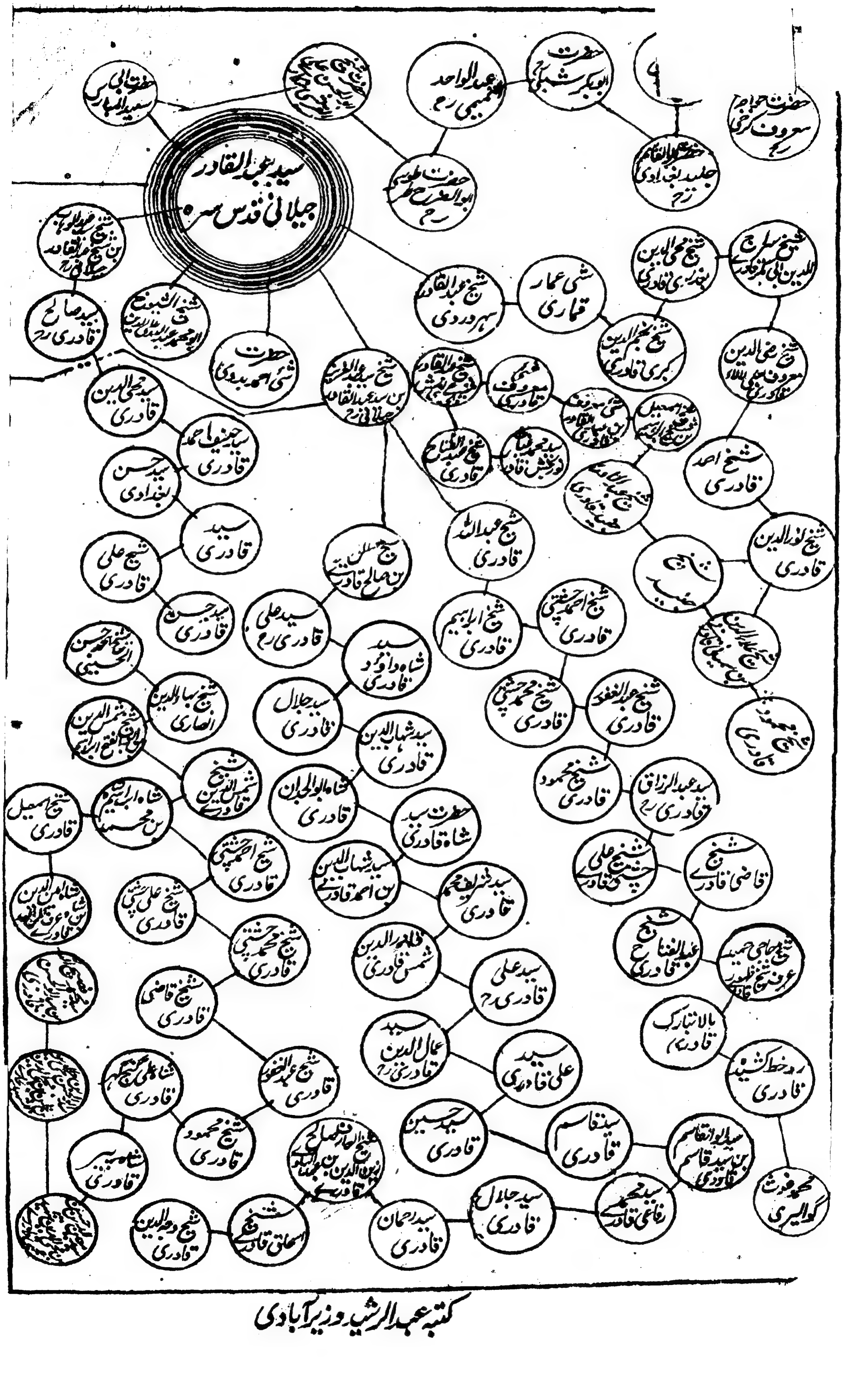
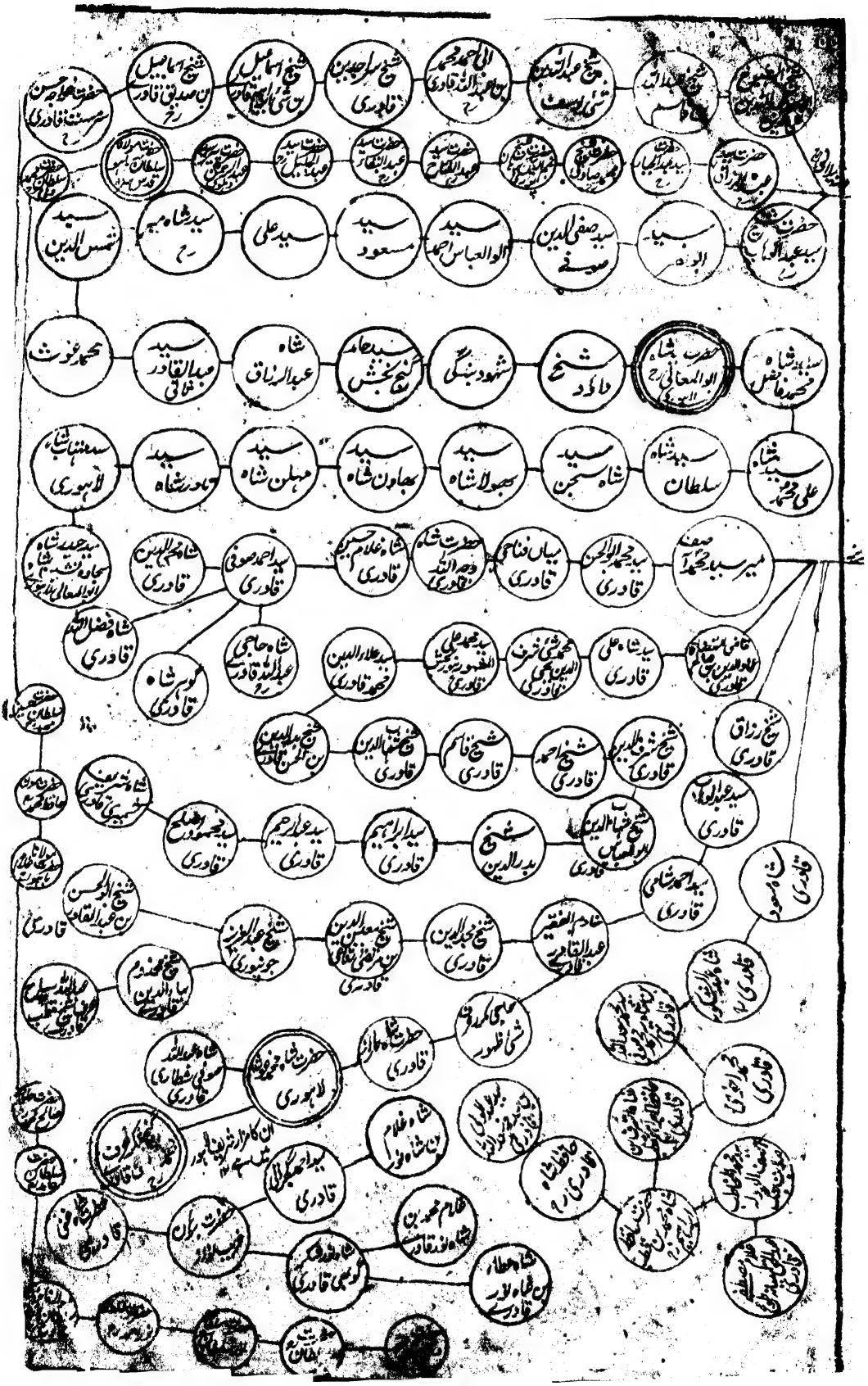
کتبہ عبدالرشید وزیرآبادی